سہ ماہی مجلّہ

احیائے خلافت

۲

رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ بمطابق اگست ۲۰۱۱ء

اغراض و مقاصد

پاکستان میں جہاد کیوں؟

کیا اب بھی جاگنے کا وقت نہیں؟

جہاد پاکستان کے بارے میں پانچ سو علما کرام کا فتویٰ

تحریک طالبان پاکستان کا علمی، عسکری اور سیاسی ترجمان

احیائے خلافت

رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ بمطابق اگست ۲۰۱۱ء

اے ایمان والو یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے انہیں دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہو گا بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔
(سورۃ المائدہ، ۵۱)

اس شمارے میں

سرپرستِ اعلیٰ

حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ

مرکزی امیر تحریک طالبان پاکستان

زیرنگرانی

کمانڈر عمر خالد خراسانی حفظہ اللہ

عمومی مسئول تحریک طالبان پاکستان حلقہ مہمند ایجنسی

مدیر اعلیٰ

مفتی محمدزمان حفظہ اللہ

ہمارا برقی پتہ ہے:
ihyaekhilafat@gmail.com

احیائے کو انٹرنیٹ پر پڑھئے:
ihaekhilafat.blogspot.com

زیرانتظام

مرکزی شعبہ نشر واشاعت تحریک طالبان پاکستان

القرآن والسنة

قال الله تعالیٰ ﴿وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللّهُ إِلَيْكَ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ() أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّهِ حُكْماً لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ﴾ ترجمہ: جو(حکم)اللہ نے نازل فرمایا ہے اُسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اوران کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اوران سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جواللہ نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تمہیں بہکا نہ دیں اگر یہ نہ مانیں تو جان لوکہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے اوراکثر لوگ تو نافرمان ہیں۔کیا یہ زمانۂ جاہلیت کے حکم کے خواہشمند ہیں؟ اور جو یقین رکھتے ہیں ان کیلئے اللہ سے اچھا حکم کس کا ہے؟

تشریح: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا ہے کہ اہل کتاب کے درمیان فیصلہ قانون الٰہی کے مطابق کیا کریں اوران کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔اس لئے کہ خواہشات کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ دین کی مخالفت ہے پھر رسول اللہ ﷺ کو خبردار کیا گیا ہے کہ محتاط رہیں کہ کہیں یہ لوگ آپ کو اپنے خودساختہ قوانین کے فتنے میں مبتلاء نہ کریں پھر فرماتا ہے کہ اگر یہ لوگ ماانزل اللہ سے روگردانی کریں اور کفریہ قانون دستوراورآئین کو پسند کریں تو اللہ انہیں مصائب میں گرفتار کرے گا جیسا کہ آج کے دور میں نام نہاد کلمہ گو مسلمان مصائب کا شکار ہیں اس لئے کہ انہوں نے بھی ماانزل اللہ کو پسِ پشت ڈال دیا ہے اور کفریہ خودساختہ قانون پر چل رہے ہیں۔پس کتاب اللہ اورسنت رسول ﷺ کے علاوہ کوئی اور قانون بنانا، اسے پسند کرنا، اسے لوگوں پر نافذ کرنا، اس کے پاس فیصلے لیجانا کفر، ارتداد، ظلم، فسق، گمراہی اور دردناک عذاب کا سبب ہے۔

عن ابی سعید الخدریؓ ان رسول الله ﷺ قال لتتبعن سنن من قبلکم حذو القذة بالقذ ة حتیٰ لو دخلوا جحر ضبّ لد خلتموه قالوا یارسول لله؟الیهو دو النصاریٰ ؟قال فمن ؟۔(متفق علیه)

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن راہوں پر تم سے پہلے لوگ چلے ہیں ضرور تم بھی ان کے قدم بقدم چلوگے حتیٰ کہ اگر ان میں کوئی گوہ کے بل میں گھسا ہوگا تو تم میں بھی ایسا کرنے والے ضرور ہونگے ،عرض کی گئی اے رسول اللہ ﷺ کیا یہود وہ نصاریٰ (کی راہیں) مراد ہیں؟ فرمایا اور کن کی؟۔

اداریہ

خود مختاری

چند دن پہلے پاکستان میں ایک واقعہ رونما ہوا، جس کے بارے میں لوگوں کے رائے مختلف ہیں کسی نے صاف انکار کر دیا اور کسی نے اس کی تصدیق کی۔ لیکن جس نے تصدیق کی وہ بھی محل سوالات بنا ہوا ہے کہ یہ کیسے ہوا؟ حتیٰ کہ انہی سوالات نے اس کو بھی شک میں ڈالا، جہاں یہ واقعہ ہوا ہے وہاں کی حکومت، فوج اور انٹیلی جنس ادارے بھی محو حیرت ہیں کہ اتنا بڑ حادثہ ہوا اور ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ لیکن ایسا نہیں ہے کیوں کہ یہ وہ زمانہ نہیں ہے کہ کوئی کسی کے ملک پر شب خون مارے اور اسے پتہ نہ چلے تک نہ، حقیقت حال کچھ اور ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ لیکن حکومتِ پاکستان کی رویئے سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے، وہ اس کے برعکس ہے؛ کیونکہ ۲۰۰۶ء میں جب باجوڑ ایجنسی میں ڈمہ ڈولہ کے مدرسہ پر بمباری ہوئی اور اس میں معصوم بے گناہ بچے شہید ہوئے تو اس وقت کے برسرِ اقتدار حکومت نے کہا کہ یہ کام ہم نے خود کیا ہے اس میں کسی کا ہاتھ نہیں ہے اور نہ ہمارے ملک میں کوئی ایسا کر سکتا ہے اور یہ واقعہ ایک ایسے علاقے میں ہوا جو بالکل افغانستان کے ساتھ برسرِ باڈر واقع ہے اور فوجی چھاؤنیوں اور ریڈاروں سے بھی بہت دور ہے چونکہ اس میں ایسا کوئی مطلوب شخص نہیں مارا گیا تھا جو جہاد افغانستان میں مشہور تھا اور اب کا واقعہ بالکل اس کے مختلف ہے؛ اس لئے فوراً کہا گیا کہ ہمیں پتہ بھی نہیں چلا۔ کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے؟ اور پاکستانی صدر کو رات کے ۱۲ بجے امریکہ سے فون آیا کہ ہم نے تمہارے ملک میں ایسا کیا اور صدر نے مبارک باد دی اور صبح خبروں میں شائع ہوا کہ پاکستان کے استخباراتی ادارہ کی مدد وتعاون سے امریکہ نے چھاپہ مارا، دو دن کے بعد آئی ایس آئی اور فوج کا مشترکہ کانفرنس ہوا جس میں امریکہ کے ساتھ اس کاوائی میں تعاون سے مکمل انکار کیا۔ اور میڈیا پر پرزور نعروں کے ساتھ کہا گیا کہ ہم خود مختار ہیں اور کوئی ہماری خود مختاری کو پامال نہیں کر سکتا۔

حیرانگی کی بات ہے کہ پاکستان ایک ایٹمی پاور ملک ہے اور اس کے ساتھ ساتھ چند راڈاروں کا بھی مالک ہے اور پھر یہ واقعہ فوجی چھاؤنی سے تقریباً دو سو میٹر اور اسی طرح ریڈار سے بھی چند کلومیٹر پر ہوا، نہ کسی نے ہیلی کاپٹر کی آواز سنی اور نہ کسی نے فائر کی، نہ کسی کی خواب خراب ہوئی اور نہ کسی نے سر اٹھانے کی زحمت کی اور جو بعد میں ہوا وہ تو سب کو معلوم ہے کہ امریکہ پاکستان سے ناراض ہوا اور پاکستان نے اس کو راضی کرنے کے لئے شجاع پاشا کو امریکہ بھیجا، یہ بالکل اسی طرح ہے کہ ایک گھر میں میاں بیوی رہتے تھے میاں کے ساتھ ایک پستول تھا جو ہر وقت پاس رکھتا تھا ایک رات

ان کے گھر میں چور آیا، چور کے آنے پر شوہر جاگ اٹھا اور جا کر چور کا ہاتھ پکڑا، بیوی نے چور کو مارنے کے لئے کہا، لیکن شوہر نے چور کو بتایا کہ اس جگہ سونا ہے اور اس جگہ نقد رقم ہے اور فلاں جگہ چاندی وغیرہ ہے چور سب چیزیں اٹھا کر ساتھ لے گیا اور میاں، بیوی کے پاس گیا بیوی نے حیرانگی سے پوچھا کہ یہ تم نے کیا کیا؟ تمہارے پاس جو پستول تھا اس سے چور کو کیوں نہ مارا؟ شوہر نے جواب میں کہا کہ یہ سب کچھ تو پستول بچانے کے لئے کیا کہ کہیں چور مجھ سے یہ نہ لے جائے۔

بالکل اسی طرح پاکستان نے ایٹم کو بچانے کے لئے امریکہ کا ہر ناجائز مطالبہ پورا کیا کبھی وزیرستان میں آپریشن کی صورت میں اور کبھی سوات اور باجوڑ میں اپریشن کی صورت میں، کبھی مہمند اور کرزئی، خیبر اور کرم ایجنسی میں دہشتگردوں کے خلاف جنگ کی شکل میں تو کبھی امارت اسلامی کے مجاہدین کی گرفتاری کی شکل میں اور کبھی عرب مجاہدین (القاعدہ) کے قتل اور گرفتاری کی صورت میں۔

اگر ہم مان لیں کہ امریکہ نے حکومتِ پاکستان فوج اور آئی ایس آئی کی اطلاع کے بغیر ایسا کیا تو رونے دھونے کی کیا ضرورت؟ اور امریکہ سے سوال کرنے کی کیا وجہ؟ کہ ہماری خودمختاری کا لحاظ نہیں رکھا گیا کیونکہ پاکستان ایٹمی پاور بھی ہے اور خودمختار بھی۔ تو اسے چاہئے کہ فوراً بلیک واٹر کو اپنے ملک سے نکالے اور امریکہ کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کرے، ان کے سفیروں کو جیل میں ڈالے اور دہشتگردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کی صف اول کے اتحادی ہونے سے بائیکاٹ کرے۔ اقوام متحدہ سے جدائی اختیار کرے اور اپنا قبلہ درست کر کے جمہوریت کو خیر باد کہے۔ اور امریکہ کو دشمن کی نگاہ سے دیکھے۔ تب جا کر ایٹمی پاور اور خودمختار ثابت ہوگی۔ ورنہ روز روز اسی طرح ہوتا رہے گا اور حکومت پاکستان اپنے عوام کو اندھیرے میں رکھ کر میڈیا پر یہی اعلان کرتی رہے گی کہ ہم سے نہیں پوچھا گیا ورنہ ہم اس کی اجازت نہیں دیتے تھے کیونکہ ہم خودمختار ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اغراض ومقاصد

(امیر محترم حکیم اللہ مسعود حفظہ اللہ امیر تحریک طالبان پاکستان)

اعوذباللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمان الرحیم اما بعد قال سبحانہ و تعالیٰ فی کتابہ المجید﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴾ (سورۃالزاریات ٥٦) ترجمہ:اور میں نے جنوں اور انسانوں کواس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔

اوراس محنت کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انبیاء علیھم السلام بھیجے،ان کے بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ انسانوں کوراہ راست پر لایا جائے کیونکہ اللہ کی زمین پر خلافت قائم کرنا انسانیت کی ذمہ داری ہے۔اس ذمہ داری کے لئے اللہ پاک نے محمد ﷺ کو ذریعہ بنا کر بھیجا،اسی ذمہ داری کے لئے اللہ پاک نے آپ ﷺ کو قرآن دیا ،قرآن وہ کتاب ہے کہ جس میں شک وشبہ کرنے والا کافر ہے۔اسی قرآن پاک میں اللہ رب العزت رسول پاک ﷺ سے فرماتے ہیں ”یـــــا ایھاالنبی حرض المؤمنین علی القتال “ترجمہ:اے نبی!مؤمنین کوقتال پر ابھاریئے۔آپ ﷺ نے مؤمنین کو قتال پر ابھار دیا اور قتال کی دعوت دی۔اسی سلسلے میں آپ ﷺ نے خود بھی غزوات کئے جس میں آپ ﷺ کے دانت مبارک شہید ہوئے اسی طرح صحابہ کرامؓ نے بھی بہت سی جنگوں میں قربانیاں پیش کیں اس کی وجہ یہ تھی کہ جس طرح اللہ پاک قرآن میں فرماتے ہے ”کتب علیکم الصیام “مؤمنو!تم پر روزے فرض کئے گئے۔بالکل اسی طرح اسی سورت اوراسی پارہ میں فرماتے ہیں”کتب علیکم القتال “یعنی تم پر اللہ کی راہ میں لڑنا فرض کیا گیا ہے۔حضرت نبی الملاحم ﷺ اور صحابہ کرامؓ جتنی بھی قربانیاں پیش کیں ان قربانیوں کا مقصد اللہ کے حکم کی تعمیل کرنا تھا۔

میرے پیارے بھائیوں!جہاد چند وجوہات کی وجہ سے مسلمانوں پر فرض ہوجاتا ہے.علماءاور فقہاء کا متفقہ فتویٰ ہے کہ اگر مسلمانوں کی ایک میٹر زمین بھی کفار کے قبضے میں آجائے تو مسلمانوں پر ان کے خلاف جہاد فرض عین ہوجاتا ہے۔آج ایک میٹر تو کیا؟پوری امت مسلمہ کفار کے قبضے میں ہے افغانستان ،عراق ،کشمیر،ہندوستان ،فلسطین ،بوسنیا ،فلپائن ،ہسپانیہ اور الجزائر وغیرہ۔مسلمانوں کے بچے عورتیں اور بوڑھے ان کفار کی جیلوں میں قید ہیں۔ڈاکٹر عافیہ صدیقی ایک مسلمان بہن ہے۔وہ امریکی جیل میں کفار کی ہتھکڑیوں میں بند ہے۔اب اگر یہ حالات علمائے کرام کے سامنے رکھ دئے جائیں تو علماءحق جہاد کرنے کے علاوہ دوسرا فتویٰ نہیں دیں گے۔

قارئین کرام!آج سمجھا یہ جارہا ہے کہ طالبان اپنے ملک کے دشمن اور غیروں کے ایجنٹ ہیں لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے

۔ہم محبّ وطن پاکستانی ہیں ہم ملک کے دشمن اور غیروں کے ایجنٹ نہیں ہیں بلکہ ہم پاکستانی قوم کے بچے پاکستان سے ہیں اور پاکستانی قوم ہم سے ہے۔

تاریخ گواہ ہے اس بات پر کہ ہم قبائل نے پاکستان اور آزاد کشمیر کے لئے قربانیاں پیش کیں، آج ہمیں غیر ملکی اور غیروں کے ایجنٹ کا نام دیا جاتا ہے ایسا ہرگز نہیں ہے، کیا ناپاک فوج نے امریکہ کے اشارے پر وزیرستان، سوات، باجوڑ، مہمند، اورکزئی، درہ آدم خیل، جامعہ حفصہ اور لال مسجد کو مسمار کیا تو اسے تو ملک کے مفاد کا نام دیا جاتا ہے۔اور ہم اللہ رب العزت کے احکام کو لے کر اپنے جان ومال اور عزت کی حفاظت کریں اور اس کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کریں تو ہمیں غیر ملکی کا نام دیا جاتا ہے۔کسی نے خوب کہاں ہے۔ ؎

وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا (پرچہ) نہیں ہوتا ہم آہ بھی کرلے تو ہو جاتے ہیں بدنام

ہم بہت افسوس کے ساتھ پاکستان کے علماء اور دانشوروں سے اپیل کرتے ہیں کہ آیئے اور ہمارے ساتھ چلیے اور پاکستانی عوام کے سامنے فیصلہ کریں کہ غیروں کے ایجنٹ کون ہیں؟ ہم ہیں یا پاکستانی حکومت؟ میں ان پر واضح کرنا چاہتا ہو کہ ہم پاکستانی فوج کے ساتھ کیوں لڑتے ہیں پاکستانی فوج کے بارے میں زیادہ تر لوگوں کو شکوک وشبہات ہیں لیکن اللہ رب العالمین قرآن میں فرماتے ہیں'' يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (سورة المائده ۵۱) ترجمہ: اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے انہیں دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہوگا بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اللہ رب العزت مسلمانوں کو درس دیتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو دوست مت بناؤ، یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں جو لوگ آپ میں سے ان سے دوستی کرینگے وہ انہی میں سے ہوں گے۔پاکستانی فوج کے خلاف لڑنے سے ہمارے دو مقاصد ہیں، ایک تو یہ کہ امریکہ کا ساتھ چھوڑے، امریکہ کے ساتھ تمام معاہدے ترک کردے۔دوسرا یہ کہ پاکستان کے اندر نظام شریعت لانا، یہ ہمارا مقصد ہے ہم پاکستان اور پاکستانی قوم کے دشمن نہیں ہیں۔بلکہ ہم اس موجودہ کفریہ نظام اور جمہوریت کے دشمن ہیں جو ہم پر مسلط کیا گیا ہے۔یہ نظام غیر منصفانہ اور جابرانہ نظام اور غیر شرعی کفری نظام ہے جس نظام کے سائے میں ڈاکٹر عافیہ کو پکڑ کر امریکہ پر ڈالر کے عوض بیچ دی گئی۔یہ وہی نظام ہے جو اس

نظام کو نہ ماننے والے ہر شخص کو ذلیل کرتا ہے۔ جو پاکستان کا باعزت شہری ہو، آپ لوگوں کے سامنے ہے، ڈاکٹر عبد القدیر کا یہ جرم تھا کہ اس نے اسلامی ملک کے دفاع کی خاطر ایٹم بم بنایا تھا، غوری اور شاہین میزائل بنائے تھے۔ ان کو رسوا کر کے جیل میں ڈالا گیا اور اس کو ملک کے مفاد کا نام دیا گیا۔ یاد رکھیں یہ ملک کے مفاد کا نام نہیں یہ سب کچھ امریکہ کے خوشنودی کے لئے کیا جارہا ہے۔ ابھی ہم پاکستانی قوم سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ ملک کا باعزت شہری کون ہے ؟ مشرف یا ڈاکٹر عبدالقدیر؟ زرداری یا ڈاکٹر عبدالقدیر؟ تو پورا ملک ایک ہی جواب دے گا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر ملک کا با عزت شہری ہے۔ تو ایسے شخص کو کیوں رسوا اور ذلیل کیا جاتا ہے؟ یہ وہی نظام ہے کہ جس نے تمام اخلاقیات کو بالائے طاق رکھ کر ملا عبدالسلام ضعیف کو رسوا کر کے امریکہ کے حوالے کر دیا تو اس نظام کے محافظین فوجی ادارے، پولیس اور ملیشیا والے ہیں جو موجودہ نظام کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہم ان محافظین کے خلاف اس وقت تک لڑیں گے کہ جب تک اس ملک میں یہ کالا نظام ہو، انشاء اللہ تعالیٰ۔

ان علاقوں میں اگر فوج کا ہدف مظلوم قوم کو رُلانا ہو، یتیموں کو رُلانا ہو، عوام کو نقل مکانی کرنے پر مجبور کرنا ہو، بچوں کو شہید کرنا ہو، بوڑھوں اور جوانوں کو شہید کرنا ہو یا لوگوں کو بے عزت کرنا ہو، مدارس اور مساجد بمبار کرنا ہو، اگر یہ اہداف تھے تو فوج نے یہ اہداف حاصل کر لئے ہیں

اگر حکومت نے امریکہ کے ساتھ تمام معاہدے چھوڑ کر پاکستان کے اندر اسلامی نظام کا اعلان کیا تو ہم پاکستان کے دشمن نہیں، ہم فارغ ہو کر انڈیا کے خلاف انڈیا کے بارڈر پر بیٹھ کر اس ہندو کے خلاف لڑیں گے جس ہندو نے حیدرآباد اور کشمیر کے مجاہدین اور مسلمانوں کا خون بہایا ہے۔ ہمارا نعرہ وہی ہوگا جو ہمارے سابقہ قائدین کا نعرہ تھا ہمارا نعرہ وہی ہے جس پر پاکستان کے علماء کرام نے ابتداء میں شہادت پیش کی تھی، یعنی ''پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ'' اور ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان اصل بنیاد پر آجائے۔ اسی طرح پاکستان کے علاوہ افغانستان، یمن، عراق، اور فلسطین سمیت پوری امت مسلمہ کے نوجوانوں، علماء کرام، مجاہدین اور وہ لوگ جن کو درد مصیبت اور تکلیف کا سامنا ہے پر میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آج کفر اور اسلام کی جنگ ہے یہ جنگ طالبان اور امریکہ کی جنگ نہیں ہے یہ جنگ امت مسلمہ اور کفر کی جنگ ہے یہ صلیبی جنگ ہے اس جنگ میں دشمن مختلف قسم کے حربے استعمال کر رہا ہے۔ ایک قسم میدانی یا زمینی جنگ ہے۔ اس جنگ میں دشمن اور

مجاہدین آمنے سامنے لڑ رہے ہیں سارے دنیا کے لوگ چاہے مسلمان ہو یا کافر ہو اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس میدانی جنگ میں مجاہدین جیت چکے ہیں۔الحمد اللہ

دوسری جنگ فضائی جنگ ہے، یہ وہ جنگ ہے کہ دشمن اس میں طیارے، ہیلی کاپٹر اور دوسری فضائی ٹیکنالوجی استعمال کرر ہا ہے۔دنیا یہ بات جانتی ہے کہ اس جنگ میں بھی دشمن ناکام ہو چکا ہے۔ایک جنگ جو بہت اہم جنگ ہے وہ میڈیا کی جنگ ہے دشمن مجاہدین اور طالبان کے خلاف میڈیا کے ذریعے پروپیگنڈے کرر ہا ہے۔اور میڈیا کے ذریعے اپنی جنگ جیتنا چاہتا ہے، میں یہ بات مانتا ہوں کہ دشمن کا میڈیا بہت طاقتور ہے؛ کہ دنیا کے نظروں میں طالبان کو دہشت گرد ثابت کر دیا گیا ہے اور میڈیا کے نظر میں طالبان انسانیت کے قاتل ہیں، حالانکہ ایسی بات نہیں ہے دشمن میڈیا کے ذریعے جنگ لڑ رہا ہے اور بار بار یہ اعلان کرر ہا ہے کہ فوج نے پاکستان کے قبائلی علاقوں اور ملاکنڈ ڈویژن میں اپنے اہداف حاصل کر لئے ہیں۔

ان علاقوں میں اگر فوج کا ہدف مظلوم قوم کو رُلانا ہو، یتیموں کو رُلانا ہو، عوام کو نقل مکانی کرنے پر مجبور کرنا ہو، بچوں کو شہید کرنا ہو، بوڑھو اور جوانوں کو شہید کرنا ہو یا لوگوں کو بے عزت کرنا ہو، مدارس اور مساجد بمبار کرنا ہو، اگر یہ اہداف تھے تو فوج نے یہ اہداف حاصل کر لئے ہیں، اگر جنوبی وزیرستان، کرم اور کرزئی، خیبر، مہمند، باجوڑ اور ملاکنڈ میں پاکستان کا ہدف مجاہدین کی کمر توڑنا ہو اور طالبان کے خلاف آپریشن کرنا ہو تو الحمداللہ اس قبائلی پٹی میں طالبان اور مجاہدین کمزوز نہیں ہوئے۔ بلکہ اس جنگ سے طالبان اور بھی مضبوط ہوئے۔اور جہادی جذبہ اور فکر اور بلند ہوئے ہیں۔وہ دشمن کے خلاف اور مضبوطی سے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ میں آج پاکستانی قوم کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستانی فوج اور حکمران انہیں کھلونے کی طرح استعمال کرر ہے ہیں کبھی قبائلی علاقہ جات میں جنگ کو غیر ملکی جنگ کا نام دیا تا ہے کہ قبائل میں غیر ملکی لوگ ہیں اور انڈیا، اسرائیل اور امریکہ کے ایجنٹ ہیں، جب پاکستانی فوج اور حکومت اس حربے میں ناکام ہو جاتی ہیں تو اس جنگ کو طالبان، مجاہدین اور دہشتگردی کے خلاف جنگ کا نام دیا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم یہ آپریشن اس لئے کرر ہے ہیں کہ طالبان اور دہشتگردوں کی کمر توڑ دی جائے۔اور کبھی کہتے ہیں کہ پاکستانی شہروں کا امن خراب کرنے والوں کے خلاف یہ آپریشن کیا جار ہا ہے۔

اگر قبائلی علاقوں میں آپریشن کے بعد پاکستانی فوج کے خفیہ ادارے جو اس کا دل ہے پر حملے کم ہوئی ہیں تو پھر عوام یہ

سمجھے کہ پاکستانی فوج نے اپنا ہدف حاصل کرلیا اور اگر قبائلی علاقہ جات میں آپریشن کے بعد پاکستان کے خفیہ اداروں پر حملے اور بڑھ گئے ہیں۔تو پاکستانی عوام اپنی فوج اور حکمرانوں سے یہ سوال کریں کہ قبائلی علاقہ جات میں آپریشن کس لئے کیا جارہا ہے؟ قبائل وہ لوگ ہے جنہوں نے پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے پہلے برطانیہ کے خلاف آواز جہاد بلند کی۔حاجی میرزعلی خان، ملا پیوندہ، حاجی صاحب ترنگزئی، سوات بابا جی، اور نجم الدین اخون زادہ رحمۃ اللہ علیہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے قبائل کی سرزمین کو برطانوی انگریز سے پاک کیا تھا۔وہ انگریز جنہوں نے یہاں کے لوگوں کو بے عزت کیا تھا۔جب پاکستان وجود میں آیا تو انہی قبائل لوگوں نے پاکستان سے غیر مشروط الحاق کیا یہ وہی قبائل ہیں جنہوں نے پاکستان کی آزادی کے لئے اپنی جانوں کو اور بچوں اور مال کو قربان کیا، پاکستان کی وہ ٹیکنالوجی جس پر ہمیں فخر تھا جو پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے تھی، اور دشمن سے مقابلہ کے لئے تھی، آج وہی ٹیکنالوجی اور وہی طیارے معصوم قبائل اور ان کے بچوں کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں اور اسی ٹیکنالوجی سے انہیں شہید کیا جارہا ہے۔

قبائلی علاقوں میں مسلسل آپریشنوں سے انہیں مالی خسارے کی علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوا ، پاکستانی شہروں کا امن بحال نہیں ہوا ، مسلسل آپریشنوں سے ان کے خفیہ اداروں کے مراکز پر حملے کم نہیں ہوئے، بلکہ ان کے فوجی اور خفیہ اداروں پر حملے اور بڑھ گئے تو انہوں نے خفیہ طور پر مذکرات کی پیشکش کردی۔حالانکہ پاکستانی حکومت کے ساتھ ہمارے کئی معاہدے ہوئے ہیں لیکن پاکستان نے اپنے معاہدے کی ہر بار خلاف ورزی کی ہے۔

اگر جنوبی وزیرستان، کرم اور کرزئی، خیبر، مہمند، باجوڑ اور ملاکنڈ میں پاکستان کا ہدف مجاہدین کی کمر توڑنا ہو اور طالبان کے خلاف آپریشن کرنا ہو تو الحمد اللہ اس قبائلی پٹی میں طالبان اور مجاہدین کمزور نہیں ہوئے۔ بلکہ اس جنگ سے طالبان اور بھی مضبوط ہو ئے۔اور جہادی جذبہ اور فکر اور بلند ہوئے

اگر حکومت ہمارے ساتھ مذاکرات کرنا چاہتی ہیں یا اس کی پیشکش کرتی ہیں تو مذکرات کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہیں۔مگر شرط یہ کہ وہ امریکہ کے ساتھ اپنی دوستی ترک کردے اور اگر یہ حکومت امریکہ کے ساتھ اتحادی رہتی ہے

۔اورامریکہ کی لونڈی رہنا پسند کرتی ہے توایسی لونڈی حکومت اور غلام ملک کے ساتھ ہمارے مذکرات نہیں ہوسکتے ۔

اس لئے کہ یہ بات سب جانتے ہیں کہ لونڈی اور غلام خود مختار نہیں ہوتے ۔کیوں کہ جب کبھی بھی اس لونڈی اور کٹھ پتلی حکومت کے ساتھ ہمارے مذکرات ہوئے ہیں تو وہ مذکرات کبھی کامیاب نہیں ہوئے ہیں پاکستانی حکومت ایک کٹھ پتلی اور غلام حکومت ہے اگر یہ حکومت امریکہ کی غلامی سے براءت کا اعلان کرتی ہے امریکہ سے دوستی سے خیر باد کہتی ہے تو اس شرط پر ہم پاکستان کے ساتھ مذاکرات کرنے کے لئے تیار ہیں اور اگر یہ حکومت امریکہ کے ڈر اور خوف میں مبتلاء رہتی ہے تو پھر ہم ایک کٹھ پتلی حکومت کے ساتھ مذاکرات کے لئے تیار نہیں ہیں ۔

دوسری شرط یہ ہے کہ پاکستان کو اس مقصد پر لایا جائے جس کے لئے پاکستان بنا تھا ،جس نعرہ پر معرض وجود میں آیا تھا وہ نعرہ لا الہٰ الا اللہ تھا جب تک پاکستان کا نظام لا الہٰ الا اللہ پر مبنی نہ ہو تو اس وقت تک ہم پاکستان کے خلاف جہاد کرتے رہیں گے۔اس لئے کہ پاکستانی نظام نہ صرف لا الہٰ الا اللہ کے خلاف ہے بلکہ قرآن اور سنت کے بھی منافی ہے جب تک پاکستان کا نظام لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ پر واپس نہیں آتا تب تک ہمارا جہاد جاری رہے گا۔اور ہم کسی قسم کے مذکرات نہیں کریں گے انشاء اللہ۔کیونکہ یہ بات سب پر واضح ہے کہ ایسے حالات میں مذاکرات کی پیشکش کرنا اپنے شکست کا اعراف کرنا ہوتا ہے۔جیسا کہ امریکہ اور اس کے اتحادی فوج کو افغانستان میں سخت مقابلے کا سامنا ہے ۔اسی مقابلے کے نتیجے میں ان کو شکست ہوئی ہے لیکن امریکہ اور ان کے اتحادی یہ اعلان کررہے ہیں کہ ہم طالبان کے ساتھ مذاکرات کرنا چاہتے ہیں اور وہ مذاکرات کے نام سے افغانستان سے نکلنا چاہتے ہیں ۔

میں مسلمانوں کو اس بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہود اور نصارٰی بہت چالاک قوم ہیں ،کبھی بھی اپنی شکست اور کمزوری کا لوگوں کے سامنے اظہار نہیں کرتے لیکن میں امت مسلمہ کو یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو افغانستان میں بُری طرح کا سامنا ہے۔اور مذاکرات کا لفظ استعمال کرکے امت مسلمہ کو دھوکہ دے رہے ہیں امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے اپنے بیان میں امریکہ سے مذکرات کو رد کیا ہے،اور یہ کہ ہم کبھی بھی امریکہ کے ساتھ مذاکرات کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں اور انشاء اللہ امریکہ کے قدم افغانستان سے اکھڑ رہے ہیں اور ان کو افغانستان میں بری طرح شکست کا سامنا ہے۔اور وہ وہاں سے باگ رہے ہیں ،اور امریکہ یہ افواہیں پھیلا رہا ہے کہ افغانستان کے بعد وہ قبائل پر حملہ کرے گا تو یہ نہیں ہوسکتا۔(بقیہ صفحہ ۴۰ پر)

کرنل امام کی حلاکت..... مسلمانوں کو مبارک باد ہو

(مفتی ابوزر صاحب حفظہ اللہ)

امام جہاد الشیخ عبداللہ عزام رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ''سفید فام ایک کالے افریقی کو ذبح کرنا چاہ رہا تھا تو افریقی نے چیخنا چلاّنا شروع کر دیا۔ انگریز نے جب افریقی کے رونے دھونے کو دیکھا تو کہنے لگا'' کتنا غیر مہذب ہے یہ کالا'' آج بھی شیطانی طاقتوں کے یہی طریقے ہیں جو کوئی بھی ظلم پر شور کرتا تو اسے غیر مہذب، انتہا پسند اور ہزار قسم کی گالیوں سے نوازا جاتا ہے۔

قصہ مختصر، چند دن پہلے افغان قوم کا قاتل ہزاروں عرب اور غیر عرب مجاہدین کے خون کا سوداگر قتل کر دیا گیا تو دجالی لشکر کے کتوں یعنی ناپاک فوج کے خبیثوں کو مروڑ اٹھا کہ تحریک طالبان کے مجاہدین کتنے ظالم اور محسن کش ہیں۔ ناپاک فوج کے سور اور دجالی لشکر کے کتے پاکستانی مسلمانوں کا قتل عام کریں، مسجدوں پر بمباری کریں سوات، باجوڑ، مہمند، درہ آدم خیل، اورکزئی، جنوبی وشمالی وزیرستان اور پورے پاکستان میں مسلمان عوام کو دربدر کریں ان کے املاک اور مال ودولت کو لوٹے اور عزت وناموس تک پر ہاتھ ڈالے تو کوئی بات نہیں!!

لیکن اگر طالبان ان خبیث وبدمعاش امریکی غلام کتوں پر حملہ کریں، مسلمانوں کا انتقام لے کرنل امام جیسے کمینوں کو قتل کریں جن کے ہاتھ لاکھوں افغان مجاہدین، افغان عوام، عرب وغیر عرب مہاجرین اور پاکستانی مجاہدین کی خون سے رنگے ہیں۔ تو شور مچایا جاتا ہے کہ طالبان ظالم ہیں۔

الحمدللہ یہ بھی دنیا کو معلوم ہے کہ طالبان جیسا مثالی نظامِ عدل وانصاف کوئی بھی قائم نہ کر سکا ہے اور نہ ہی کر سکتا ہے۔ کرنل امام جیسے خبیث لوگ تو طالبان کے لئے آستین کا سانپ ہیں یہ تو صرف ایک کا کام تمام ہوا ہے۔ جبکہ طالبان کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ فہرست بنا کر جہاد کے ساتھ خیانت کرنے والے' مجاہدین کو آپس میں لڑانے والے' اور جہاد کے ثمرات کو خانہ جنگی کی صورت میں ضائع کرنے والوں کو پکڑ کر عبرت کا نشانہ بنائیں۔ تاکہ آئندہ نسلوں کو بھی پتہ چل جائے کہ مجاہدین اپنے اور اسلام کے دشمن کو سالہاں سال گزر جانے کے باوجود کیفر کردار تک پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں اس لئے آج بھی آئی ایس آئی وغیرہ سے امداد لینے والوں کو ہوشیار رہنا چاہئے کہ وہ اگر آج مجاہدین کے پردہ میں چھپے ہوئے ہیں تو کل یہ پردہ اٹھ بھی سکتا ہے اور انشاءاللہ ضرور اٹھے گا چنانچہ ہوشیار باش۔ ہوشیار باش۔

کرنل امام کے لاش پر رونے والے ناپاک فوج کے کتے و دیگر ہمدرد اس وقت کہاں تھے جب طالبان اس خبیث کے بدلے اپنے قیدیوں کو رہا کروانا چاہتے تھے؟ آج یہ جو آنسو بہا رہے ہیں یہ خالص مگر مچھ کی آنسوں ہیں اور اگر یہ اپنے کرنل امام کے لئے اتنے ہی مخلص ہوتے تو سات آٹھ ماہ سے خونخوار درندہ جب طالبان کی قید میں تھا تو یہ ٹھس سے مس نہیں ہوتے تھے۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آئی ایس آئی اور خفیہ اداروں کے چاہے جتنی بھی خدمت اور دوستی کی جائے وہ ایک دن بے وفائی ضرور کرتے ہیں، اتنے مہینے کرنل امام جیل میں سڑتا رہا لیکن آج مگر مچھ کے آنسو بہانے والوں نے کبھی اس کی خیر خیریت تک نہیں پوچھی۔آئی ایس آئی کی چھتری تلے رہنے والو ہوشیار ہوشیار!!

الحمداللہ طالبان کے صاحب عزیمت اور نڈر امیر محترم حکیم اللہ مجاہد حفظہ اللہ نے کرنل امام کے قتل کے فیصلے سے یہ ثابت کر دکھایا کہ ؎ رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اللہ تعالیٰ امیر صاحب کی عزیمت واستقامت میں برکت عطاء فرمائے اور تمام مامورین کو کتاب وسنت کے مطابق اطاعت کرنے کی بھرپور توفیق عطاء فرمائے۔یاد رہے کہ ہم پختون، پنجابی، ازبک یا عرب قوم پرستی کیلئے نہیں لڑتے اللہ کا شکر ہے کہ ہم قوم پرستی کی اس نجاست اور گندگی سے پاک ہیں۔کرنل امام نامی خبیث مسلمانوں کا قاتل تھا چنانچہ اسے مسلمانوں نے انتقاماً اور قصاصاً قتل کیا تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے طالبان کو اس نیک عمل کی توفیق دی، اللہ تعالیٰ ظالموں کے قتل کرنے کی مزید توفیق طالبان کو نصیب فرمائے۔(آمین)

بقیہ از صفحہ ۵۴

اور وہ تو سرحدات کے چوکیدار ہیں اس کا اقتدار اور کرسی سے کیا کام؟ لیکن اس سے وہ کام لینا تھا جو نواز شریف سے نہیں لیا جا سکتا تھا مثلاً نصاب تعلیم میں تبدیلی ،حقوقِ نسواں بل کے نام عورتوں کی آزادی وغیرہ۔تو یہ دونوں کام اس کے دور اقتدار میں ہوئے اور جب وہ کسی کام کا نہیں رہا تو اسے کرسی سے ہٹایا اور صرف ہٹایا نہیں بلکہ ملک بدر کر کے اسے غدّار، ڈکٹیٹر اور دوسرے ناموں سے موسوم کر کے ہمیشہ کیلئے پاکستان سے محروم کر دیا اور یہ پیغمبر اسلام ﷺ کا فرمان ہے "من اعان ظالما سلطه الله عليه" جس نے ظالم کی مدد کی اللہ اس ظالم کو اسی پر مسلط کرے گا۔تو یہ اسلامی ممالک کے حکمرانان کیلئے شرائط ہیں کہ وہ امریکہ اور یورپ کیلئے ایسا ایمانداری کے ساتھ کام کریں گے جو کوئی سچا تابعدار اپنے آقا کیلئے کرتا ہے۔ (جاری ہے)

حکومت پاکستان کے ارتداد پر تیس دلائل

(قسط دوم)

(شیخ عبدالقاہر صاحب)

حالانکہ حاکمِ حقیقی اور مشرّع صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے اور ان کا حاکم آئین اور طاغوتی حکومت ہے اس کی عزت اور تعظیم اللہ کی عزت اور تعظیم سے زیادہ کرتے ہیں۔ اور اسی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وماقدروا الله حق قدره (اور افسوس کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہئے تھی)۔

چھٹی وجہ حکومت پاکستان کے کفر کی: اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مقابل دوسرا قانون بنانا

حکومت پاکستان نے اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مقابل ایک اور قانون بنایا ہے اور ان جیسوں کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے "ام لهم شركاء شرعوا لهم من الدين مالم يأذن به الله (سورة الشورىٰ) کیا ان کے وہ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے غیر قانون کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا، اگر چہ یہ اطاعت ایک مسئلہ میں کیوں نہ ہو" وان اطعتموهم انكم لمشركون "(سورة الانعام ۱۲۱) اور اگر تم ان کے کہنے پر چلے تو بیشک تم بھی مشرک ہوئے۔ اور یہ بات تو روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حکمرانانِ پاکستان کفاروں (یہود ونصاریٰ) کی اطاعت کرتے ہیں اور سب سے بڑا حاکم ان کا خود ساختہ قانون ہے نہ قرآن وسنت۔

تو کٹھ پتلی حکومت پاکستان کا کفر قریش سے بھی زیادہ سخت ہے کیونکہ وہ اللہ کے ساتھ اپنے معبودانِ باطلہ کو صرف عبادت کی حد تک شریک کرتے تھے اور کہتے تھے "مانعبدهم الا ليقربونا الى الله"(سورة الزمر ۳) اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں (وہ کہتے ہیں) ہم کو اس لئے پوجتے ہیں کہ ہم کو اللہ کا مقرب بنادیں۔ یعنی ان کی عبادت صرف رکوع اور سجدہ میں تھی اور موجودہ حکومت پاکستان کی اطاعت تو اعلیٰ عبادت میں ہے جس کو تشریع کہا جاتا ہے۔ کیونکہ مکہ کے مشرکین اس بات کو مانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ رازق ہے مدبر ہے مارنے اور زندہ کرنے والا ہے آسمان میں ہے جیسا کہ ترمذی کی حدیث ہے۔ اور جو جمہوری ہے وہ تو ان سب کاموں میں اللہ کے علاوہ قانون کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

ساتویں وجہ: حلال کوحرام اور حرام کو حلال سمجھنا

حکومت پاکستان نے حلال کوحرام اور حرام کو حلال ٹھہرایا بلکہ حرام کی حفاظت اور ترویج کرتی ہے اور جمہوریت کے نام پر اس کو آزادی دیتی ہے جیسے زنا، بے پردگی، فحاشی اور عریانی، سود اور دوسرے فجور وغیرہ۔ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں ''ان الانسان متیٰ حلل الحرام المجمع علیه و حرم الحلال المجمع علیه کان کافرا'' (السارم المسلول ص ۱۳۷)۔ ترجمہ: بلاشبہ جب انسان کسی مجمع علیہ حلال کو حرام سمجھے یا متفق علیہ حرام کو حلال سمجھے وہ کافر ہوتا ہے۔

وفی الحدیث عن عائشةؓ قالت قال رسول اللهﷺ ستة لعنتهم ولعنهم الله و کل نبیٍّ کان، الزائد فی کتاب الله، والمکذب بقدرالله، والمتسلط باالجبروت لیعز بذالك من اذل الله و یذل من عزالله، والمستحل لحرم الله، والمستحل من عترتی ماحرم الله، والتارك لسنتی ۔(جامع الترمذی)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہ چھ آدمی ہیں جن پر میں بھی لعنت بھیجتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی اور ہر نبی نے ان پر لعنت کیا ہے (۱) اللہ تعالیٰ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا (۲) اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا (۳) لوگوں پر ظلماً بادشاہ تاکہ اس سے ذلیل کو عزت بخشے اور عزتمند کو ذلیل کرے (۴) اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والا (۵) میرے کنبے میں سے جس چیز کو اللہ نے حرام کیا ہے اس کو حلال کرنے والا (۶) میرے سنتوں کو چھوڑنے والا۔

آٹھویں وجہ قانون غیر اللہ پر فیصلہ کرنا

حکومت پاکستان اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون پر فیصلہ نہیں کرتی بلکہ اپنے خودساختہ قوانین پر فیصلہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''ومن لم یحکم بماانزل الله فاولٓئك هم الکافرون (المائدہ) جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون پر فیصلہ نہیں کرتے پس وہی لوگ کافر ہیں۔

اس آیت میں انکے کفر کی تین وجوہات ہیں (۱) ترك الحکم بما انزل الله یعنی اللہ کے نازل کردہ قانون پر فیصلہ نہ کرنا (۲) الحکم بغیر ماانزل الله یعنی اللہ کے قانون کے بغیر فیصلہ کرنا اور (۳) اختراع الحکم بغیرماانزالله یعنی اللہ کے قانون کے مقابلے میں قانون بنانا۔ اور یہ تینوں وجوہ حکومتِ پاکستان میں بطریقہ اتم موجود ہیں۔

نویں وجہ: طاغوت کی تعظیم واشاعت کرنا

حکومت پاکستان لوگوں کے درمیان اور خصوصاً تعلیمی اداروں (سکول، کالج اور یونیورسٹیوں) میں طاغوت کی تعظیم پھیلاتی ہے جیسے مرتد جناح، سرسید احمد خان اور قانون کی بالادستی، جس کو وہ آئین کا احترام کہتے ہیں اور اس کے مقابل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ کا دین انہیں ایک پرانی رسم جیسا لگتا ہے۔ اور دیندار بندے کو انکے معاشرے میں حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ آج کل پاکستان میں داڑھی والے سنت کے مطابق بال رکھنے والے اور شرعی لباس پہننے والے کے لئے کوئی جگہ نہیں اور اس کفر کی تعظیم وعزت کرنا کفر ہے اور ایمان کو ڈھا دینے والا ہے۔

دسویں وجہ اقوامِ متحدہ کے قانون کا پابند ہونا

حکومت پاکستان اقوامِ متحدہ کے قانون کا پابند ہے اور یہ ظاہر بات ہے کہ اس پابندی کے ساتھ ولاء اور برآء (مسلمانوں کے ساتھ دوستی کرنا اور کفار کے ساتھ دشمنی کرنا) کا خاتمہ ہو جاتا ہے حالانکہ ولاء اور برآء اسلام کے بنیادی ارکان ہیں اور اس کا نہ ماننا کفر ہے۔

گیارویں وجہ ملک میں عریانی اور فحاشی پھیلانا

حکومت پاکستان ملک میں عریانی اور فحاشی پھیلانا چاہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ''(سورۃ النور ۱۹) ترجمہ: اور جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی (یعنی تہمت کی خبر، بدکاری) پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہوگا اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اور دردناک عذاب کافروں کیلئے ہے، نہ کہ مسلمانوں کیلئے، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جب مرتدین پاکستان نے سوات پر دوبارہ قبضہ جمالیا، تو فحاشی اور عریانی کی کیسٹیں لوگوں میں تقسیم کیں اور کہا کہ آئندہ کے لئے یہ بند نہیں ہونگی جس طرح یہ پہلے بند ہوئی تھی، کیونکہ اس کے لئے ہم نے قربانی دی اور اللہ کا فرمان ہے'' والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت'' یعنی کافر طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں اور حکومت پاکستان طاغوت اور ہر بے دینی پھیلانے کیلئے

لڑتی ہے۔

بارویں وجہ حدود اللہ کو معطل کرنا

حکومت پاکستان نے ملک میں اسلام کی حدود وفرائض کو معطل کیا ہے، نہ اس پر خود عمل کرتی ہے اور نہ دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی اجازت دیتی ہے بلکہ اس کے برعکس شریعت چاہنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کو مجرم ٹھراتی ہے اور ان کو پکڑتی ہے اور کہتی ہے کہ ''پاکستان میں دو قانون (شریعت اور جمہوریت) نہیں چل سکتے بلکہ صرف جمہوریت ہوگی'' انہی لوگوں کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے ''فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِيْ أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيمًا(سورة النساء٦٥)

ترجمہ:۔تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اُس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اُس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے۔

تیرویں وجہ مجاہدین اور طالبان کے قتل کو حلال سمجھنا

حکومتِ پاکستان مجاہدین اور طالبان کے قتل کو حلال سمجھتی ہے اور ان کی خواتین کی بےعزتی کرنے کو بھی حلال سمجھتی ہے اور یہ مسئلہ تو پہلے ذکر ہوا کہ مسلمان اور پھر مجاہد کا قتل کرنا حرام ہے اور اسلام کی وجہ سے قتل کرنا کفر ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا وَغَضِبَ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيما(سورةالنساء ۹۳)

ترجمہ: اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا اور اللہ اس پر غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کیلئے اُس نے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور یہ امریکہ کے کہنے پر حلال سمجھتی ہے اور مجاہدین پر بمباری کرتی ہے تو جو حرام کو حلال سمجھتے اور اسلام کی وجہ سے قتل کرے وہ بالا اتفاق کافر ہو جاتا ہے،لہذا حکومت پاکستان بالاتفاق کافر ہے۔

چودہویں وجہ مسلمانوں کو قرآن اور سنت پر فیصلہ کرنے سے منع کرنا

حکمرانانِ پاکستان مسلمانوں کو قرآن وسنت کے مطابق فیصلہ کرنے کی اجازت نہیں دیتے ہیں اور کفری قانون کے

فیصلہ پر مجبور کرتے ہیں۔امام مالکؒ فرماتے ہیں''الامر عندنا ان من منع فریضة من فرائض الله عزو جل فلم یستطع المسلمون اخذها کان حقاً علیهم جهاده حتیٰ یأ خذو هامنه۔(مؤطا الامام مالک ۹/۳۸)

ترجمہ:حکم تو ہمارے ہاں یہ ہے کہ بلا شبہ جس کسی نے بھی اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض سے بھی لوگوں کو منع کیا اور مسلمان اس پر عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو مسلمانوں پر اس کے خلاف جہاد کرنا لازم ہے یہاں تک کہ اس سے اس فرض کو چھڑا لے۔

وقال الامام القرطبیؒ ''و قال ابن خویز منداد ''ولو ان اهل بلد اصطلحو اعلی الربا استحلا لَا کانو ا مرتدین والحکم فیهم کالحکم فی اهل رده وان لم یکن ذالك منهم استحلا لًا جاز للامام محاربتهم الا ترىٰ ان الله تعالىٰ قد اذن فی ذلك فقال فأذنو ابحرب من الله ورسوله''(القرطبی ۳ /۳٦٤)

ترجمہ:اگر کسی گاؤں والوں نے سود کے حلال ہونے کیلئے کوئی اور اصطلاح اپنائی تو یہ لوگ مرتد کہلائیں گے ان کے بارے میں وہی حکم ہے جو مرتدین کا حکم ہے۔اور اگر وہ اس کو حلال نہ سمجھتے ہوں پھر بھی امام کے لئے ان کے ساتھ لڑنا جائز ہے کیا،تو نہیں دیکھتا اے مخاطب! کہ اللہ نے اس میں قتال کی اجازت دی ہے اور فرمایا''پس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ کیلئے تیار ہو جاؤ''۔

پندرہویں وجہ حکومت پاکستان ملک میں ایک طائفہ ممتنعہ ہے

حکومت پاکستان ملک میں ایک طائفہ ممتنعہ ہے جو کہ نہ خود شریعت پر عمل کرتی ہے اور نہ کسی کو شریعت کی تنفیذ کیلئے چھوڑتی ہے اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے حدود میں سے ایک حد پر بھی عمل ہو جائے،امام ابن العربی المالکیؒ نے اجماع نقل کیا ہے کہ ان جیسے لوگوں کے ساتھ لڑنے پر امت کا اتفاق ہے۔اور فرمایا''فقد اتفقت الأمة ان من یفعل المعصیه یحارب کما لو اتفق اهل بلد علی العمل بالربا او علی ترك الجمعه او الجماعه (احکام القرآن ۲ /۱۳٤) ترجمہ:تحقیق امت کا اس بات پر اتفاق ہے جس کسی نے بھی اس جیسا گناہ کیا تو اس سے لڑا جائے گا جیسا کہ کسی شہر والوں نے سود کے حلال ہونے یا جمعہ اور جماعت کے چھوڑنے پر اتفاق کیا۔

اور حکومت پاکستان ان جیسے گناہوں کے لئے لڑتی ہے فحاشی اور بے حیائی کے عام ہونے کے لئے،سود کے عام ہونے اور شرعی پردہ اٹھ جانے کے مسئلہ میں یہودیوں کی طرح لڑتی ہے تا کہ سود عام ہو جائے اور عورتیں شرعی پردہ

چھوڑ دیں، اسلامی قوانین پر پابندی لگاتی ہے اوراس کی تنفیذ چاہنے والوں سے لڑتی ہے اور یہ اوران جیسے دوسرے اعمال کی وجہ سے حکومت پاکستان بالاتفاق مرتد ہے جیسا کہ ابن العربی کا قول ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں"و کل طائفة ممتنعة عن شر يعة من شرائع الاسلام الظاهرةالمعلومة يجب قتالهاولو تشهدوامثل ان لا يصلوا اولايز كوااولا يصوموا اولا يحجو االبيت او قالو انفعل هذاولا ندع الخمر ولا الزناو لا الربا او الفواحش اولانجاهد او لا نضرب الجزية على اهل الذمة او نحو ذلك قوتلواحتٰى يكون الدين كله لله "(مختصر الفتاوٰى المصرية ۱ /۱٦٧) ترجمہ: ہرگروہ جو اسلام کے کھلم کھلا ظاہری احکام میں سے کسی حکم سے انکار کرے تو اس سے لڑنا واجب ہے اگر چہ وہ کلمہ شہادت کی گواہی دے مثلاً وہ نماز نہ پڑھیں یا زکوٰۃ نہ دیں یا روزے نہ رکھیں یا بیت اللہ کا حج نہ کریں اور یا وہ کہیں کہ ہم یہ اعمال کریں گے لیکن شراب نوشی ،زنا ،سود اور بے حیائی نہیں چھوڑیں گے یا ہم جہاد نہیں کریں گے یا اہل ذمہ پر جزیہ (ٹیکس) نہیں لگائیں وغیرہ تو ان سے لڑا جائے گا یہاں تک کہ دین پورے کا پورا اللہ کے لئے ہو جائے۔

اور دوسری جگہ فرمایا"كل طائفة خرجت عن شرائع الاسلام الظاهة المتواترةفانهاواجب قتالها باتفاق المسلمين وان تكلمت بالشهادتين فاذااقروابالشهادتين وامتنعواعن الصلوٰة الخمس وجب قتالهم حتٰى يصلو اوان امتنعواعن الزكوٰةوجب قتالهاحتٰى يؤدو الزكوٰة و كذٰلك ان امتنعو اعن الصيام فى شهررمضان او حج البيت العتيق و كذلك ان امتنعو اعن الحكم فى دمآء والاموال والاعراض والابضاع ونحو ها بحكم الكتاب والسنت فكذٰلك ان امتنعو اعن الامر باالمعروف والنهى عن المعروف وجهاد الكفار الى ان يسلمو اويؤدوا الجزيةعن يدِ وهم صاغرون ـ (مختصر الفتاوٰى المصريه ۱ /۱٦٨) ترجمہ: ہر وہ گروہ جو اسلام کے شرائع ظاہرہ متواترہ سے نکل جائے تو اس کے خلاف بھی مسلمانوں کے اتفاق سے لڑنا واجب ہے، اگر چہ وہ شہادتین کا اقراری بھی ہو، اگر وہ شہادتین کا اقرار کرتا ہو مگر پانچ نمازوں کا انکار کردیں تو اس کے خلاف بھی قتال واجب ہے حتٰی کہ نماز پڑھنا شروع کردیں اگر زکوٰۃ سے انکار کردیں تو ان کے خلاف بھی لڑنا واجب ہے، یہاں تک کہ زکوٰۃ دینا شروع کر دیں۔ اسی طرح رمضان کے روزے چھوڑ دیں یا حج چھوڑ دیں تو بھی لڑنا واجب ہے۔ اسی طرح وہ فواحش کی حرمت کا انکار کردیں یا زنا جوا اور شراب وغیرہ کی حرمت کا

انکار کردیں یا ان احکامات کا انکار کردیں جو خون، مال عزت وغیرہ سے متعلق ہے اسی طرح اگر وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے انکار کردیں یا جہاد فی سبیل اللہ سے انکار کردیں یا کفار کے خلاف جزیہ (ٹیکس) لگانے سے انکار کردیں کہ مسلمان ہوجائے اور اپنے ہاتھ سے ذلت کی حالت میں جزیہ ادا کردیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے اس قول سے معلوم ہوا کہ پاکستان کی حکومت، فوج اور آئی ایس آئی وغیرہ ایک طائفہ ممتنعہ ہے جو اپنی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ ظاہرہ متواترہ شرائع اسلام پر نہ خود عمل پیرا ہے اور اس کیلئے کسی کو اجازت دیتی ہے نہ خوشی سے اور نہ زور سے اس کی تنفیذ چاہتے ہیں۔ بلکہ اس جیسے لوگوں کے خلاف لڑتے ہیں اور پھر میڈیا پر کہتے ہیں کہ قانون (کفر) نافذ کرنے والے ادارے نے ایسا اور ایسا کیا، اور یہ ہر کسی کو معلوم ہے کہ پاکستان کا آئین کفر کا آئین ہے جس پر وہ اپنی زندگی کے تمام فیصلے چاہے مال کے متعلق ہو یا اعراض کے متعلق ہو کرتے ہیں اور صرف یہ نہیں کہ پاکستان کی ظالم حکومت لوگوں کو شریعت کی تنفیذ سے منع کرتے ہے بلکہ مسلمانوں کو اس کفری قانون'' آئین پاکستان'' پر مجبور کرتی ہے کہ اس قانون کے مطابق اپنے فیصلے حل کریں گے جو کوئی نہ مانے یا وہاں تحاکم لیجانے سے انکار کرے تو یہ حکومت فوراً کہتی ہے'' کہ یہ حکومت کی رٹ کو چیلنج کرتے ہیں'' تو پھر اسے سخت سے سخت سزاء (سزائے موت یا عمر قید) دی جاتی ہے۔

آپ ابوبکرؓ کا مانعینِ زکوٰۃ کے خلاف لڑنے پر سوچ کریں کہ وہ لوگ اسلام کے مقرین تھے اور اسلامی احکام کے ظاہراً باطناً ملتزم تھے صرف ایک حکم (زکوٰۃ) دینے سے مانع تھے۔ اور آیت میں تاویل کرتے تھے، تو منکرین نہیں تھے بلکہ مانعین تھے تو ابوبکرؓ نے انکا یہ عذر اور عمل دوسرے اسلامی احکام پر عمل کرنے کی وجہ سے قبول نہیں کیا؛ بلکہ شمشیر بے نیام سے ان پر حملہ کیا اور انکی گردنوں کو مارا، انکی عورتوں اور بچوں کو غلام بنایا اور ان کے اموال کو مال غنیمت سمجھ کر بیت المال میں ڈالا، تو کیا اس واقعے کے مطابق حکومتِ پاکستان کی فوج، پولیس اور دوسرے سرکاری اہل کار کی عورتیں لونڈیاں نہیں ہونگیں اور ان کے اموال مال غنیمت نہیں ہوگا اور یہ تب تک ہوگا کہ ہم مانے کہ پاکستان کی حکومت دوسرے شرعی احکام کی پابند ہے اور یہ تو سرے سے اسلام مانتے ہی نہیں اور نہ انہوں نے کما حقہ اسلام کو قبول کیا ہے جس کی تفصیل پہلی وجہ میں گزری ہے۔

(جاری ہے)

نواقص الاسلام (اسلام کی عمارت کو ڈھا دینے والے دس امور)

(مولانا گل محمد صاحب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم : الحمد اللہ رب العالمین و الصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ....امابعد ....

دین کی بنیاد ایمان اور صحیح عقیدہ پر ہے، جس کا عقیدہ صحیح ہو اس کا عمل بھی صحیح ہوگا اور اللہ تعالیٰ کو قبول بھی، اور جس کا عقیدہ اور نظریہ صحیح نہ ہو تو اس کا عمل بھی صحیح نہیں ہوتا، اور اللہ وسبحانہ وتعالیٰ کو قبول بھی نہیں ہوتا، اسی صحیح عقیدے کی خرابی کیلئے کچھ نواقض یعنی توڑنے والی چیزیں بھی ہیں جس سے یہ عقیدہ برباد ہوتا ہے۔ جس طرح وضوء، نماز، روزہ اور حج وغیرہ کیلئے نواقض ہیں، جیسا کہ وضوء کے بعد پیشاپ وغیرہ کرنا، نماز میں باتیں وغیرہ کرنا، روزہ میں دن کے وقت کھانا پینا اور حج میں وقوف عرفات سے پہلے بیوی سے ہم بستر ہونا وغیرہ سے یہ احکام ٹوٹ جاتے ہیں، بالکل اسی طرح ایمان بھی چند چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہیں جس کو نواقض ایمان یا نواقض اسلام کہتے ہیں۔

بہت لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایمان سے خارج ہو چکے ہوتے ہیں اور پھر بھی وہ اپنے آپ پر مومن کامل کا خیال کرتے ہیں۔ مجھ سے کسی نے پوچھا کہ مولوی صاحب! کیا تیمّم پاخانہ کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ تو میں نے مسکراتے ہوئے ساتھیوں کو کہا کہ اسکو تیمّم اتنی مضبوط چیز نظر آرہی ہے کہ پاخانہ کرنے سے بھی نہیں ٹوٹتا۔ تو بعض لوگوں کے ایمان کی بھی یہی مثال ہے کہ وہ کئی وجوہات سے ٹوٹ چکا ہوتا ہے اور پھر بھی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے۔ جیسا کہ پیشاب کرنے کے بعد کوئی اپنے آپ کو باوضو سمجھتا ہے۔ ایسے لوگ خصوصا ہمارے اس دور میں بہت زیادہ ہیں کہ جس میں کفر، شرک اور ارتداد کا سیلاب بہہ رہا ہے۔

اسی وجہ سے شیخ محمد بن عبدالوہابؒ فرماتے ہیں کہ ’’کبھی ایک آدمی سو طریقوں سے کافر ہو گیا ہوگا یعنی ایک وجہ سے نہیں بلکہ کئی وجوہ سے کافر ہو گیا ہوگا۔ (کمافی شرح نواقض الاسلام للشیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن ص ۱۵) اس وجہ سے ایمان کے نواقض (ایمان کی عمارت کو ڈھا دینے والے امور) کا پہچاننا بہت ضروری ہے۔ بعض علماء کرام تو باقاعدہ یہ وصیت فرماتے تھے کہ نواقض ایمان پڑھو اور سیکھو تاکہ ایمان اور کفر کو پہچانو، جیسا کہ حذیفہ بن

الیمانؓ سے روایت ہے کہ ''لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے کاموں کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں شر کے کاموں کے بارے میں پوچھتا تھا کہ اس سے اپنے آپ کو بچاؤں ،تو نواقض ایمان کا پہچاننا بہت ضروری ہے ،تا کہ اس سے اپنے آپ کو بچایا جائے ۔علماء کرام نے عقیدے کی کتابوں میں وہ اسباب اور اعمال ذکر کئے ہیں جس سے ایمان ٹوٹ جاتا ہے اور فقہ کی کتابوں میں بہت اہتمام کے ساتھ باب حکم المرتدین میں اس کے مسائل اور احکام ذکر کئے ہیں ،اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے کفر کے راستوں کی وضاحت ہو جاتی ہے ،جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: وَكَذلِكَ نفَصِّلُ الآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ(سورۃ الانعام ۵۵) ترجمہ:اور اسی طرح ہم اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں (تا کہ تم لوگ ان پر عمل کرو) اور اس لئے کہ گنہگاروں کا رستہ ظاہر ہو جائے ۔اور مجرموں کا راستہ اللہ تعالیٰ اس لئے واضح کرتا ہے کہ اسلام اور کفر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائے ،اور مسلمان صحیح راستہ پہچانے اور بصیرت کے ساتھ اپنے دین پر چلے ،اور اگر کوئی غلط راستہ کو نہ پہچانے تو ہوسکتا ہے کہ وہ اس غلط راہ پر چلنے لگے ۔مثلاً کوئی کفر وارتداد کو نہیں پہچانتا تو ہوسکتا ہے کہ وہ کافر یا مرتد ہو جائے ،اسی وجہ سے عمرؓ بن الخطاب فرماتے ہیں ”یوشك انتنقض عرى الاسلام عروة عروة اذا نشأ فى الاسلام من لا يعرف الجاهلية “ (بحواله المفصل فى شرح الحديث من بدل دينه فا قتلو ۷۹۵) ترجمہ:قریب ہے کہ اسلام کا حلقہ ایک ایک کڑی ہو کر ٹوٹ جائے جب اسلام میں ایسا شخص پیدا ہو جائے جو جاہلیت کو نہیں پہچانتا۔

قرآن وحدیث میں جگہ جگہ نواقض ایمان بیان ہوئے ہیں فقہ کی کتابوں میں بھی حکم المرتد اور احکام المرتدین کے ابواب ہیں اور بعض علماء نے تو اس مسئلہ پر مستقل کتابیں لکھی ہیں جیسا کہ شیخ محمد بن عبدالوہابؒ نے اس پر مستقل رسالہ (نواقض الاسلام) لکھا ہے ۔اور یہ نواقض بعض علماء نے زیادہ ذکر کئے ہیں اور بعض نے کم حتٰی کہ بعض علماء نے چار سو تک پہنچائے ہیں اور بعض نے نوے ذکر کئے ہیں اور شیخ محمد بن عبدالوہابؒ نے دس ذکر کئے ہیں کیونکہ یہ اہم نواقض ہیں اور بہت خطرناک ہیں اور اکثر یہی نواقض پائے جاتے ہیں ۔اور زیادہ نواقض انہی دس میں داخل ہیں تو ہم بھی اسی طریقے سے ذکر کرتے ہیں جس سے محمد بن عبدالوہابؒ نے ذکر کئے ہیں ۔

ناقض کا معنی

نواقض ناقض کی جمع ہے اور ناقض کا معنی ہے توڑنے والا ، باطل کرنے والا یعنی جب کسی مسلمان میں یہ پایا جائے تو

اس کا اسلام ختم ہو کر کفر میں داخل ہوجاتا ہے۔اور اس کا مال وخون مسلمانوں کے لئے حلال ہوجاتا ہے اس کی بیوی اس پر طلاق ہوجاتی ہے اس پر نماز جنازہ نہیں ہے اور مسلمانوں کے مقبرہ میں نہیں دفنایا جائے گا۔

پہلا ناقض (ایمان کی عمارت کو ڈھادینے والا پہلا کام)

پہلا ناقض ایمان کا وہ شرک ہے اور شرک کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ربوبیت یا الوہیت یا اسماء اور صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا اور شرک فی الالوہیت بنسبت شرک فی الربوبیت اور شرک فی الأسماء وصفات بہت عام ہے (کمافی الایمان حقیقتہ ،خوارمه و نواقضه عند أهل السنة ۱۰۹ و کذا فی شرح نواقض الاسلام للسعد ۳) اور پچھلی امتوں اور اس امت کے اکثر لوگ شرک فی الالوہیت میں مبتلا تھے کیونکہ وہ اللہ کے ربوبیت سے انکار نہیں کرتے تھے، وہ یہ اقرار کرتے تھے کہ اللہ رب ہے، خالق ہے رازق ہے، موت اور حیات اس کے ہاتھ میں ہے، وہ شرک فی الاالوہیت میں مبتلا تھے اور عبادت کے کچھ اقسام غیر اللہ کے لئے کرتے تھے (الایمان حقیقه وخوارمه ۱۳۵)

شرک کی اقسام

شیخ عبدالوہاب نے اس کی مثال یوں ذکر کی ہے کہ غیر اللہ کے لئے ذبح کرے یعنی ایک ولی یا ایک قبر کے نام پر آدمی جانور ذبح کرے، یا اللہ کے ماسوا دوسروں سے مدد طلب کرے، یا اللہ کے سوا کسی اور کے لئے رکوع یا سجدہ کرے، یا کسی ولی کے قبر سے طواف کرے، اور اسی سے اپنے آپ کو اس ولی کے قریب کرنا چاہتا ہے، یا اس کا یہ عقیدہ ہو کہ دنیا قطبان اور ابدال کے ہاتھوں میں ہے، یا اولیاء کرام کے بارے میں اس کا یہ عقیدہ ہو کہ وہ کسی کو نفع یا نقصان دے سکتے ہیں جیسا کہ اولاد دینا مالداری اور صحت وغیرہ دینا۔یا اللہ کے حکم کے مقابلہ میں مولویوں اور پیروں کی بات ماننا یا کسی کے بارے میں یہ عقیدہ ہو کہ اس کے لئے نظام اور قانون بنانے کا حق ہے، یا کسی کے بارے میں یہ عقیدہ ہو کہ فلاں ولی غیب دان ہے، غیب جانتا ہے یا میرے حال سے باخبر ہے وغیرہ۔

دوسرا ناقض (ایمان کی عمارت کو ڈھادینے والا دوسرا کام)

اپنے اور اللہ کے درمیان واسطہ بنانا' اس سے سفارش طلب کرنا یا اس پر اعتماد کرنا تو باتفاقِ امت یہ کفر ہے۔ یہ دوسرا

ناقض پہلے میں داخل ہے کیونکہ یہ شرک کی ایک قسم ہے لیکن وہ عام تھا اور یہ خاص ہے، اوراس کو اس لئے الگ ذکر کیا کہ اکثر لوگ اس قسم کے شرک میں مبتلا ہیں اوراس کا ذکر کرنا اہم ہے۔ مثلاً: کسی ولی یا قبر والے سے مدد طلب کرنا اور کہنا کہ اے فلاں میرے لئے سفارش کر، اور کبھی یہ کہنا کہ میرا تمہارے سامنے اور تمہارا اللہ کے سامنے اور یہ کہنا کہ ہم اللہ کو ڈائریک (بغیر کسی واسطہ کے) نہیں کہہ سکتے، تو ہم ان ولیوں کو کہتے ہیں اور یہ اللہ کو کہتے ہیں، جیسا کوئی بادشاہ یا وزیراعظم سے ملنا چاہتا ہے تو پہلے ممبران یا افسران کو کہتا ہے تو مشرکین بھی اسی طرح کہتے تھے (ھؤ لاء شفعآ ئنا عندالله، سورۃ یونس ۱۸) یعنی یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں، اور شیخ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ مشبھہ تھے کہ خالق کی تشبیہ مخلوق سے دیتے تھے مجموع الفتاویٰ ص۱۶۲۔ اس لئے اللہ نے اس قسم کے لوگوں پر رد کیا اور فرمایا "فلا تضربوا الله الامثال" یعنی اللہ کے لئے مثالیں مت بیان کرو، لیس کمثله شيئا اوراس کا کوئی مثل نہیں، ولم یکن لہ کفوا احد اوراس کا کوئی ہم سر نہیں مخلوق ناخبر ہوتی ہے اور ہر چیز پر قدرت نہیں رکھتی، اور خالق ہر چیز سے باخبر ہوتا ہے، اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

تیسرا ناقض (ایمان کی عمارت کو ڈھادینے والا تیسرا کام)

مشرک کو کافر نہ کہنا، یا اس کے کفر میں شک کرنا، یا اس کے مذہب کو صحیح سمجھنا کفر ہے مشرکین سے مراد سارے کفار ہیں، چاہئے یہود ہو عیسائی (انصاریٰ) ہو یا ہندو (بد پرست) ہو یا مرتدین ہو یا شیعہ اور قادیانی ہو، یہ عقیدہ رکھنا فرض ہے کہ وہ لوگ کافر ہے، اب اگر کوئی یہ کہے کہ یہ لوگ کافر نہیں ہے، تو یہ شخص خود کافر ہوا، یا کوئی ان کے کفر میں شک کرے مثلاً یوں کہے کہ مجھے پتہ نہیں کہ یہ لوگ کافر ہیں، کیونکہ ان پر آسمانی کتابیں نازل ہوئی ہیں، یہود پر تورات، عیسائیوں پر انجیل اور مسلمانوں پر قرآن نازل ہوا ہے، تو یہ شخص بھی کافر ہوا ہے، یا اس کے مذہب کو صحیح سمجھے، مثلاً کوئی یہ کہے کہ یہود کا مذہب بھی صحیح ہے، نصاریٰ کا مذہب بھی صحیح ہے، یا کوئی یہ کہے کہ ہر کسی کو آزادی ہے یہ جمہوریت ہے، ہر کسی کی اپنی پسند ہے کہ یہودی بننا چاہتے ہے یا کوئی عیسائی بننا چاہتے ہیں یا مسلمان رہنا پسند کرتا ہے اور کبھی کہتا ہے کہ ہم تمام ادیان اور مذاہب کا احترام کرتے ہیں اور یہ تمام مذاہب جائز ہیں تو یہ شخص بھی کافر ہے۔

یا ہمارے اس دور میں ایک آدمی مرتد ہوا امریکہ کا اتحادی اور ساتھی ہوا، ان کے ساتھ مجاہدین کے خلاف مختلف طریقوں سے تعاون کرتا رہا، پھر بھی ایک آدمی اس کو کافر و مرتد نہیں کہتا تو وہ شخص خود کافر ہو جاتا ہے۔

دلائل: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے " فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا" ترجمہ: جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور اللہ پر ایمان لائے اُس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں (سورۃ البقرۃ ۲۵۶)

اس آیت میں ایمان کے شرائط ذکر ہوئی ہیں، اول یہ کہ طاغوت سے انکار کرنا، اور دوسرا یہ کہ اللہ پر ایمان لانا، اب جو شخص مشرکین کو کافر نہ سمجھے یا ان کے کفر میں شک کرتا ہے یا ان کے مذہب کو صحیح تصور کرتا ہے تو اس نے کفر بالطاغوت نہیں کیا؛ کیونکہ کفر بالطاغوت اس کو کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا ہر معبود سے جدائی اختیار کرے اور اللہ کے سوا ہر چیز کی عبادت سے بائیکاٹ کرے اور دل میں اس سے نفرت کرے اس معبود کی عبادت سے بغض اور دشمنی کرے اور جو کوئی اور اس معبود کی عبادت کرتا ہو اس سے بھی بائیکاٹ (قطع تعلق) کرے اور اس کے ساتھ بغض اور دشمنی کرے تو ہر کافر سے دل میں بغض اور دشمنی رکھنا فرض ہے، اور جب یہ دونوں چیزیں جمع ہو جائیں، کفر بالطاغوت اور ایمان باللہ، تب آدمی موحد اور مومن بن جاتا ہے اور لا الہٰ الا اللہ کا معنیٰ بھی یہ ہے کہ لا الہٰ کفر بالطاغوت اور الا اللہ ایمان باللہ، اور اس میں نفی اور اثبات دونوں ہیں اسی طرح اس میں تخلیہ (خالی کرنا) اور تحلیہ (خوبصورت اور مزین کرنا) دونوں جمع ہیں اور تخلیہ یعنی غیر اللہ کی عبادت سے نفی کرنا اور پھر تحلیہ یعنی خاص اللہ کی عبادت کرنا۔

اب اگر کوئی شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے، اس کی عبادت کرتا ہے لیکن کفر بالطاغوت نہیں کرتا یعنی غیر اللہ کی عبادت سے انکار نہیں کرتا تو یہ موحد نہیں ہے، اس وقت میں صحیح موحدین مجاہدین ہی ہیں، کیونکہ مجاہدین ایک طرف اللہ پر ایمان رکھتے ہیں تو دوسری طرف طاغوت سے بائیکاٹ اور جنگ کرتے ہیں، اور مجاہدین کے سوا اکثر لوگ ایسے ہیں کہ وہ اگر ایمان باللہ رکھتے بھی ہیں لیکن کفر بالطاغوت نہیں کرتے۔

دوسری دلیل: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے " إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ" ترجمہ: جو لوگ کافر ہیں (یعنی) اہلِ کتاب اور مشرک وہ دوزخ کی آگ میں پڑیں گے (اور) ہمیشہ اس میں رہیں گے یہ لوگ سب مخلوق سے بدتر ہیں۔ (سورۃ البینۃ ۶) تو اس آیت میں اللہ نے ان کو کافر اور جہنمی فرمایا ہے، اور آپ کہتے ہیں کہ وہ کافر نہیں ہے تو یہ اللہ کے کلام کو جھوٹ کی نسبت کرنا ہے جو کہ کفر ہے۔

تیسری دلیل:

اللہ کا فرمان ہے: ''لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ'' ترجمہ: جولوگ اس بات کے قائل ہیں کہ عیسیٰ بن مریم، اللہ ہیں، وہ بیشک کافر ہیں۔ اس آیت میں اللہ کا فرمان ہے کہ وہ عیسائی (نصاریٰ) یقینی کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تو عیسیٰ علیہ السلام ہے، اور تو کہتا ہے کہ کافر نہیں ہے۔

چھوتی دلیل:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَاؤُا مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَداً حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ ''(سورة الممتحنة ٤) ترجمہ: تمہیں ابراہیم اوران کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اوران (بتوں) سے جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو بے تعلق ہیں (اور) تمہارے (معبودوں کے کبھی) قائل نہیں (ہوسکتے) اور جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلی عداوت اور دشمنی رہے گی۔ اس آیت میں ابراہیم علیہ السلام مشرکین اوران کے معبود باطلہ سے بائیکاٹ کا اعلان کرتے ہیں ،اوران سے بغض اور دشمنی کا اعلان کرتے ہیں تو معلوم ہوا کہ ایمان اور توحید کے ساتھ کافروں سے دشمنی اعلان اور بائیکاٹ کرنا ضروری ہے تو ہر قسم کے کافر کے ساتھ دشمنی اوراسے کافر سمجھنا ضروری ہے۔

پانچویں دلیل:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جس نے یہ کلمہ پڑھا اور اللہ کے سوا جس کی عبادت کی جاتی ہے اس سے انکار کیا تو اس کا مال اور خون ہم پر حرام ہوئے اس کا حساب اللہ پر ہے۔(رواہ مسلم) تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان باللہ کے ساتھ اللہ کے سوا جس کی عبادت کی جاتی ہے اس سے انکار کرنا ضروری ہے جب تک ایمان باللہ کے ساتھ اللہ کے سوا دوسرے معبودین سے انکار نہ کیا جائے اس وقت تک کسی انسان کا مال اور خون محفوظ نہیں ہوسکتا۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ کا قول: اس لئے ہم ہر اس شخص کو کفر کی نسبت کرتے ہیں جو شریعتِ اسلامی کے بغیر فیصلے کرتا ہے یا اس میں توقف اور شک کرتا ہے یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھتا ہے، اگر چہ وہ اس عقیدہ کے ساتھ اسلام ظاہر کرتا ہے اور مذہب اسلام کے علاوہ تمام مذاہب کے بطلان کا عقیدہ بھی رکھتا ہے، پس وہ شخص کافر ہے۔(الشفاء للقاضی عیاض ؒ ۱/۱۰۷۱)

فائدہ:

پچھلی بحث سے معلوم ہوا کہ اس ناقض کا پہچاننا اور اس پر عمل کرنا بہت ضروری ہے، کیونکہ بہت سارے لوگ اس میں گمراہ ہوتے ہیں۔ بہت ایسے لوگ ہے کہ وہ حریۃ الادیان، وحدۃ الادیان اور تقارب الادیان کے نام پر تحریکیں چلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر کسی کو آزادی ہے اور یہ سب ایک جیسے ادیان ہیں اور ان ادیان اور مذاہب کے درمیان کوئی خاص فاصلہ نہیں ہیں اور یہ سب حق ہیں، اسلام اور باقی ادیان کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہے۔

اور جو کوئی ان نواقض کو بیان کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ تشدد کرتے ہیں، اقوام اور مذاہب کے درمیان دشمنی پیدا کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ایسی باتیں کرنا صراحۃً کفر اور ارتداد ہے، اسلام اور کفر کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے، اسلام اور کفر کے درمیان ہمیشہ کے لئے بائیکاٹ اور دشمنی ہے اور رہے گی۔

مسئلہ (۱)

اس مسئلہ کی وجہ سے کافر دو قسم پر ہیں ایک قسم کافر وہ ہیں جن کے کفر میں کسی کو شک اور اختلاف نہیں جیسے یہود، نصاریٰ، ہندو، قادیانی اور شیعہ وغیرہ، یہاں اس قسم کے کافر مراد ہیں کہ انہیں کوئی کافر نہ کہے یا ان کے کفر میں شک کرے تو وہ کافر ہے دوسری قسم وہ کافر ہیں جن کے کفر میں اختلاف ہے، کہ کیا وہ کافر ہیں یا مسلمان؟ جیسا کہ کوئی نماز پڑھنا چھوڑ دے تو بعض علماء کے نزدیک تارک الصلوۃ کافر ہے جبکہ بعض علماء کے نزدیک کافر نہیں ہے، یہاں اس قسم کے کافر مراد نہیں ہے کہ ایک آدمی یہ کہے کہ نماز چھوڑنے والا کافر نہیں ہے تو اس پر وہ کافر نہیں ہوتا۔ یا ایک آدمی ہے جو کلمہ پڑھتا ہے، نماز اور روزہ رکھتا ہے اور مُردوں سے مدد بھی طلب کرتا ہے تو اس قسم کے لوگ دو قسم پر ہیں، ایک قسم وہ ہے جو عالم ہے اور باوجود علم کے مُردوں سے مدد طلب کرتا ہے تو یہ شخص یقینی کافر ہے، اس کفر میں شک کرنا کفر ہے دوسری قسم وہ لوگ ہیں جو جاہل ہیں تو ان کے حکم میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک وہ شخص کافر ہے جبکہ بعض علماء کے نزدیک وہ کافر نہیں ہے، جب تک اس پر حجت قائم نہ ہو جائے تو اس قسم کے لوگوں کو اگر کوئی کافر نہ کہے تو اس نہ کہنے سے کافر نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ (۲) پہلے ذکر ہوا کہ کوئی کسی کافر کے مذہب کو صحیح سمجھتا ہے تو وہ کافر ہے اب جو کوئی کافروں کی صفت کرتا ہے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

جواب : کافروں کی صفت کرنا تین قسم پر ہیں ،ایک یہ کہ ایک آدمی کافروں کی مطلقاً صفت کرتا ہے ،اوران کے مذہب ،قول اور عمل کو صحیح سمجھتا ہے تو یہ بلا شک کفراور ارتداد ہے کیونکہ ان کے ساتھ موالات ہیں اوران کے مذہب کی تصحیح ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جو ان کی ایسی تعریف کرے کہ اس میں کافروں کی تعظیم کی جاتی ہے، مثلاً انہیں ماسٹر، رئیس یا سید یا سر کہا جائے ،تو یہ موالات کی ایک قسم ہے اور گناہ کبیرہ ہے لیکن کفر نہیں ہے جیسا کہ حدیث میں ہے "لا تقولوا للمنافق سید فانه ان یك سیدافقداسخطتم ربكم عزو جل" یعنی منافق کو سید مت کہو کیونکہ اگر وہ تمہارا سید بنا تو تم نے اپنے رب کو غصہ کیا۔

تیسری قسم وہ ہے کہ ایک کافر میں صفات حسنہ موجود ہیں :مثلاً شجاعت، سخاوت اور صداقت وغیرہ اور کوئی ان صفات سے اس کی صفت کرے تو اس قسم کی صفت بیان کرنا جائز ہے اس میں گناہ نہیں ہے جیسا کہ لوگ سخاوت کے ساتھ حاتم طائی کی صفت کرتے ہیں ،اور عنترہ بن شداد کی شجاعت کے ساتھ صفت کرتے ہیں حالانکہ یہ دونوں جاہلیت کے دور کے مشرک تھے تو اس میں گناہ نہیں ہے۔

چوتھا ناقضِ ایمان (ایمان کی عمارت کو ڈھا دینے والا چوتھا امر)

جس کا یہ عقیدہ ہو کہ محمد ﷺ کے طریقے سے کسی اور کا طریقہ زیادہ کامل اور بہتر ہے یا کسی اور کا فیصلہ محمد ﷺ کے فیصلے سے زیادہ اچھا اور احسن ہے جیسا کہ کوئی طاغوتیوں کا فیصلہ آپ ﷺ کے فیصلے سے بہتر سمجھتا ہے تو یہ شخص بلا شک وشبہ کافر ہے۔

حاصل یہ کہ آپ ﷺ کی شریعت سے کسی اور قانون کو بہتر سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قانون زیادہ بہتر ہے یا اس میں زیادہ فائدہ ہے یا اس سے زیادہ امن آتا ہے، یا اس وقت کے ساتھ زیادہ مناسب ہے تو یہ شخص باتفاق المسلمین کافر ہے اگر چہ یہ شخص خود فیصلہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ پر کرتا ہے ، پھر چاہے دوسرا قانون آسمانی شریعت ہو جیسا کہ یہودیت اور نصرانیت یا آسمانی نہ ہو بلکہ لوگوں نے خود ساختہ بنایا ہو ،جیسا کہ آج کل لوگوں نے خود ساختہ قوانین (سیکولرزم، پیپلزازم نیشنل ازم وغیرہ) بنائے ہیں ، یا علاقائی رسم رواج جیسا دودمہمند ایجنسی میں تڑہ باجوڑ ایجنسی میں اور تیگہ خیبرایجنسی وغیرہ مختلف رواج پائے جاتے ہیں۔

مختلف صورتیں:

اس مسئلہ میں کئی صورتیں ہیں کہ جس سے حکم مختلف ہوجاتا ہے اور یہ کہ وہ شخص یہ دوسرا قانون یا طریقہ یا رسم وفیصلہ آپ ﷺ کے فیصلے سے بہتر سمجھتا ہے۔ دوم یہ کہ آپ ﷺ کے فیصلہ کے برابر سمجھتا ہے۔ سوم یہ کہ اس کا عقیدہ ہو کہ آپ ﷺ کا طریقہ اور قانون بہتر ہے لیکن دوسرے نظام یا قانون سے فیصلہ کرنا یا اس کے پاس فیصلہ لیجانا بھی جائز ہے تو ان تمام صورتوں میں وہ کافر ہوجاتا ہے، اگر چہ وہ خود فیصلہ قرآن وسنت سے کرتا ہے، کیونکہ دوسرے قانون پر فیصلہ کرنا حرام ہے اور اس نے جائز سمجھا اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی کہے کہ زنا اور سود حلال ہے تو یہ شخص کافر ہے اگر چہ وہ خود زنا اور سود نہ کرے۔ چھوتی صورت یہ کہ کوئی شخص قانون غیر اللہ سے فیصلہ کرے اور اس کا یہ عقیدہ ہو کہ اس قانون پر فیصلہ کرنا گناہ اور کفر ہے تو یہ شخص گناہ کبیرہ کے ساتھ گنہگار ہے لیکن کافر نہیں ہے۔

جیسا کہ آج کل نام نہاد مسلمانوں نے اپنی طرف سے رسمیں، رواجیں اور علاقائی قوانین بنائے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے اس علاقے یا قوم کا رسم ورواج ہے یا خود ساختہ قوانین بنا کر اس پر فیصلے کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ اگر لڑکا اور لڑکی خوشی سے زنا کریں تو ان پر حد (کوڑے مارنا) اور سزا نہیں ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ چور سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا بلکہ اسے مالی یا بدنی تعزیر دی جائے گی۔ کبھی کہتے ہیں کہ یہ جمہوریت ہے جس میں کسی کو عقیدے اور نظریئے کی آزادی ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ مرتد کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ اس سے توبہ طلب کیا جائے گا۔ اور کبھی کہتے ہیں کہ اگر ہم شریعت اور اسلامی قوانین پر عمل کریں تو ہم ترقی کی راہ میں دوسری اقوام (یہود ونصاریٰ) وغیرہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں تو یہ سب کے سب کفر وارتداد ہے اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔

دلائل:

(۱) آپ ﷺ کے طریقہ کے مقابلے میں دوسرا طریقہ یا قانون ماننا کفر ہے، وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ہر بات اللہ نے جبریلؑ کے واسطے سے نازل فرمائی ہے، اپنے آپ سے کوئی قانون وطریقہ نہیں بنایا ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: "وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى" ترجمہ: اور وہ اپنی خواہشات کی بناء پر بات نہیں کہتے۔ یہ (قرآن) تو حکم الٰہی ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے (سورۃ النجم ۳،٤)۔

(۲) آپ ﷺ کی شریعت کامل ہے اس میں نقصان وکمی نہیں ہے اور اللہ نے اسے پسند کیا ہے اللہ کا فرمان ہے"

الْیَومَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الإِسْلاَمَ دِیْناً"(سورۃ المائدہ۳) **ترجمہ: آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا۔**

(۳) اللہ کے قانون کے علاوہ اللہ کو کوئی اور قانون منظور نہیں ہے: اللہ کا فرمان ہے "وَمَن یَبْتَغِ غَیْرَ الإِسْلاَمِ دِیْناً فَلَن یُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ"
(سورۃ عمران ۸۵) **ترجمہ: اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔**

(۴) قانون غیر اللہ پر فیصلہ کرنا منافق کی صفت ہے اللہ کا فرمان ہے: أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِیْنَ یَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُواْ بِمَا أُنزِلَ إِلَیْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ یُرِیْدُونَ أَن یَتَحَاكَمُواْ إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُواْ أَن یَكْفُرُواْ بِهِ وَیُرِیْدُ الشَّیْطَانُ أَن یُضِلَّهُمْ ضَلاَلاً بَعِیْدا(سورۃ النساء ۶۰) **ترجمہ: کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں اُن سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ ایک سرکش کے پاس لیجا کر فیصلہ کرائیں حالانکہ اُن کو حکم دیا گیا تھا کہ اُس سے اعتقاد نہ رکھیں اور شیطان (تو یہ) چاہتا ہے کہ اُن کو بہکا کر راستے سے دُور ڈال دے۔ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ "طاغوت ہر وہ چیز ہے جو قرآن وحدیث کے علاوہ ہے۔**

فائدہ:

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن وحدیث کے علاوہ دوسرے قانون پر فیصلہ کرنا منافق کی صفت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان پر فرض ہے کہ کفر بالطاغوت کرے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ طاغوت غیر شرعی حاکم کو کہا جاتا ہے، جیسا کہ یہاں طاغوت سے مراد کعب بن اشرف ہے، یہ یہود کا عالم اور رئیس تھا لیکن اس کا فیصلہ قرآن وحدیث پر نہیں تھا تو اس وجہ سے اللہ نے طاغوت کہا اور وہ لوگ طاغوتی ہیں جو قرآن وحدیث پر فیصلہ نہیں کرتے اور اللہ کا فرمان ہے "فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ یُؤْمِنُونَ حَتَّىَ یُحَكِّمُوكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لاَ یَجِدُواْ فِیْ أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُواْ تَسْلِیْماً"(سورۃ النساء ۶۵) **ترجمہ: تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ**

بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اُس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اُس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے ۔یعنی دوسرے قانون پر فیصلہ کرنا اور اللہ پر ایمان لانا دونوں اکھٹے نہیں ہوسکتے ۔

فائدہ:

اس آیت میں ایمان کی صحت کے لئے تین شرائط ہیں (۱) فیصلہ آپ ﷺ کے طریقہ اور قانون پر ہوگا (۲) اس سے دل میں تنگی نہیں لائے گا اور (۳) آئندہ کے لئے بھی آپ ﷺ کے فیصلے اور قانون کے سامنے گردن جھکائیگا۔(کذا قال شیخنا المجاهد محمد طاهرؒ و کذا فی احسن الکلام)

اوراللہ کا فرمان ہے کہ قانون غیر اللہ پر فیصلہ کرنا کفر ہے ''وَمَن لَّم يَحكُم بِمَا أنزَلَ اللهُ فَأُلَئِكَ هُم الكافِرون(٤٤) اوراللہ کا فرمان ہے کہ قانون غیر اللہ پر فیصلہ کرنا ظلم ہے۔وَمَن لَّم يَحكُم بِمَا أنزَلَ اللهُ فَأُلَئِكَ هُم الظالمون(٤٥) اوراللہ کا فرمان ہے کہ دوسرے قانون پر فیصلہ کرنا فسق یعنی دین سے نکلنا ہے۔''وَمَن لَّم يَحكُم بِمَا أنزَلَ اللهُ فَأُلَئِكَ هُم الفاسقون(٤٧)۔

پانچواں ناقضِ ایمان (ایمان کی عمارت کوڈھادینے والا پانچواں امر)

جوکوئی آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین میں سے کسی چیز کو بُرا جانے اگر چہ خود اس پر عمل پیرا بھی ہوتو وہ شخص کافر ہے ،یعنی کوئی شخص دین کی ایک بات کو بُرا سمجھے تو یہ کفر ہے اگر چہ خود اس پر عمل بھی کرتا ہو لیکن یہ عمل اس کو کوئی فائدہ نہیں دیتا

مثالیں:

شریعت میں بیک وقت چار عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے اور کوئی اس کو برا سمجھے تو وہ شخص کافر ہوا اگر چہ وہ خود چار عورتوں سے نکاح بھی کرے،اس وجہ سے عورتوں کو سمجھانا چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم برا نہ سمجھے۔

مسئلہ:

اگر کوئی شریعت کی ذات کو برا نہ سمجھے بلکہ ایک حکم کو طبعاً برا سمجھتا ہے تو وہ شخص گناہگار نہیں ہوتا جیسا کوئی جہاد طبعاً برا سمجھے۔اللہ کا فرمان ہے:''كُتِبَ عَلَيكُمُ القِتَالُ وَهُوَ كُرهٌ لَّكُم وَعَسَى أَن تَكرَهُوا شَيئاً وَهُوَ خَيرٌ لَّكُم وَعَسَى أَن تُحِبُّوا شَيئاً وَهُوَ شَرٌّ لَّكُم وَاللّهُ يَعلَمُ وَأَنتُم لاَ تَعلَمُونَ ''(سورة البقرة٢١٦) ترجمہ:(مسلمانو) تم

پر (اللہ کے رستے میں) لڑنا فرض کر دیا گیا ہے وہ تمہیں ناگوار تو ہوگا مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تمہیں بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگی اور وہ تمہارے لئے مضر ہو اور (ان باتوں کو) اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ یا سردیوں میں وضوء کرنا برا سمجھے تو یہ برا سمجھنا غیر اختیاری طریقہ سے ہے اس طریقہ پر نہیں ہے کہ یہ اللہ کا حکم ہے، کیونکہ وہ یہ اقرار کرتا ہے کہ جہاد کرنا یا وضوء کرنا ثواب کا کام ہے یا کوئی عورت ایک سے زیادہ نکاحیں کرنا برا سمجھتی ہے، اس وجہ سے کہ وہ سوکن کو پسند نہیں کرتی یا شوہر انصاف نہیں کرتا تو اس میں گناہ نہیں ہے ، جب تک اللہ کا یہ حکم برا نہ سمجھتی ہو۔

دوسری مثال:

شریعت کا حکم ہے کہ چور سے ہاتھ کاٹا جائے گا اور کوئی شخص اس کو برا سمجھے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ یا شراب پینے والے جرم کے ثابت ہونے کے بعد اسّی (۸۰) کوڑے لگائے جائیں گے یا اگر کوئی شخص کسی کو قصداً قتل کرے تو اسے قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ بہر حال ہر حکم شرعی اختیاری طور پر برا سمجھنا کفر ہے اور منافقِ اعتقادی کی نشان ہے، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: ''ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ''(سورة محمد ۲۸) ترجمہ: یہ اس لئے کہ جس چیز سے اللہ ناخوش ہے یہ اس کے پیچھے چلے اور اس کی خوشنودی کو اچھا نہ سمجھے تو اس نے بھی ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔ دوسری جگہ فرمایا ''ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ''(سورة محمد ۹) ترجمہ: یہ اس لئے کہ اللہ نے جو چیز نازل فرمائی انہوں نے اس کو ناپسند کیا تو اللہ نے بھی ان کے اعمال اکارت کر دیئے۔

اس آیت میں اللہ نے ان کو کافر کہا اس وجہ سے کہ وہ اللہ کے حکموں کو برا سمجھتے تھے۔ اور اس وجہ سے ان کے کئے ہوئے اعمال بھی برباد ہوئے کہ کفر کے ساتھ عمل برباد ہو جاتا ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

موانع التکفیر یعنی کسی کو کافر کہنے سے روکنے والے اسباب

(مولانا گل محمد صاحب)

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۔اما بعد ۔

چند دن پہلے میں نے نواقض اسلام نامی ایک رسالہ لکھا جب وہ مکمل ہوا تو میں نے ارادہ کیا کہ موانع التکفیر پر بھی رسالہ لکھوں تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ کسی پر کفر کا فتویٰ لگانا آسان کام نہیں ہے۔ کیونکہ اس مسئلہ میں بہت زیادہ افراط وتفریط سے کام لیا جاتا ہے، بعض لوگ کمی کرتے ہیں ایمان کی عمارت کو ڈھا دینے والے امور میں سے کوئی ایک امر موجود ہو پھر بھی اس کو مسلمان سمجھتے ہیں اور انہیں کافر ومرتد نہیں کہتے جیسا کہ رسالہ نواقض ایمان میں شیخ محمد بن عبدالوہاب کا قول گزرا کہ بعض اوقات ایک آدمی سو طریقوں سے کافر ہو جاتا ہے ۔

بعض لوگ بہت زیادتی کرتے ہیں کہ کبھی ایک شخص شرعاً معذور ہوتا ہے، اور پھر بھی لوگ اسے کافر یا مرتد سمجھتے ہیں بعض مجاہدین بھی اسی طرح ہیں کہ وہ اس مسئلہ میں غلو اور زیادتی کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مجاہدین کے ساتھ بہت ظلم ہوا، وہ شہید اور زخمی کئے گئے، ان کے گھروں کو مسمار کر دیا گیا، کاروبار خراب ہوا، ہجرت پر مجبور کئے گئے، اور یہ قانون ہے کہ جب کوئی کسی مسئلہ میں تکالیف برداشت کرتے ہیں اور ان پر ظلم وزیادتی ہو جائے تو وہ اس مسئلہ میں تشدد اختیار کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن قیمؒ نے بعض سلف سے نقل کیا ہے کہ شیطان دو راستوں سے انسان پر حملہ کرتا ہے، اور لوگوں کو گمراہ کرتا ہے، ایک یہ کہ مسلمان تفریط اور گناہ کر دیتے ہیں۔ دوم یہ کہ جب انسان نیک ہو اور عبادت میں مشغول ہو تو اسے افراط اور غلو کا راستہ مزین کر دیتا ہے اور اسی طریقہ سے اس کے دین کو خراب کرتا ہے (اغاثة اللهفان ص ١/١١٦) لہذا اس مسئلہ میں اپنے آپ کو کمی وزیادتی سے بچانا چاہئے۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں دلیل کے ساتھ بات کرنا چاہئے اور احتیاط اختیار کرنا چاہئے کہ اپنے فہم وعقل سے کسی کو اسلام سے نہیں نکالنا چاہئے کیونکہ کسی کو اسلام سے نکالنا یا اس میں داخل کرنا دین کے اہم امور میں سے ہیں اور شیطان نے اس مسئلہ میں اکثر لوگوں کو دھوکہ میں ڈالا ہے، کہ بعض لوگ اس مسئلہ میں بہت کوتاہی اور

کمی کرتے ہیں، کہ ایک آدمی قرآن وحدیث کی روشنی میں کافر ومرتد ہوگا اور وہ اسے مسلمان سمجھے گا، اور اس طرح بعض لوگ اس مسئلہ میں زیادتی کرتے ہیں کہ ایک شخص معین کی طرف کفر کی نسبت کرتے ہیں مطلقاً قطع نظر اس بات سے کہ اس میں کفر کی شرائط موجود ہیں یا نہیں، اور کافر ہونے سے موانع منفی ہیں یا نہیں، اور بعض تو سرے سے کسی کو کافر ومرتد کہتے ہی نہیں کہ انہوں نے کفر وارتداد کا دروازہ بند کیا ہوا ہے (الموسوعۃ الجنائیۃ ۲۹۴)

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی نے اگر مسلمان کو کافر کہا تو اسے سزا دیجائی گی، ابن قدامہؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس مسئلہ میں علماء کے درمیان اختلافات معلوم نہیں اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ''اذا قال الرجل للرجل یا یھودی فاضر بوہ عشرین سوطا'' یعنی جب ایک آدمی دوسرے آدمی کو یہودی کہے تو اسے بیس کوڑے مارو۔ (ترمذی رقم الحدیث ۱۴۶۲) اس میں ابراہیم بن اسماعیل راوی ضعیف ہے لیکن ہمارے علماء کے نزدیک عمل اس حدیث پر ہے۔

ایک وجہ یہ ہے کہ دین اسلام تمام ادیان میں عدل وانصاف کا دین ہے اس میں کمی وبیشی نہیں ہے اسی طرح اہل سنت والجماعت کا عقیدہ تمام فرق عقیدوں کے درمیان عادلانہ عقیدہ ہے کہ اس میں کمی وزیادتی نہیں ہے جیسا کہ عقیدے کی کتابوں میں اس کی بحث کی گئی ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ بے جا کسی کو کفر کی طرف منسوب کرنا تکفیریوں کا عقیدہ ہے اور اس کی بنیاد خوارجوں نے رکھا تھا جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلی بدعت جو اسلام میں ظاہر ہوئی وہ خوارجوں کی بدعت ہے کہ عثمانؓ وعلیؓ اور ان کے ساتھیوں کو کافر سمجھتے ہیں اور علی کو بھی انہوں نے شہید کیا کہ عبدالرحمٰن بن ملجم نے مارا۔ یہ لوگ عبادت میں بہت کوشش کرتے تھے لیکن جاہل تھے اور اہل سنت سے الگ ہوئے تھے (مجموع الفتاویٰ ۷/۴۸۱)

تیسری وجہ یہ ہے کہ کسی کی طرف کفر وارتداد کی نسبت کی جائے اور وہ شخص واقعۃً کافر ومرتد ہو تو اس پر بہت سارے احکام مرتب ہوتے ہیں (۱) اس شخص کے ساتھ اس کی بیوی کا رہنا جائز نہیں کیونکہ مسلمان عورت کافر کے نکاح میں نہیں رہ سکتی (۲) اس کی اولاد بھی اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی کیونکہ اگر اس کے ساتھ رہ جائے تو خطرہ ہے کہ یہ شخص انہیں گمراہ کردے، اس کی اولاد اسلامی معاشرے کے ساتھ امانت ہوگی (۳) اس کے ساتھ لوگوں اور اسلامی معاشرے کی کسی قسم کا تعلق اور دوستی نہیں ہوگی (۴) اس شخص مرتد کو اسلامی قضاء کے سامنے اتمام حجت کے لئے محاکمہ کیا جائے

گا،تا کہ اس کے شکوک وشبہات کا ازالہ کیا جائے اور اس سے توبہ طلب کیا جائے گا اگر اس نے ایمان لایا تو بہت اچھا اور اگر ایمان نہیں لایا تو اسے قتل کیا جائے گا (۵) جب وہ مر جائے تو مسلمانوں کے احکام اس پر جاری نہیں کئے جائیں گے ،مثلاً اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی ،مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن نہیں کیا جائے گا اور نہ اس سے میراث لیا جائے گا (٦) جب اس کفر کی حالت میں مر جائے تو ہمیشہ کے لئے جہنم میں ہوگا۔

لہذا اس مسئلہ میں بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے ،اس وجہ سے میں نے ارادہ کیا کہ چند اصول وقواعد کو جمع کروں اور وہ مجبوریاں ذکر کروں کہ جب وہ موجود ہو جائیں یا پائی جائیں تو کسی کو کافر یا مرتد نہیں کہا جائے گا۔

موانع التکفیر کے اصول وقواعد

قاعدہ (۱) انسان کلمہ شہادت پڑھنے سے اسلام میں داخل ہو جاتا ہے جب تک ایک آدمی زبان سے لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے تو وہ اسلام میں داخل ہوا اگر چہ وہ دل میں کافر ہو، جب تک اس سے ایسا کوئی کام سرزد نہ ہو جائے جو کھلم کھلا کفر کی نشانی ہو جس سے وہ آدمی مرتد ہو جاتا ہے، کیونکہ ہمیں اس کا حکم دیا گیا ہے کہ ہم ظاہر کو دیکھیں، دل اور باطن کی بات اللہ کے حوالہ ہے اس کی دلیل اُسامہ بن زیدؓ کی حدیث ہے جو بخاری اور دوسرے علماء نے ذکر کی ہے کہ اُسامہؓ نے ایک آدمی کو قتل کیا اور وہ کلمہ شہادت پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس پر بہت سختی سے رد کیا ،اور فرمایا کہ تو نے اس کو قتل کیا بعد اس کے کہ اس نے یہ کلمہ لا الہٰ الا اللہ پڑھا تو اسامہؓ نے کہا کہ اس نے یہ کلمہ تلوار سے پناہ حاصل کرنے کے لئے پڑھا تو آپ ﷺ نے فرمایا "ھلا شققت عن قلبه "یعنی تو نے اس کے دل کو کیوں نہیں چیرا؟

قاعدہ (۲) جو توحید پر مر جائے وہ جنتی ہوگا: دلیل اس کی بخاری ومسلم کی حدیث ہے کہ ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا'' کہ نہیں ہے کوئی بندہ کہ وہ یہ کلمہ لا الہٰ الا اللہ کہے اور پھر اسی عقیدہ پر مر جائے مگر وہ جنت میں داخل ہوگا۔

قاعدہ (۳) مسلمان کلمہ پڑھنے کے بعد تمام احکام مانے گا ،یعنی جب انسان کلمہ پڑھے اور اسلام میں داخل ہو جائے تو اسلام کے تمام احکام کے سامنے گردن جھکائے گا ،اپنی رائے نہیں چلائے گا اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے ''وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُّبِينا (سورة الاحزاب ٣٦) ترجمہ: اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ

جب اللہ اوراس کا رسول کوئی اَمر مقرر کردیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہوگیا۔

قاعدہ (۴) کبائر یعنی بڑے گناہ، ایمان میں نقصان اور کمی لا سکتے ہیں لیکن ختم نہیں کر سکتے اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے''وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ۔

ترجمہ: اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع کرے پس جب وہ رجوع کرے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اس آیت میں اللہ نے ان دونوں فریق کو مؤمنین میں سے شمار کیا جو آپس میں لڑتے ہیں، باوجود اس کے کہ مؤمنین کے ساتھ لڑنا کبیرہ گناہ ہے۔

قاعدہ (۵) شرک کے علاوہ باقی گناہ کی معافی ممکن ہے: إِنَّ اللّهَ لاَ يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْماً عَظِيماً (سورة النساء ٤٨) ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کردے اور جس نے اللہ کا شریک مقرر کیا اُس نے بڑا بہتان باندھا۔

قاعدہ (٦) کفر دو قسم پر ہے، بڑا اور چھوٹا یعنی کفرِ اکبر اور کفرِ اصغر، جب قرآن وحدیث میں کفر کا ذکر ہوجائے تو کبھی اس سے کفرِ اکبر مراد لیا جاتا ہے کہ مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور اگر اسی کفر پر مرا تو ہمیشہ کے لئے جہنم میں ہوگا، اور کبھی کفرِ اصغر مراد لیا جاتا ہے کہ نہ انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کرتا اور نہ ہمیشہ جہنم میں ہوگا اگر اس پر مرجائے؛ بلکہ اس سے انسان فاسق ہوجاتا ہے، اور عذاب کا مستحق بنتا ہے یعنی جس طرح ایمان کے بہت سارے مراتب اور شاخیں ہیں تو اسی طرح کفر کے بھی مراتب اور شاخیں ہیں، بعض سے مسلمان دائرہ ایمان سے خارج

ہو جاتا ہے اور بعض سے فاسق اور گنہگار ہو جاتا ہے اس وجہ سے شیخ الاسلام ابن قیمؒ نے وہ احادیث جمع کی ہیں جس میں گناہوں پر کفر کا اطلاق ہوا ہے، اور اس کو کفر کہا گیا ہے، حالانکہ علماء میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا ہے کہ اس سے انسان کافر و مرتد ہو جاتا ہے (مدارج السالکین ۱/۲۵۵)۔

قاعدہ (۷) ایمان کے بعض شعبے اور کام کفر نفاق اور جاہلیت کے شعبوں اور کاموں کے ساتھ جمع ہو سکتے ہیں، بہت لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے، ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ آدمی یا تو خالص مؤمن ہوتا ہے یا خالص کافر، ان دونوں کے درمیان کوئی تیسرا واسطہ نہیں ہے۔

دلیل: رسول اللہ ﷺ نے ابوذرؓ کو فرمایا "انك امرء فيك جاهلية " یعنی ایک ایسا مرد ہے کہ تجھ میں جاہلیت ہے ،تو ابوذرؓ میں جاہلیت کا شعبہ تھا، باوجود اس کے کہ وہ بہت بڑے صحابی تھے۔

(۲) اسی طرح رسول ﷺ کا فرمان ہے ''من مات ولم يغزو لم يحدث نفسه بالغزو ة مات على شعبة من نفاق '' جو اس حال میں مرا کہ نہ اس نے جہاد کیا اور نہ اپنے نفس کو جہاد پر ابھارا تو وہ منافقت کے ایک شعبہ پر مرا۔

قاعدہ (۸) امت کے ایمان اور اطاعت کے مرتبوں میں بہت فرق ہے یعنی کوئی اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تابعداری زیادہ کرتے ہیں اور کوئی اس سے کم تابعدار ہوتے ہیں اور کوئی اللہ تعالیٰ کی نواہی سے زیادہ اپنے آپ کو بچاتے ہیں اور کوئی اس سے کم، اس وجہ سے لوگوں کے ایمان، تابعداری اور اللہ کی نزدیکی حاصل کرنے میں بہت فرق ہے اس وجہ سے سلف صالحین فرماتے ہیں کہ الايمان يزيد وينقص یعنی ایمان میں کمی اور زیادتی آسکتی ہے، اللہ کا فرمان ہے: ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ (سورة الفاطر ۳۲)

ترجمہ: پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث ٹھہرایا جن کو اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا تو کچھ تو ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور کچھ میانہ رَو ہیں اور کچھ اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں، یہی بڑا فضل ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امت کی تین قسم کے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے۔ (۱) ظالم جن کے گناہ نیک عمل سے زیادہ ہوتے ہیں (۲) معتدل یعنی درمیانہ قسم کے لوگ، جن کے نیک عمل اور گناہ برابر ہوتے ہیں (۳) آگے جانے والے لوگ جن کے نیک اعمال ان کے گناہوں سے زیادہ ہوتے ہیں، ان تینوں کے بارے میں اللہ کا فرمان

ہے کہ ہم نے ان کو چنا ہے، اور ان تینوں کے ساتھ جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔

مراتب ایمان

پہلے ذکر ہوا کہ ایمان کے مرتبوں میں بہت فرق ہے، کیونکہ ایمان کے بہت مرتبے ہیں، لیکن اصل میں بڑے مرتبے تین ہیں (۱) اصل ایمان یہ ادنیٰ مرتبہ ہے (۲) ایمان واجب یہ درمیانہ مرتبہ ہے (۳) ایمان مستحب اور یہ اعلیٰ مرتبہ ہے۔

ہر ایک کی مختصر تفصیل:

اصل ایمان اس کو کہتے ہیں کہ جس سے آدمی مسلمان گنا جاتا ہے اور جس میں یہ نہ ہو وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا، اور اس کو ایمان مجمل بھی کہا جاتا ہے، اور اس شخص کو ناقص الایمان مؤمن کہتے ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ ''عام لوگ جب کفر کے بعد ایمان لاتے ہیں، یا اسلام پر پیدا ہوتے ہیں، اور اسلام کے احکام اپنے آپ پر لازم کرتے ہیں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تابعداری کرتے ہیں تو یہ مسلمان ہیں ان کے پاس اجمالی ایمان ہے، لیکن اسلام کی حقیقت اس کی دلوں میں آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا داخل ہوتی ہے، اگر اللہ انہیں نصیب فرمائے اور اگر انہیں نصیب نہ ہو جائے تو بہت لوگ ایسے ہیں کہ وہ نہ یقین کی حد کو پہنچتے ہیں اور نہ جہاد کی حقیقت کو، اور اگر کوئی ان کے دل میں شک ڈالے تو وہ شک میں پڑ جاتے ہیں، اور اگر انہیں جہاد کے لئے کہا جائے تو وہ جہاد نہیں کرتے، اور یہ لوگ نہ کافر ہیں نہ منافق، کیونکہ ان کے ساتھ معرفت اور یقین کا وہ علم نہیں ہے کہ ان کے شک کو زائل کردے۔ اور نہ ان کے ساتھ اللہ و رسول ﷺ کی وہ قوی محبت ہے، کہ ایمان کو اپنے اہل و مال پر مقدم کریں، اور اگر ان لوگوں کا امتحان نہ لیا جائے اور مرجائے تو وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے، اور اگر کوئی ان کے دل میں شک ڈالے اور اللہ تعالیٰ ان شکوک کو زائل نہ کرے تو وہ شک میں ہی رہ جاتے ہیں اور ایک قسم کے منافق بن جاتے ہیں اور اگر انہیں جہاد کا حکم دیا جائے اور وہ جہاد نہ کریں، تو عذاب کے مستحق ہوتے ہیں، اس وجہ سے رسول ﷺ مدینہ آئے تو عام لوگوں نے ایمان لایا لیکن جب ان پر جہاد کا امتحان آیا تو بعض لوگ منافق ہو گئے، (جیسا کہ آج کل لوگوں کا یہی حال ہے) اور اگر یہ لوگ امتحان آنے سے پہلے مرجاتے تو ان کا مرنا اسلام پر ہوتا اور وہ جنت میں داخل ہو جاتے، اور ان مؤمنین کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے ہیں جن کا امتحان لیا گیا اور ان کی صداقت ظاہر ہوئی (مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہؒ ۷/۲۷۱)

(۲)ایمان واجب:

ایمان واجب اس کو کہا جاتا ہے، کہ فرض اور واجب کو ادا کرتا ہے، اور بڑے گناہوں سے اپنے آپ کو بچاتا ہے اس کو ایمان مفصل بھی کہا جاتا ہے اور اس شخص کو کامل مؤمن کہا جاتا ہے۔

(۳)ایمان مستحب:

ایمان مستحب اس کو کہتے ہیں کہ فرض، واجب، سنت اور مستحب سب احسن طریقے سے ادا کرتا ہے، اور حرام سے اپنے آپ کو بچاتا ہے۔

قاعدہ (۹) اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے جس کو کافر کی نسبت نہیں کی تو اس کو کافر کی نسبت نہیں کی جائے گی (الرد علی البکری ص۲/۲۵۷) یعنی کسی کو کافر کہنا خالص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حق ہے، یہ بندوں کا حق نہیں ہے، تو کافر وہی شخص ہوگا جس کو اللہ اور رسول ﷺ کافر کہے اسی طرح کسی پر فسق یا عدل کا حکم کرنا یا خون کی حفاظت دینا اور یا نہ دینا وغیرہ یہ خالص اللہ کا حق ہے، اور یہ مسائل عقیدے کی کتابوں میں الاسماء والاحکام کے نام پر پہچانے جاتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کسی کو کافر کہنا ایک شرعی مسئلہ ہے اس کا جاننا رائے اور عقل سے نہیں ہوتا، اس وجہ سے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں ''کہ اہل علم واہل سنت اپنے مخالفین کو کفر کی نسبت نہیں کرتے تھے، اگر چہ ان کے مخالفین انہیں کافر کہتے تھے'' کیونکہ کفر شرعی حکم ہے (شارع کا حق ہے) تو کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس مسئلہ میں سزاء بالمثل دے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی آپ پر جھوٹ باندھے یا تیری بیوی کے ساتھ زنا کرے، تو آپ کے لئے یہ جائز نہیں کہ تم بھی ان پر جھوٹ باندھو یا اس کے بیوی کے ساتھ زنا کرو کیونکہ جھوٹ اور زنا اللہ تعالیٰ کے حق ہونے کی وجہ سے حرام ہے تو اسی طرح کسی کو کافر کہنا بھی اللہ تعالیٰ کا حق ہے تو ہر اس شخص کو کافر کہا جائے گا جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے کافر کہا ہو۔ (الرد علی البکری ۲/۴۹۲)

اسی طرح علامہ ابن قیمؒ قصیدہ نونیہ میں لکھتے ہیں '' الکفر حق الله ثم رسوله ☆بالشرع يثبت لا يقول فلا ن من كان رب العالمين وعبده ☆قد كفر اه فذاك ذوالكفر ان ''یعنی کفر اللہ اور اسکے رسول کا حق ہے جو شریعت سے ثابت ہوتا ہے نہ کہ فلاں کے قول سے، اور جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کافر کہے وہی کافر ہے۔

اور اسی طرح شرح العقیدہ الطحاویۃ میں فرماتے ہیں ''فان اهل السنت يخطئون و لا يكفّرون''یعنی اہل سنت

کسی کو خطاء کی نسبت کرتے ہیں، لیکن کسی کو کفر کی نسبت نہیں کرتے، کہ فلاں کافر ہوا ہے۔

قاعدہ (۱۰) کفر کی نسبت میں جلدی کرنا سلف صالحین کا عقیدہ نہیں:

امام ذہبی کا قول: امام ذہبیؒ فرماتے ہیں ''کہ جائز نہیں تیرے لئے اے فقیہ! کہ تو کسی کو کافر کہنے میں جلدی کرے مگر دلیل شرعی کے ساتھ، جیسا کہ تیرے لئے یہ جائز نہیں کہ تو اس شخص کے ساتھ دوستی کا تعلق جوڑے جس کی بے ایمانی اور زندیقیت ظاہر ہو چکی ہو، یعنی نہ کسی کو بے جا کافر کہنا صحیح ہے اور نہ کافر کے ساتھ دوستی کرنا صحیح ہے، بلکہ انصاف یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو مسلمانوں کو اچھا اور نیک نظر آجائے تو وہ اچھا اور نیک ہوگا، کیونکہ مسلمان زمین پر اللہ کے گواہ ہیں اور امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی اور ہر وہ شخص جو مسلمانوں کو فاسق یا منافیق یا باطل پرست نظر آجائے تو وہ اسی طرح ہوگا (سیر اعلام النبلاء ۱۴/ ۳۴۲)۔

امام غزالی رحمہ اللہ کا قول

اسی طرح حجۃ الاسلام امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ ''کسی کو کفر کی نسبت کرنا جاہلوں کا کام ہے، اور کفر میں جلدی نہیں کرتے مگر جاہل لوگ'' اور چاہئے کفر کی نسبت سے اپنے آپ کو بچایا جائے کیونکہ ہر اس شخص کا خون اور مال لینا جائز کرنا ایک غلط کام ہے، جو قبلے کی طرف نماز پڑھتا ہے اور لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ ظاہر کرتا ہے۔ ہزار کافروں کے چھوڑنے میں خطاء ہونا آسان کام ہے بنسبت مسلمان کے خون بہانے میں خطاء ہونے سے، پس میری وصیت یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنی زبان کو اہل قبلہ کے کافر کہنے سے بند کرے جب وہ یہ کلمہ پڑھتا رہے لا الہٰ الا اللہ اور اس کلمہ کے ساتھ کوئی ناقض موجود نہ ہو۔(التكفير مفهومه واخطاره وضوابطه ٧٤) ابن حجر الہیثمیؒ فرماتے ہیں ''کہ مسلمان کو کفر کی نسبت کرنا گناہ کبیرہ ہے'' (الزواجر عن اقتراف الكبائر ٢ /٢٠٥)

قاعدہ (۱۱)

کسی کے بارے میں کفر کا حکم صادر کرنا ہر کسی کا کام نہیں ہے، بعض چھوٹے (کشران) ناسمجھے اور جذباتی ہو کر لوگوں پر کفر اور ارتداد کے فتوے لگاتے ہیں حالانکہ یہ تو علماء راسخین (علم میں پختہ علماء) کا کام ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے'' وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالاً نُّوحِيَ إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُواْ أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لاَ تَعْلَمُون (سورۃ النحل ۴۳) ترجمہ: اور ہم نے تم سے پہلے مردوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے اگر تم لوگ نہیں جانتے تو

اہلِ کتاب سے پوچھ لو۔

قاعدہ (۱۲)

کسی مذہب (بات) کے لازم سے بندہ کافر نہیں ہوتا، ابن رشد فرماتے ہیں کہ ''اس کا مقصد یہ ہے کہ آدمی ایسی بات پر تصریح نہ کرے کہ وہ خود کفر ہو لیکن ایسے اقوال اور باتوں پر تصریح کرے کہ جس سے کفر لازم آتا ہے، اور اس شخص کا یہ عقیدہ نہ ہو'' (بدایۃ المجتہد ۲/۴۹۲)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ: دعوت ومقاصد

اس لئے کہ افغانستان میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو ایسا سبق ملا ہے کہ جو وہ انشاءاللہ اس کو ایک ہزار سال تک یاد رکھیں گے۔

اور اگر امریکہ اور اس کے اتحادی یہ بے وقوفی کر بیٹھے اور پاکستان کے قبائلی علاقوں میں داخل ہو گئے اور افغانستان میں ویت نام کا سبق بھول گئے تو مؤرخین امریکیوں کی تاریخ کچھ اس طرح لکھیں گے کہ امریکہ کیلئے افغانستان ویت نام ثابت ہونے کے بعد بھی وہ نہ سمجھے اور قبائلی علاقوں میں کود پڑ گئے اور وہاں بھی ان کا حشر ویت نام جیسا ہو گیا۔ امریکیوں اور پاکستانیوں کے لئے یہ ایک بری خبر ہے کہ جس طرح پاکستانی مجاہدین افغان بھائیوں کے ساتھ امریکہ کے خلاف لڑ رہے ہیں اسی طرح افغانی مجاہدین پاکستان میں کفر کے خلاف لڑیں گے اور لڑ رہے ہیں الحمداللہ ہم مسلمان ہے اسلام اور عقیدے اور مذہب سے محبت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''انما المؤمنون اخوۃ'' مسلمان بھائی بھائی ہیں اور اس بھائی چارے کی علامت موجودہ زمانے میں یہ ہے کہ افغان طالبان کے امیر بھی امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ ہیں اور پاکستانی طالبان کے امیر بھی امیر المؤمنین ہیں، امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کفر کا مقابلہ ڈٹ کر کر رہے ہیں۔ اور کفر کے خلاف اس جنگ میں تحریک طالبان پاکستان کے طالبان بھی شانہ بشانہ ان کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔

اسامہؒ کی شہادت......مقاصد کی تکمیل کی جنگ

(عمر خالد خراسانی حفظہ اللہ امیر حلقہ مہمند ایجنسی، تحریک طالبان پاکستان)

پاکستان کے ایک شہر ایبٹ آباد میں ایک نہایت ہی حساس ملٹری بیس کے قریب ۲مئی کی شب امریکی فوجیوں کے کچھ دستے جن کے بقول وہ اسامہ بن لادنؒ تک پہنچ گئے ہیں، پورا مغرب اور اس کے حواری اپنی انتہاء کی خوشیاں منا رہے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے عالمی جہاد کا رخ بدل دیا ہے یعنی بعض مجاہدین کے نظریات اور مقاصد میں دراڑ پڑ گیا ہے جواباً مجاہدین نے اسے تسلیم کرلیا اس کا جانشین مقرر کیا گیا T.T.P نے بدلہ لینے کا اعلان کردیا اور اس میں اچھی طرح کامیاب ہوئے مگر ساتھ ساتھ چند سوالات اٹھتے گئے۔

سب سے پہلے تو یہ بات کہ اسامہؒ کو ایک ناقابل توقع علاقے میں ڈھونڈ نکالنا، اتنے کم وقت میں آپریشن کر کے شہید کرنا، لاش کو خفیہ رکھنا اور پھر سمندر برد کرنا کچھ اور معنٰی رکھتا ہے ان سے جن مقاصد کی تکمیل کے لئے ایک اور کوشش کرنے کا جو اشارہ ملتا ہے، ان کو ہم اچھی طرح سمجھتے ہیں اور واضح کر سکتے ہیں مگر ہمارے لئے اس میں کوئی حیرت کی بات بھی نہیں اور ہمیں یقین ہے کہ وقت خود ایک بہترین موڑ پر اسے ظاہر کرے گا۔

رہی یہ بات کہ اسامہؒ کے چلے جانے سے مجاہدین کمزور پڑ جائیں گے بالکل غلط ہے، اسامہ بن لادن نے ہمیں جو نظریہ دیا ہے، اور عالمی کفر کی طاقتوں کے خلاف لڑنے کا جو حوصلہ دیا ہے وہ نہ صرف بدستور قائم ہے بلکہ اور بھی مضبوط ہو گیا ہے جہاد کا نظریہ اسامہ کا پیدا کردہ نہیں تھا بلکہ یہ تو پندرہ سو سال پہلے کا سبق ہے جو سرور کائنات ﷺ کے اس دنیا سے رحلت کے ساتھ بھی متزلزل نہ ہوسکا، اور یہ کسی بھی قائد کی شہادت کے ساتھ کمزور نہیں ہوتا۔ اسامہ بن لادن کے جہادی دور سے پہلے دنیا کے مجاہدین صرف مقامی جہاد پر اکتفاء کرتے تھے، اب ان کے پورے کفر کے خلاف لڑنے کا نظریہ ہمارے خون میں رچ بس گیا ہے۔ اسامہ کی زندگی اور شہادت دونوں قابل فخر ہیں، ان کی شہادت کے طریقہ وار دات سے پہلے ہمیں اتنے زیادہ سیاسی فائدے ملے ہیں کہ ایک معروف شخصیت اور قائد کا سر سے اٹھ جانے کا نقصان اس میں تحلیل ہو کر رہ گیا ہے اس کے علاوہ جہادی اصولوں کے اندر کسی بھی شخص کی اطاعت کی جاتی ہے، اس لئے اسامہ بن لادن کے جانشین ایمن الظواہری حفظہ اللہ ایک عسکری شخصیت ہے جو ظاہر ہے کہ موجودہ حالات کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوں گے، اور ہمیں امید ہے کہ سیف العادل سمیت دیگر تمام اکابرین کی افکار و نظریات اچھی طرح

آگے بڑھائیں گے اور انہیں عملی جامہ پہنائیں گے۔

ایک اور سوال جو بعض یار لوگ اکثر داغتے ہی رہتے ہیں کہ اسامہ کو امریکہ نے مارا اور بدلہ پاکستانیوں سے لیا جارہا ہے، اور یہ تحریک طالبان ایک الگ تنظیم ہے، ان کے حضور میں ہم پشتو کی ایک مشہور کہاوت پیش کرتے ہیں ۔کہتے ہیں کہ ساری رات یوسف اور زلیخہ کی کہانی چلتی رہی صبح ایک شریک شریک محفل نے پوچھا کہ زلیخہ عورت تھی یا مرد؟

مہمانوازی اسلام اور بالخصوص پشتون معاشرہ میں ایک ایسی حیثیت رکھتی ہے کہ جس کی کئی مثالیں دنیا نے دیکھی ہے ۔افغانستان کی ایک فعال اسلامی امارت اسی مہمان ہی کے لئے قربان کی گئی، اسامہ بن لادن کی حفاظت کے لئے پوری حکومت ہزاروں مجاہدین، ان کے خاندان اور املاک کی قربانی اور دس سالہ مسلسل لڑائی افغانیوں نے مول لی، افغانیوں نے اپنے تن من دھن کی قربانی کے بعد اپنے مہمانوں کی بہتر حفاظت کی، اسے پاکستانی مسلمانوں کے حوالے کردیا اور بزبان حال کہہ دیا کہ اب آپ لوگ مرتے رہو، بیوی بچوں کی بے عزتی اور جدائی برداشت کرتے رہو، اپنے گھر بار مال ومتاع کو برباد ہوتے دیکھتے رہو مگر دنیا کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ مسلمان اپنے مہمان کی حفاظت نہیں کرسکتے، اور پھر کیا ہوا؟ پاکستان کی قبائلی علاقوں میں عرب ودیگر ملکوں کے باشندے آتے رہے۔

قبائل مسلسل آپریشنوں، بمباریوں، اور گرفتاریوں کا مقابلہ کرتے رہے، شہید اور زخمی ہوتے رہے، پورے پورے خاندان اور پورے پورے گاؤں ملیامیٹ ہوتے رہے۔مگر مہمانوں کی تواضع جاری رہی، بالآخر حکومتی مظالم اس حد تک پہنچ گئے کہ قبائلی متحد ہونے اور اپنی دفاعی جنگ لڑنے پر مجبور کیئے گئے ۔۲۰۰۷ء میں تحریک طالبان پاکستان وجود میں آئی۔تو پاکستان کو اچھے اور بُرے طالبان میں تمیز نظر آئی۔پاکستانی طالبان نے اپنے افغانی اور عرب مہمانوں کے خاطر پاکستانی فوج کو اتنا مصروف کردیا کہ ان کا مہمانوں کی طرف خیال ہی نہیں رہا اور مجبوراً اپنی سرزمین پر غیر ملکی ڈرون حملوں کی اجازت دینی پڑی۔

T.T.P کا وجود اپنے مہمانوں کی حفاظت کی وجہ سے ہے، اور پاکستان ٹی، ٹی، پی کا ہیڈ کواٹر ہے اس لئے زیادہ حق بنتا ہے کہ وہ اپنے مہمانوں کا بدلہ لے اور اس کی حفاظت کرے۔ امارت اسلامی، القاعدہ اور تحریک طالبان کے نظریات اور مقاصد ایک ہیں، کوئی اس کو جدا نہیں کرسکتا۔

TTP نے حتی الوسع اپنی مہمان نوازی کا حق ادا کیا، اپنے اسلامی بھائیوں کا حتی الوسع ساتھ دے رہے ہیں اسامہ بن لادن کی شہادت کے بعد ٹی، ٹی، پی نے بدلہ لینے کا اعلان کرنے کے بعد جلد ہی ایسے سرکاری اہداف پر حملے کئے کہ اسے مسلمان کو ڈالر کے بدلے حوالہء کفر کرنا مہنگا پڑ گیا۔

ایک اور پہلو کہ پاکستانی ایجنسیاں اس سے بھی بے خبر تھیں، یہ اور بات ہے کہ پاکستانی انٹیلی جنس ایجنسیاں نہایت کمزور ہو چکی ہیں کمزور اور بے خبر تو ہو سکتی ہے مگر مجاہدین کے ساتھ مخلص ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ آئی ایس آئی اپنے آپ کو بہت چالاک سمجھتی ہے، وہ ہمیشہ اپنے آقاؤں کو خوش رکھنے کے لئے تاش کا ایک قیمتی پتہ خفیہ رکھتی ہے۔ اس سے پہلے کئی مواقع ایسے آئے ہیں کہ القاعدہ کے کسی سینئر ممبر کو گرفتار کر کے خفیہ رکھ لیا اور جب کوئی اہم شخصیت پاکستان آئے یا امریکہ گئے یا کوئی اور ضرورت پڑی تو گرفتاری اور آپریشن کا ڈرامہ رچا کر امریکہ کے حوالے کر دیا اور اپنے مقاصد حاصل کئے۔ بہر کیف آئی ایس آئی اگر اس آپریشن میں ملوث نہیں تو اس سے پہلے رمزی بن شیبہ، خالد شیخ محمد، ابوزبیدہ اور ابوالفراج کو گرفتار کر کے بیوی بچوں سمیت امریکہ کے حوالے کر کے اپنی حمیت کا ثبوت دے چکی ہے اس کے علاوہ عافیہ صدیقی سمیت ۸۰۷ کے لگ بھگ راسخ العقیدہ مسلمان مجاہدین علماء اور فضلاء امریکہ کے حوالے کر چکے ہیں اسامہ کو اگر حوالہ کرنے سے پہلے وہ لے گئے تو اس کا مطلب ہے کہ خفیہ پتہ بروقت کھیلنے میں ناکام رہے۔

اسامہ بن لادن کے سانحے کے ذریعے ہر کوئی اپنے مقاصد مکمل کرنے کی کوشش کر رہا ہے، مقاصد کی تکمیل کی اس جنگ میں ملوث C.I.A افغانستان کے اندر اپنی شکست پاکستان کے سر تھوپنے میں قدرے کامیاب ہو گیا ہے، دوسری جانب پاکستانی حکومت، فوج اور انٹیلی جنس ادارے جن کا کوئی مقصد ہی نہیں اس جنگ میں ملوث ہیں مجاہدین کے درمیان اچھے اور بُرے کا فرق پیدا کر کے سمجھتے ہیں کہ یہ فی الحال ہمارے لئے خطرہ نہیں اور برے طالبان کو امریکی ٹیکنالوجی کے ذریعے کمزور کر رہا ہے، اور اس میں قدر کامیاب بھی ہوا ہے یعنی تحریک طالبان کے دو حلقوں حلقہ مسعود اور ملاکنڈ ڈویژن کے طالبان کو امریکہ کا اصل دشمن قرار دیکر سی آئی۔اے کو دھوکہ میں ڈالا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی گروپ کیساتھ تعاون کر کے کسی امریکی ہدف کو نشانہ بناتا ہے اور خود کاروائی کر کے امریکہ کو طالبان کے ملوث ہونے کا ثبوت فراہم کر ڈالتا ہے مگر افسوس کہ اس میں بھی پاکستان غلط فہمی کا شکار ہے کیونکہ پاکستان کا فوجی ادارہ صریح مرتد ہے۔ (بقیہ صفحہ ۴۸ پر)

کیا اب بھی جاگنے کا وقت نہیں؟

(مولانا شکیل احمد حقانی، نائب امیر مہمند ایجنسی، تحریکِ طالبان پاکستان)

ہمارے پڑوس میں ایک کافر اور ظالم ملک ہے جس کا نام ہندوستان ہے ۱۹۹۲ء میں ہندوستانی حکومت نے کفر سے زیادہ کفر کیا اور ظلم کی انتہا سے بھی بڑھ کر ظلم کیا اور جبر واستعداد کی اونچائی کو کراس کیا اور مسلم دنیا کے دل چیر پھاڑ دیے اور تمام مسلمانوں کو رُلایا وہ کفر، ظلم و جبر اور استبداد بابری مسجد کو شہید کرنا تھا۔ جب ہندوستان نے بابری مسجد کو شہید کرنا تھا۔ جب ہندوستان نے بابری مسجد کو شہید کیا تو حسب معمول پاکستان کے مسلمان احتجاج کیلئے سڑکوں پر نکل آئے، سڑکوں پر ٹائر جلائے گئے۔ ہندوستان مردہ باد، ہندوستان کی بربادی تک جنگ رہے گی۔ اور ہندوستان بنے گا ہندوؤں کا قبرستان یہ نعرے لگائے گئے۔ پاکستانی ٹی وی، ریڈیو اور اخبار میں اس عظیم ظلم کے خلاف نشریات ہونے لگیں۔

مدارس کے طلباء سڑکوں پر نکل آئے۔ تمام مذہبی اور سیاسی جماعتیں جلسے کرنے لگیں اور پر جوش تقاریر ہونے لگیں اور لوگوں کو ہندوستان کے خلاف جہاد کرنے کیلئے ابھارا گیا۔ اور ایک مولوی صاحب جذبات میں آتے ہیں اور فرماتے ہیں "بابری مسجد ہم شرمندہ ہیں کہ آپ نے ہم سے پہلے رب کے ہاں قربانی دی، چاہیے تو یہ تھا کہ ہماری لاشیں ٹکڑے ٹکڑے ہوتیں اور ہندو انہیں عبور کرتے ہوئے آپ کو شہید کرتے۔"

بہت خوب اور ایسے جذبات کو سلام کرنا چاہئے کیونکہ مساجد شعائر اللہ میں سے اسلام کی بہت بڑی علامت ہے تمام مساجد کعبۃ اللہ کی بیٹیاں ہیں اور قرآن میں ہے " وان المساجد لله فلا تد عوامع الله احدا "اور تما مساجد اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں پس اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو" اور قرآن مجید میں ہے جہاد کی اہمیت اور ضرورت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ اگر جہاد نہ ہوتا تو وہ مساجد جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا جاتا ہے منہدم ہو جاتیں ﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيراً﴾

فقہاء اور علماء نے لکھا ہے "کہ جس نے مسجد کی بے حرمتی کی تو دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے کیونکہ مسجد اللہ کا گھر ہے۔ مسجد دنیا میں جہاں ہوتی ہے خواہ مغرب میں ہو یا مشرق میں۔ بابری مسجد ہندوستان میں مغل بادشاہ ظہیر الدین بابر کے زمانے میں تقریباً ڈھائی سو سال پہلے تعمیر کی گئی تھی، اور مغلوں کی حکومت کے خاتمے کے بعد اور ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کمزور ہونے پر ہندوؤں نے اس پر دعوٰی کیا کہ یہ مسجد ہمارا پرانا مندر ہے۔ اور ۱۹۸۰ء میں ایک

ہندوستانی عدالت نے یہ فیصلہ کیا کہ مسجد کو ہندوؤں کی پوجا پاٹ کیلئے کھولی جائے۔ بابری مسجد شہید بھی ہوئی مگر الحمدللہ آج تک وہاں ہندو مندر تعمیر نہیں کر سکے ہیں۔ بابری مسجد کی شہادت کے معاملے میں مسلمانوں کیلئے چند باتیں قابلِ غور ہیں۔

(۱) بابری مسجد شیہد کی گئی لیکن اس میں کوئی مسلمان شہید نہیں کیا گیا۔

(۲) کوئی نسخہ قرآن مجید کا شہید نہیں کیا گیا۔

(۳) بابری مسجد پر کوئی مندر، بازار یا مارکیٹ نہیں بنایا گیا۔

(۴) یہ واقعہ ایک کافر ملک میں ہوا ہے جو اپنے آپ کو ہندو یا سکھ کہتے ہیں۔

میرے محترم قارئین کرام! بہت ذیادہ مؤدبانہ عرض ہے کہ ہمارے ملک کے دارالخلافہ اسلام آباد میں ۱۱ جولائی ۲۰۰۷ء میں لال مسجد اور جامعہ حفصہ ؓ کو شہید کیا گیا مسجد اور مدرسے میں تقریباً پندرہ سو طلباء و طالبات شہید کئے گئے اور قرآن مجید اسلام آباد کی نالیوں کے گندے پانی میں بہائے گئے۔ تو اب سوال یہ ہے کہ اگر ہندو بابری مسجد کو شہید کرنے پر کافر، ظالم اور جابر بن جاتے ہیں تو حکومتِ پاکستان، اس کی فوج اور سیکورٹی ادارے لال مسجد کے گرانے پر اور جامعہ حفصہ ؓ کو منہدم کرنے کے بعد اتوار بازار میں تبدیل کرنے پر اور ہماری پاکدامن بہنوں کو شہید کرنے پر کافر ظالم اور جابر نہیں بن جاتے؟ کیوں نہیں یہ ظلم اور کفر کی انتہا ہے اور اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اس ملک کے ہندوؤں سے بھی بدترین کافروں سے اس کا بدلہ لیں، اور ان کے خلاف اعلانِ جہاد کریں۔

قارئین کرام! بعض لوگ کہتے ہیں کہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے ان کا یہ خیال غلط ہے کیونکہ اس قلعے میں اسلام کی بنیادیں ڈھادی جا رہی ہے۔ آپ ملاحظہ کریں کہ بات صرف لال مسجد اور جامعہ حفصہ ؓ کی نہیں بلکہ اسلام آباد میں لال مسجد کے علاوہ آٹھ مساجد اور شہید کرائی گئیں اور امریکہ کے کہنے پر قبائلی علاقہ جات میں سینکڑوں مساجد شہید کرائی گئیں۔ اس ناپاک اور مرتد فوج نے مہمند ایجنسی میں بیسوں مساجد شہید کرائی۔ جن میں قابل ذکر علاقہ قندھارو میں آزاد کور میں ہمارے امیر محترم کمانڈر عمر خالد (حفظہ اللہ) کے محلے کی مسجد اس مرتد فوج نے شہید کی۔ اور پھر مسجد کے ٹی آئرن اور گاڈر بازار میں بھیج دیئے۔ اسی قندھارو کے علاقے میں دو مدرسے (مدرسہ تحسین القرآن مہتمم مولانا عبدالمالک صاحب اور مدرسہ تعلیم القرآن مہتمم مولانا امان اللہ صاحب) ان ظالموں اور مرتدوں نے ٹینک سے

اڑا دیئے اور قرآن مجید کے نسخے شہید کئے۔

تحصیل صافی قندھاروآزادخیل گاؤں میں اس ناپاک اور خبیث فوج نے ایک کچی مسجد میں مائن اور بارودی سرنگیں لگائی اور پھر اسے بلاسٹ کیا اور اس مسجد کے قرآن کریم کے نسخوں کے پرخچے اسی ناپاک فوج نے دور دور تک کھیتوں میں پھیلائے جس کو ہم اسلام کے محافظ سمجھتے ہیں۔ اور جن کو دہشت گرد سمجھتے ہیں انہوں اس مقدس اوراق کو جمع کیا اور بطور ریکارڈ اپنے پاس رکھ دیئے۔قندھارو کے اکرم بیگ کور میں جامع مسجد کوالخاد ٹینک سے ہٹ کر کے گرادیا، کاش کہ ان ٹینکوں کا رخ کبھی کافروں کی طرف ہوجاتا اور مساجد ان سے محفوظ ہوتیں۔

مہمند ایجنسی دویزی فقیر کور میں جامع مسجد کو جیٹ طیاروں سے بمبار کیا، دویزی انزری میاں گان میں جامع مسجد ٹینک سے ہٹ کر کے شہید کی گئی۔تحصیل بائزی شمشا میں مولانا فضل اللہ صاحب کا مدرسہ مکمل طور اور اس میں پڑے قرآن کے نسخے شہید کیئے گئے ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔تحصیل یکہ غونڈ میں میچنئ کے علاقے میں مدرسہ جمال آباد کو ٹینکوں سے شہید کر کے ملیا میٹ کیا اور تخی کور میچنئ میں مولانا عزیز الرحمٰن کا مدرسہ جلایا اور بعد میں بموں سے اڑادیا چمرکنڈ کے علاقے میں مولانا روح الامین صاحب کا مدرسہ قصداً ٹینکوں سے ہٹ کر کے گرادیا گیا۔اور اسی کے قریب تقریباً مولانا عبدالولی صاحب کا مدرسہ تھا اس کو بھی الخالد اور ضرار ٹینکوں سے شہید کیا اور تقریباً دس گھاٹی کے لگ بھگ قرآن مجید کے نسخے شہید کیئے جس کو طالبان نے جمع کر کے محفوظ کئے یہ تو مہمند ایجنسی کے مساجد اور مدارس کے احوال لکھ دیئے ورنہ اور بھی ناپاک فوج کے کفریات کی نشانیاں موجود ہیں۔

اس ناپاک اور مرتد فوج نے مہمند ایجنسی میں بیسوں مساجد شہید کرائی۔جن میں قابل ذکر علاقہ قندھارو میں آزادکور میں ہمارے امیر محترم کمانڈر عمر خالد (حفظہ اللہ) کے محلے کی مسجد اس مرتد فوج نے شہید کی۔اور پھر مسجد کے ٹی آئرن اور گاڈر بازار میں بھیج دیئے

باجوڑ میں قائدِ شہداء مولانا لیاقت علی شہیدؒ کا مدرسہ تعلیم القرآن میں بیاسی (۸۲) طلباء کرام سمیت سینکڑوں قرآن مجید کے نسخے شہید کئے گئے۔ بلوچستان میں بہت ساری مساجد گرادی گئیں اور جنوبی وزیرستان، شمالی وزیرستان اور اورکزئی ایجنسی کرم اور خیبر ایجنسی میں مساجد شہید کی گئیں اور اب بھی ان کے دلوں میں اسلام دشمنی کی آگ بھڑک رہی ہے اور کفر کو جاوداں کرنے کے خاطر تالے لگا رہے ہیں۔

سوات میں اس ناپاک فوج نے ظلم کی انتہا کی امریکہ، اسرائیل اور ہندوستان سے بھی بڑھ کر جبر اور استبداد کی ایسی تاریخ رقم کی جو کبھی بھی مسلمان قوم نہیں بھلا نہیں سکتی۔ بوڑھوں، جوانوں، عورتوں اور بچوں کو سرِ عام قتل کرنے کے ساتھ ساتھ پاکدامن عورتوں پر جنسی تشدد تو ان کا معمول بن چکا ہے۔ یہ تو ایک اور داستان ہے لیکن مدارس اور مساجد کو انہوں نے جس بے ردی کیساتھ شہید کیئے اسلامی تاریخ میں یہ ظلم اور کفر کسی کافر نے نہیں کیا ہے۔ ضلع سوات تحصیل چار باغ میں مولانا اشرف علی صاحب کا مدرسہ اور ساتھ ملحقہ جامع مسجد کو اس مرتد فوج نے اڑایا اور قرآن اور مدرسہ کے اندر دینی مکتبہ بھی جلایا، جس طرح عیسائیوں نے اندلس میں جلایا تھا بالکل انہوں نے بھی اصل فرزند ہونے کا ثبوت دیا اور مولانا اشرف علی صاحب کا مکتبہ انہوں نے چوک میں بموں سے اڑادیا، قران مجید کے جلے ہوئے نسخے اور دینی کتابوں کو ان پاسبانِ اسلام طالبان نے رات کے وقت اٹھا کر محفوظ کیئے۔ خوازہ خیلہ میں جامع عثمانؓ بن عفان کو چاؤنی میں تبدیل کیا اور آج کل اس میں کو (co) ایجوکیشن (مخلوط تعلیم) دی جا رہی ہے۔ چار باغ تحصیل میں ایک اور مدرسہ میں اس ناپاک فوج نے مورچے بنائے ہیں اسی چار باغ میں مجاہد ابو ہریرہ کے گھر میں بنات کا مدرسہ تھا ناپاک فوج نے کاروائی کر کے اس کو جلایا، چار باغ میں ایک اور مدرسہ الفرقانیہ قاری فضلِ رحیم صاحب کا تھا۔ اس ناپاک فوج نے اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے بموں سے اڑایا اور تحصیل بریکوٹ علاقہ شموزئی میں جامعہ حقانیہ کو بموں سے اڑایا اور ساتھ ہی جامعہؓ للبنات مسجد سمیت شہید کیا۔ مختصر یہ کہ سوات کے اندر تقریباً دوسو (۲۰۰) سے زائد مساجد شہید کیئے گئے۔

میرے محترم قارئین! کیا یہ مساجد اور مدارس کعبۃ اللہ کی بیٹیاں نہیں؟ یہ مسجدِ اقصیٰ اور بابری مسجد کی بیٹیاں نہیں؟ ان مساجد اور مدارس کا کیا جرم تھا؟ کیا اب وہ وقت نہیں آیا کہ ہم اٹھ کر ان ظالموں کا گریباں پکڑیں اور ان سے مساجد کا انتقام لیں۔ کہاں گئے وہ سیاستدان جو بابری مسجد کی شہادت کے وقت جلسے کر رہے تھے؟ کیا ان کو لال مسجد اور دیگر سینکڑوں مساجد جو اس ناپاک فوج نے شہید کیئے ہیں نظر نہیں آتے؟ کہاں گئیں وہ مذہبی جماعتیں جو مساجد اور مدارس کی حفاظت کیلئے اپنے خون بہانے اور قربانی دینے کیلئے لوگوں کو جہاد پر ابھار رہی تھیں؟ کیا اب جہاد کا وقت نہیں؟ مساجد اور مدارس میں قرآن سنّت کو پڑھنے والے طلباء کرام کب اٹھیں گے؟ کیا میرے بھائیوں آپ کو اس مرتد پاکستان حکومت کے مظالم نظر نہیں آرہے ہیں؟

میرے محترم قارئین کرام !تحریک طالبان پاکستان امیر محترم جناب کمانڈر حکیم اللہ مسعود مدظلہ کی قیادت میں ان مساجد اور مدارس کے تحفظ کا نام ہے آج کل تحریک کے نوجوان جو اپنی جانوں کو نچھاور کر رہے ہیں جو روزانہ اپنے مقدس جسموں کو میدان جنگ میں کھپا رہے ہیں ان کا مقصد صرف اور صرف نفاذ شریعت اور مقدسات کی حفاظت ہے آج ہم ساری دنیا کے کافروں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ آجائے اور دولت کے بدلے خودکو بموں سے اڑائیں یہ دولت کی بات نہیں نظریئے پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔نوجوانوں ہم نے تو فیصلہ کیا ہے ؎

جب کچھ نہ بن پڑا تو ڈبو دیں گے سفینہ   رب ساحل کی قسم منت طوفان نہ کریں گے

اور ہم نے فیصلہ کیا ہے ؎

جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی   کٹی ہے برسرِ میداں مگر جھکی تو نہیں

نوجوانوں! کیا آپ کے رگوں میں تازہ غیرت مند خون گردش نہیں کر رہا؟

سنو میرے بھائی !اگر آج جہاد اس طاغوتِ اکبر کے خلاف فرض نہیں تو پھر قیامت تک جہاد فرض نہیں ہوگا۔تو کیا اب ابھی اٹھنے کا وقت نہیں؟؟؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ مقاصد کی تکمیل کی جنگ

اور اچھے طالبان اگر نام کے بھی مجاہد ہیں تو ایک نہ ایک دن ضرور اس کفر پر جھپٹیں گے فی الحال ان اچھے طالبان کے مقاصد اپنی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔

مقاصد کی اس جنگ میں ہم تیسرا فریق ہے۔اگر بغور جائزہ لیا جائے تو ہمیں سب سے زیادہ کامیابیاں ملی ہیں، سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ ہم پاکستانی عوام کے دلوں تک پہنچ گئے ہیں اس سے پہلے جو مشکلات عملیات میں درپیش تھے وہ کافی حد تک حل ہو گئے ہیں بعض اہم اہداف تک پہنچنا رائے عامہ کا اپنے حق میں ہونے کے بغیر دشوار ہوتا ہے مہران بیس اور شبقدر قلعہ کے اندر گھسنا عوام اور خواص کے ہم خیال ہونے سے ہی ہوتا ہے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے جو اسامہ بن لادن کے سانحہ میں حکومتی بے غیرتی اور ٹی، ٹی، پی کا اخلاص کے ساتھ بدلہ لینے کے اعلان کی برکت ہے۔

وللہ الحمد و المنۃ۔

پاکستان میں جہاد کیوں؟ (قسط دوم)

(مفتی محمد زمان صاحب)

ان مظالم کے علاوہ پاکستان جس مقصد کیلئے بنا تھا اور جس کیلئے لاکھوں علماء اور عوام نے قربانیاں دی تھیں اس مقصد کو چھوڑ کر اب وہ کس طرف جارہے ہیں؟ ہر کسی کو معلوم ہے کہ پاکستان اس صلیبی جنگ میں امریکہ کی صف اول کا اتحادی ہے اور جہاں امریکہ خود حملہ کرنا چاہتا ہے کرسکتا ہے اور جہاں خود نہیں کرسکتا وہاں پاکستان کو استعمال کرتا ہے جس کی مثالوں سے دنیا بھری پڑی ہے۔اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس مختصر رسالے کے ذریعے پاکستانی مسلمانوں کو خصوصاً اور باہر کے مسلمانوں کو عموماً آگاہ کریں کہ پاکستان کی حکومت روز اوّل سے مسلمان چلی آرہی ہے یا اسی روز سے کافر ومرتد؟ اور صرف لازم کافر ومرتد ہی نہیں بلکہ متعدی کافر ومرتد ہے کہ دوسروں کو بھی کافر ومرتد بناتی ہے۔اس وجہ سے ہم ان طبقات پر مختصر بحث کرتے ہیں کہ جن سے پاکستان کی حکومت مرکب ہے جو کہ کل چار طبقات ہیں:
(۱) حکمران طبقہ (۲) عسکری طبقہ (۳) عدالتی طبقہ (۴) آئین پاکستان۔

سب سے پہلے ہم حکمران طبقہ لیتے ہیں لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ ہم ان پر اعمال کی وجہ سے کفر وارتداد کا فتوٰی نہیں لگاتے ہیں جو وہ کرتے ہیں مثلاً حکمران طبقہ یہود ونصارٰی کی مشابہت کرتے ہیں، ڈاڑھی منڈھے ہیں، ٹائی استعمال کرتے ہیں، شراب پیتے ہیں زنا کرتے ہیں، نماز نہیں پڑھتے روزے نہیں رکھتے، مسلمانوں کا قتلِ عام کرتے ہیں، مسلمانوں میں بے حیائی پھیلاتے ہیں الغرض وہ تمام برائیاں ان میں بطریقہ ءاتم موجود ہیں جس پر آدمی مداومت کرکے اس گناہ کی حالت میں بغیر توبہ کے مرجائے یا اس کو حلال سمجھے تو وہ شخص کافر ہوجاتا ہے۔جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے ﴿بَلَى مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (البقرہ، ۸۱) ترجمہ: ہاں جو برے کام کرے اور اس کے گناہ (ہر طرف سے) اس کو گھیر لیں تو ایسے لوگ دوزخ (میں جانے) والے ہیں (اور) وہ ہمیشہ اس میں (جلتے) رہیں گے۔اور دوسری جگہ ارشاد ہے ﴿وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الآنَ وَلاَ الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً﴾ (النساء، ۱۸) ترجمہ: اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو (ساری عمر) برے کام کرتے رہے یہاں تک کہ جب اُن میں سے کسی کی موت آموجود ہو تو اُس وقت کہنے لگے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ اُن کی (توبہ قبول ہوتی ہے) جو کفر کی

حالت میں مریں۔ایسے لوگوں کیلئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے“۔مزید فرمایا﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا وَغَضِبَ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيماً﴾(النساء ،۹۳) ترجمہ:اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا اور اللہ اس پر غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کیلئے اُس نے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور پھر فرمایا﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾(النور،۱۹) ترجمہ:اور جولوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی (یعنی تہمت کی خبر، بدکاری) پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہوگا اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

دوسری جگہ میں فرمایا﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَاماً () يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَاناً﴾(الفرقان،٦٨،٦٩)ترجمہ:اور وہ جو اللہ کیساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جن جاندار کا مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اُس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق پر (یعنی حکمِ شریعت کے مطابق) اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا۔قیامت کے دن اس کو دوگنا عذاب ہوگا اور ذلت اور خواری سے اس میں ہمیشہ رہے گا ۔

اور حدیث میں آتا ہے ”عن ابن عمرؓ قال قال النبیﷺ من شرب الخمر فی الدنیالا یشربها فی الآخرة الّاان یتوب“ (مستخرج لا بی عوانه رقم الحدیث ٦٤٢١) ترجمہ:۔عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں شراب پیا آخرت میں نہیں پیئے گا مگر یہ توبہ کرے۔

ان آیات مبارکہ میں جس عذاب کا ذکر آیا ہے کہ دردناک عذاب ،سخت عذاب ، بڑا عذاب ، ذلت اور رسوائی کا عذاب اور حدیث میں جو آیا ہے کہ آخرت میں نہیں پیئے گا تو یہ سزا اور عذاب کافروں کیلئے ہے نہ کہ مسلمانوں کیلئے کیونکہ مسلمان کا جہنم میں بھیجنا تطہیر یعنی پاک کرنے کیلئے ہے اور کافروں کا جہنم میں بھیجنا تعذیب عذاب اور رسوا کرنے کیلئے ہے۔لیکن ہماری مراد وہ حکمران ہے جو آج کل مسلمانوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ہماری مراد وہ حکمران ہیں جنہوں نے اللہ کی شریعت کو بدل ڈالا اور طاغوتی قوانین کو اللہ تعالیٰ پر مقدم کر دیا طاغوتی قوانین کو اچھا سمجھا اور انہیں لوگوں کی نظر میں مزین کر کے پیش کیا۔

ہمارے حکمران وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی شریعت اور اس شریعت کو زمین میں نافذ کرنے کی دعوت دینے والوں سے دشمنی اور اعلان جنگ کرتے ہیں۔ ہماری مراد وہ حکمران ہے جو مال ،فوج اور اسلحے کے زور پر کفر کے قوانین کا دفاع اور حمایت کرتے ہیں اور ان قوانین کو نافذ کرنے کیلئے مسلمانوں کے خلاف لڑائی کرتے ہیں۔

ہمارے حکمران وہ ہیں جن میں وہ تمام نشانیاں اور علامات جمع ہو چکی ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت پر ناپسندیدگی کو ظاہر کرتی ہے۔ ہماری مراد وہ حکمران ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کا ایک حکم منوانے کیلئے بھی اس کے خلاف شدید قسم کی مسلح جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔ ہماری مراد وہ حکمران ہیں جو اللہ تعالیٰ کی شریعت کو پیٹھ دکھاتا ہے اور اس طریقہ سے اعراض کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہماری مراد وہ حکمران ہیں جس نے اپنی زبانِ حال اور عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مخالف قانون سازی کو حلال قرار دیا ہے۔

ہماری مراد وہ حکمران ہیں جو اس وقت امت کے سینے پر اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہیں اور اس کے وسائل پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں۔اور ہماری مراد وہ سرکش حاکم ہیں جن کی صفات کا ابھی ذکر ہو چکا ہے۔اس بارے میں ہم کہتے ہیں کہ کتاب وسنت کی دلائل اور تمام معتبر علمائے امت کے اقوال سے بالا جماع ایسے حکمران کا ظاہری کافر ہونا ثابت ہوتا ہے۔اور اس میں کسی قسم کا شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ایسے حکمران کا کافر کہنے اور سمجھنے سے توقف کا اظہار صرف وہی شخص کرسکتا ہے جو دین کے بارے میں غفلت کا شکار ہے اور اس کی بصیرت او بصارت دونوں کھو چکی ہیں۔اور یہ بھی جاننا ضروری ہے ک اسلامی مما لک میں امریکہ اور یورپ کو ان کے مفادات کے حصول کیلئے دو چیزوں کی ضرورت ہے (۱) جمہویت (۲) آمریت یا شخصی حکومت ۔اب پاکستان ،افغانستان وغیرہ مما لک میں جمہوریت برقرار ہے۔اور سعودی عرب، لیبیا عراق وغیرہ میں آمریت قائم ہے۔کیونکہ پاکستان ،افغانستان وغیرہ مما لک میں عوام امریکہ ویورپ وغیرہ کے مخالف ہیں تو وہاں آمریت کو برقرار رکھا جاتا ہے۔آپ دیکھ لیجئے کہ جس ملک میں جمہوریت قائم ہے وہاں اگر کسی حادثہ کی وجہ سے مارشل لاء قائم ہو جائے اور یہ مارشل لاء امریکہ اور یورپ کے مشورے کے بغیر ہو تو فوراً اقتصادی پابندیاں لگادی جاتی ہے۔حالانکہ عرب مما لک میں سالوں سے آمریت چلی آرہی ہے مگر کسی نے بھی ان پر اقتصادی پابندی نہیں لگائی۔کیونکہ وہاں جو آمریت قائم ہے اس میں امریکہ اور یورپ کا فائدہ ہے۔اس وجہ سے اسلامی مما لک میں جہاں بھی حکمران بنتے ہیں ان کیلئے امریکہ اور یورپ کی طرف سے کچھ شرائط ہیں

جن کو مختصراً ذکر کا کیا جاتا ہے۔

(ا) حکمران مغرب کے ساتھ یہ عہدہ و پیمان کریں کہ وہ ہر ایک اسلامی عمل کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔

اب جہاں بھی عوام ایک اسلامی عمل کیلئے نعرہ بلند کریں گے وہاں یہ حکمران ان کے درمیان حائل ہونگے اور ان کو منع کریں گے۔ بلکہ ہر اس عمل سے عوام کو منع کریں گے جو یورپ اور امریکہ کو پسند نہ ہو، وہ یہ حکم ضرور پورا کریں گے کیونکہ انہوں نے روز اول سے اس شرط پر تو انہیں صدارت کی کرسی ملی ہے۔

مثال کے طور پر امریکہ کو یہ پسند نہ آیا کہ پاکستان کے دل سے یہ آواز اٹھ جائے کہ ہم شریعت کی تنفیذ چاہتے ہیں یا اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے لوگ جدوجہد کرتے ہیں۔ یا سوات میں اسلامی نظام کی تنفیذ کیلئے کوشش کی جاتی ہے تو حکمران اٹھ جاتے ہیں اور اس عمل کو روک جاتے ہیں اور صرف روکا تک نہیں بلکہ امریکہ اور یورپ کو خوش کرنے کیلئے اپنے عوام کیساتھ وہ کچھ کیا کہ رہتی دنیا تک حکمرانانِ پاکستان کے ماتھے پر سیاہ داغ کی طرح باقی رہے گا اسی طرح امریکہ کو یہ پسند نہ تھا کہ دنیا میں ایک ملک ہو اور اس میں اسلام کا بول بالا ہو اور اس میں شرعی قوانین ہو اور اس میں لوگوں کو شریعت کے مطابق ضروریاتِ زندگی میسر ہو تو پاکستان اس اسلامی امارت کے خاتمے کیلئے فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور بحری ، بری و فضائی راستوں کے علاوہ خود ایک ایک افغان مجاہد کو پکڑ کر کے امریکہ کے حوالے کیا۔ اس تابعداری پر امریکہ کی طرف سے پاکستان کو کیا ملا؟ دنیا جانتی ہے کہ امریکہ نے حکمرانان پاکستان سے عدم اطمینان کا اعلان کر دیا۔

ے وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

امریکہ نہ مشرف سے خوش ہوا اور نہ آئندہ کیلئے اس کیساتھ نبھانے کیلئے ارادہ ہے کیونکہ امریکہ کی وجہ سے آج مشرف کو ڈکٹیٹر اور ملک کا غدار کہا جاتا ہے۔ ورنہ دنیا میں زرداری سے بڑا غدار اور چور گزرا ہے اس کو بھی لوگ صدر اور جمہور رئیس کہتے ہیں تُف ہے ان سیاستدان اور تجزیہ نگاروں پر اور اس عسکری ادارے پر جنہوں نے کل اسی چور کو پکڑا تھا اور آج اس کے آرڈر پر مسلمانوں کا قتل عام کرتے ہیں وہ بھی اس کو صدر کہتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ منہ ہمارا اور زبان اس میں کسی اور کی چلتی ہے۔ یہ ایک اور داستان ہے جس کیلئے الگ کتاب کی ضرورت ہے۔

جمہوریت کا طریقہ یہ ہے کہ جہاں کہیں عوام کے ناپسندی کا کام ہو جائے تو انہیں اجازت ہے کہ وہ نکلے جلسے اور

مظاہرے کریں، روڈ بلاک کریں، ہڑتالیں کریں اس وقت تک کہ حکومت ان کا مطالبہ منظور کرے لیکن ہمارے ملک میں کیا ہوتا ہے؟

آیئے دیکھتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کی شان میں گستاخی ہوتی ہے اور لوگ سڑکوں پر نکل آتے ہیں تو پھر ان پر لاٹھی چارج ہوتی ہے اور ان پر آنسو گیس استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر اس سے وہ نہ بیٹھیں تو پھر ان سے جیلیں بھر دی جاتی ہیں اور آخر کار انہیں شہید کیا جاتا ہے۔

اگر یہ عوام ڈنمارک کے خلاف اس کے سفارت خانے پر حملہ کریں تو یہی حکومت ان کے درمیان حائل ہوتی ہے اور سفارت خانے کی حفاظت کرتی ہے۔ وہ حکمران جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور جوان کو کافر اور مرتد کہے۔ انہیں سزائے موت تک پہنچاتے ہیں اور یہ اس کے سوا کچھ بھی نہیں جو انہوں نے امریکہ اور یورپ کے ساتھ عہد و پیمان کیا ہے۔ حالانکہ پیغمبر اسلام کے ساتھ ہنسی مذاق اور گستاخانہ خاکے بنانا تو دور کی بات ہے اسلام میں تو ایک عورت کیساتھ ہنسی، مذاق اور کھیل تماشے پر یہودی کو قتل کیا ہے۔ جیسا کہ بنی قنیعقاع کے ساتھ ہوا۔ جس کا ذکر اس رسالے کے مضمون (حکومت پاکستان اور اس کی افواج کیساتھ قتال کرنے کی شرعی دلائل) میں ہوا ہے۔ تو کم از کم حکومت پاکستان کیلئے اسلامی احکام کے اندر اتنا تو چاہئے تھا کہ ڈنمارک یا دوسرے عیسائی ملک کے ساتھ تعلقات ختم کرتی۔ لیکن یہ کام تو مسلمان کر سکتا ہے اور حکمران پاکستان کہاں کے مسلمان ہیں۔ تو اسی عہد و پیمان کی وجہ سے ہر اسلامی عمل سے روکنے کیلئے حکومت پاکستان اٹھتی ہے۔ اور لوگوں کو اس سے منع کرتی ہے۔ تو ایسے حکمرانوں کے خلاف جہاد فرض نہیں؟

دوسری شرط: حکمران ان امریکہ اور یورپ کو ان کے مقاصد کے حصول کیلئے ضمانت دیں گے۔

یعنی ان ممالک کے فوائد اور مصلحتیں جہاں کہیں بھی پوری ہوتی ہیں وہاں ان کو اپنے ملک میں جگہ دیں گے۔ مثلاً بہانہ یہ بنائیں گے کہ ہمیں مہارت اور طاقت کی ضرورت ہے اور وہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ تو اس وجہ سے ہم نے انگریزوں کو یہاں آنے کی دعوت دی ہے۔ یا وہ فنڈ بریفنگ کمپنی کیلئے یہاں آئے ہیں۔ یا یہ بہانہ بنائیں گے کہ ہمیں تیل کی ضرورت ہے اس کی تلاش کیلئے ہم نے امریکہ وغیرہ کو اجازت دی ہے اس وجہ سے سعودی اور کویت میں مغرب بیف افواج اور ان کے انجینئر آئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ تیل سعودی وغیرہ ممالک کیلئے نہیں نکالتے بلکہ اپنے لیئے نکا

لتے ہیں اس کے علاوہ ہمارے ملک میں جو NGO,s کے نام سے انگریز یہاں کام کرتے ہیں یا بلیک واٹر کے نام سے جو یہاں آئے ہیں۔اور ہمارے حکمران کہتے ہیں کہ ہماری فوج اور پولیس کو تربیت دیتے ہیں اور ہمیں اس کی ضرورت ہے تو یہ بکواس ہے اور نہ یہ ہمارے فائدے کیلئے ہیں بلکہ اپنے مقاصد کے حصول کیلئے اس ملک میں آئے ہوئے ہیں اور یہ ہم کوئی سینہ زوری نہیں کرتے بلکہ یہ تو روز روشن کی طرح واضح ہے کہ تربیت کیلئے ایک سے لیکر دس آدمی چاہئے نہ کہ ہزار دس ہزار اور جب وہ آتے ہیں تو پھر صرف تربیت تک محدود ہوتے ہیں لیکن یہ بازاروں میں اسلحہ سمیت گھومتے پھرتے ہیں۔اور پھر ایبٹ آباد میں چھاپہ بھی مارتے ہیں یہ عجیب ماسٹر ہیں؟

تیسری شرط: حکمران مغرب کے دین یعنی جمہوریت پر مکمل عمل کریں گے۔

کیونکہ اسی میں مغرب کے مفادات کا تحفظ ہے اگر یہاں کوئی ایسا موقعہ آجائے جس سے پہلے ذکر کی گئی دونوں شرطوں کو نقصان پہنچتا ہے۔تو پھر فوراً جمہوریت کو ختم کر کے آمریت کو نافذ کرتے ہیں۔مثلاً ہمارے ملک میں لوگ جمہوریت کے خلاف اٹھے۔یا پھر یہ نعرہ لگایا جائے اس ملک سے امریکی اور برطانوی لوگ نکل جائیں یا کوئی ایسا بل اسمبلی سے پاس ہوجائے کہ اس سے اسلام کی شکل وہیئت قائم ہوتی ہے حالانکہ اسے ہم اسلام نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ تو پیغمبر اسلام والا نہیں ہے بلکہ وہ تو یہودیوں کا ماڈرن اور ڈیموکریٹ اسلام ہے۔جیسا کہ مشرف کے دور میں یہ آواز لگائی جاتی تھی کہ ہم صحابہ والا اور طالبان والا اسلام نہیں چاہتے ہیں۔ بلکہ ہم ماڈرن اسلام چاہتے ہیں۔تو ماڈرن اسلام کو اسلام نہیں کہا جا سکتا۔لیکن امریکہ کو وہ پسند نہیں آیا تو فوراً جمہوریت کو ختم کر کے آمریت لاگو کرتے ہیں۔اور یا اس عمل کو ختم کرتے ہیں۔جیسا کہ زرداری کے دور میں ملاکنڈ ڈویژن میں طالبانائزیشن کے نام پر بل پاس ہوا تو امریکہ کو ناپسند گزرا تو زور اس کے بل ختم کرنے پر لگایا یہاں تک کہ سوات کے خلاف آپریشن شروع ہوا۔اور زرداری کو اس لیئے ختم نہیں کیا کہ اب اس سے مزید کچھ کام لینا باقی ہے تو اس کو برقرار رکھا اور بل کو ختم کیا۔آپ دیکھ لیجئے کہ جب پاکستان میں فوجی حکومت (مارشل لاء) آئی ہے تو ضرور اس کے پس پردہ محرکات ہوں گے،جس سے امریکہ اور مغرب کو نقصان پہنچتا ہے۔اور اس کے فوائد ختم ہوجاتے ہیں یا ان کے خلاف کوئی ایک دفعہ منظور کیا جائے تو فوراً کسی فوجی مرتد کو لاتے ہیں جیسا کہ نواز شریف کو ہٹا کر پرویز مشرف کو بٹھایا گیا حالانکہ فوجی کی حیثیت تو خادم اور نوکر کی سی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۲اپر)

پاکستانی مجاہدین کیلئے پاکستانی افواج کے خلاف جہاد کرنا افضل ہے

(شیخ الحدیث مولانا نصیب خان صاحب)

تحریک طالبان پاکستان کے بانی مجاہد کبیر فدائیوں کا پیشوا شہید بیت اللہ مسعودؒ ہے اس تحریک کا اول مقصد پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ ہے پہلے مذاکرات کے راستے سے اور اگر اس سے نہ ہوا تو تو پھر جہاد (جنگ) کے راستے سے اور پاکستانی مجاہدین کیلئے پاکستان میں جہاد کرنا کئی وجود سے افضل ہے تین وجوہ تو اس آیت کریمہ میں ہیں ''و مالنا ان لا نقاتل فی سبیل الله و قد اخرجنا من دیا ر نا و ابنا ء نا'' ترجمہ:۔ کہ ہم اللہ کی راہ میں کیوں نہ لڑیں گے جب کہ ہم وطن سے (خارج) اور بال بچوں سے جدا کر دیئے گئے ہیں ایک وجہ اس آیت کریمہ میں ہے'' یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُواْ قَاتِلُواْ الَّذِیْنَ یَلُونَکُم مِّنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُواْ فِیْکُمْ غِلْظَةً'' ترجمہ اے اہلِ ایمان اپنے نزدیک کے (رہنے والے) کافروں سے جنگ کرو اور چاہیئے کہ وہ تم میں (اپنے لیئے) سختی معلوم کریں یعنی نزدیک کے کافروں سے لڑنا اور پانچویں اور چھٹی اس حدیث میں موجود ہیں ''من قتل دو نه ماله و عرضه فهو شهید'' ترجمہ:۔ جو شخص اپنے مال اور عزت کی وجہ سے قتل کیا جائے تو وہ شہید ہے۔ یعنی مال سے دفاع کرنا اور عزت سے دفاع کرنا۔ حالاً پاکستان کی فوج میں تین قسم کے لوگ بھرتی ہیں (۱) شیعہ (۲) قادیانی اور (۳) امریکی اور یہ تینوں کے تینوں کافر ہیں تو مقسم جو فوج پاکستان ہے وہ بھی کافر ہوا۔ تحریک طالبان افغانستان (امارتِ اسلامیہ) اور تحریک طالبان پاکستان اہداف واغراض میں ایک ہے فرق صرف وطن اور نام کے لحاظ سے ہے۔ جو لوگ ان کے درمیان فرق کرتے ہیں وہ ان کی حقیقت سے جاہل و بے وقوف ہیں۔

مجاہدین کے درمیان اتحادواتفاق وقت کی اہم ضرورت

(شاہد عمر)

الحمد لله المنتقم الذى شرح قلوبنابفرضية القتال فى سبيل الله والاتفاق بين المجاهدين والانتقام من الظلمين۔اما بعد فقال عز وجل ﴿واعتصموا بحبل الله جميعاولا تفرقوا﴾(آل عمران ،۱۰۳)

ترجمہ:اوراللہ کی رسی کومضبوطی سے تھامے رکھواورتفرقہ میں نہ پڑو۔

تشریح:۔اللہ کی رسی سے مراداللہ کا دین ہے یعنی اللہ کے دین پرقائم رہواوراسکے قیام کیلئے متحد ہوجاؤاورآپس میں معمولی معمولی باتوں پراختلاف نہ کرو۔"وقال قائدنا الاعظم محمد ﷺ عليكم بالحماعة والسمع والطعةوالهجرة والجهاد فى سبيل الله" ترجمہ:۔آپ لوگوں پر جماعت کے ساتھ رہنا،سننا،اطاعت کرنا ،ہجرت اوراللہ کی راہ میں جہادکرنالازم ہے یعنی مجاہدین اسلام پرایک قائداسلامی کے ماتحت اتفاق اور وحدت حقیقی کے ساتھ جہادکرنالازم ہے۔

میرے ہم سفراورایک مقصدرکھنے والے تحریک طالبان پاکستان خصوصاًاورتمام مسلمان عموماً!سنوکہ ہمارااللہ ایک ہے قرآن ایک ہے پیغمبرﷺ ایک ہے مذہب اسلام ایک ہےاور ہمارے مقابلے میں تمام کفارمتحد ہیں ہم سب مسلمان بھائی بھائی ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ کافروں کے مقابلے میں وحدت قائم کریں۔

مجاہدین ساتھیو!جب مسلمانوں اورمجاہدین کے درمیان اختلاف کی فضاء پیداہوتی ہیں تووہ مندرجہ ذیل وجوہات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے مثلاً بیت المال میں ذمہ داروں کی طرف سے خیانت کرنا،غنیمت میں شرعی قوانین کالحاظ نہ رکھنااور ہرایک ذمہ دارکی اپنی ذمہ داری سےاورذمہ داری میں اپنے اختیارات سے لاعلمی ہے کہ ہم کس چیز کے ذمہ دار ہیں اور ہمارے اختیارات کیا ہیں تو اس وجہ سے ذمہ دارلوگ اختیارات کاناجائز استعمال کرتے ہیں تو یہی وجہ مسلمانوں اورمجاہدین کے درمیان اختلاف کا سبب بن جاتی ہے۔

میرے تمام مجاہدساتھیو!تحریک میں کسی بھی شخص کو جوبھی ذمہ داری حوالہ ہےتو وہ اس ذمہ داری میں اپنی پوری صلاحیت کوخرچ کرےاوراپنے دوسرے ذمہ داری میں مداخلت نہ کرے تاکہ ہمارے اتحادواتفاق کونقصان نہ پہنچے فضول باتوں کوچھوڑکرعملی قدم اٹھاؤ کیونکہ دشمن نے ہمارے خلاف اتحادکیا ہے۔اوران کی تمام ٹیکنالوجی مجاہدین کے

خلاف استعمال ہو رہی ہے لیکن ڈرنے کی بات نہیں ہے کیونکہ ہمارے ساتھ اللہ ہے اور ان کا کوئی مدد گار نہیں اللہ کا فرمان ہے ﴿ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَى لَهُمْ﴾(سورہ محمد، ۱۱) ترجمہ: یہ اس لیے کہ جو مومن ہیں ان کا اللہ کارساز ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔

اور اس بات پر بھی معترف ہے لیکن ہمارے ساتھیو! ہمیشہ کیلئے مجاہدین کے مقابلے میں علماء سوء بھی پیدا ہوئے ہیں جو مال و دولت اور دنیا کی حریص ہوتے ہیں اور جب دشمن کی طرف سے ان کو مال یا دباؤ آتا ہے تو وہ مکار عالم مجاہدین کی قوت کو مختلف طریقو سے خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے جیسا کہ ابھی بعض علماء سوء یہ فتوے دے رہے ہیں کہ فدائی حملہ ناجائز ہے۔

میرے ساتھیو! یہ علماء سوء پاکستانی استخبارات کے آلہ کار ہیں ان کا خاتمہ کرو۔ کیونکہ فدائی حملہ تمام محققین علماء کے فتوے سے جائز لیکن اس کو ایسا استعمال کرنا چاہیئے کہ صحیح ہدف پر استعمال ہو جائے۔

ہمارے ساتھیو! وقتاً فوقتاً دشمن کی طرف سے مختلف طریقوں سے یہ پروپیگنڈہ کر کے آئیں گے لیکن مقابلہ جرأت سے کریں گے دوسری وجہ وہ قومی تعصب ہے مثلاً میں مسعود ہوں یا وزیر ہوں یا باجوڑی دریازی ہوں یا بڑوزی ہوں یا مہمند، سوات، دیر وغیرہ میں فلاں قوم کا ہوں ایسی باتوں سے اختلاف کی بدبو آتی ہے خدا کیلئے مجاہدین ایسی باتوں سے پرہیز کریں ویسے نہ کہ اس آیت کا مصداق بن جائے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَى أَن يَكُونُوا خَيْراً مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَى أَن يَكُنَّ خَيْراً مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾(الحجرات، ۱۱) ترجمہ: مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتیں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا بُرا نام رکھو ایمان لانے کے بعد بُرا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔

میرے ساتھیو! اگر لوگوں کے ساتھ تعارف کرنا ہے تو تعارف کیلئے ایسے الفاظ استعمال نہ کریں کہ ہم فلاں شخص یا فلاں کمانڈر کے آدمی ہیں بلکہ ایسا کہے کہ ہم تحریک طالبان پاکستان والے ہیں اور جس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں وہ ظاہر کریں مثلاً یوں کہے کہ ہم تحریک طالبان پاکستان باجوڑ سے تعلق رکھتے ہیں اس طرح کے الفاظ دوسری ایجنسیوں

اور اضلاع والے بھی استعال کریں اور اللہ کے اس فرمان پرعمل کریں ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباً وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾(الحجرات ،۱۳)ترجمہ: لوگو! ہم نے تم کوایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے۔

تیسری وجہ فروعی مسائل میں الجھنا ہے جناب! تحریک طالبان پاکستان خلافت کے قیام کا نام ہے اس میں ہر مسلک کے لوگوں کو کام کرنے کا حق حاصل ہے سوائے شیعہ، قادیانیوں وغیرہ کے کیونکہ وہ زندیق ہیں فروعی مسائل مثلاً امین بالجھر اور امین بالخفاء یا رفع الیدین وغیرہ ایسے مسائل ہیں کہ دونوں طرف جائز ہیں ہمیں ان لوگوں کی فکر کرنی چاہیئے کہ ان دونوں سے خالی ہیں میرے تحریک طالبان کے ساتھیو! جس نظام کی تنفیذ کیلئے حکومت اور قوم سے لڑتے ہوں خود بھی اس نظام پر عمل کرو تا کہ قوم کیلئے ایک ایسا ماڈل بن جاؤ اور آپ کی شکل وصورت میں وہ چیز دکھائی جائے جس چیز کیلئے ان سے لڑ رہے ہوں اور (ادخلو فی السلم کا فة) پر عمل کرو۔

میرے ساتھیو! پاکستانی علماء کو ایک مشورہ دے رہا ہوں کہ اے علماء کرام! ہوشیار رہو ورنہ ایسا دن آئے گا کہ یہ مرتد پاکستانی فوج آپ کو اس بات پر قتل کرے گی کہ آپ نے کیوں قرآن وحدیث پر عبور حاصل کیا ہے؟ جناب علماء کرام ابھی وقت ہے کہ بیدار ہو جاؤ اور قوم کو بیداری کی دعوت دو پھر قیامت کے دن آپ کا ذمہ اس بات سے فارغ نہیں ہو گا کہ ہم نے قرآن وحدیث کا علم حاصل کیا ہے بلکہ اصل بات عمل کی ہے آپ سے عمل کے بارے میں پوچھا جائے گا اگر آپ نے اپنی عملی زندگی اس قرآن وحدیث کے مطابق نہیں گزاری تو آپ کو دو چند سزاء دی جائے گی باقی سوچ کرو آپ سمجھدار لوگ ہیں اے میرے پاکستانی بھائیو بھائیوں ایسی باتوں میں شک نہ کرو کہ اسامہ بن لادن امریکہ نے ایبٹ آباد میں شہید کیا اور طالبان بدلہ پشاور میں لے رہا ہے میرے بھائیوں! اصل میں یہ پاکستانی مرتد فوج اور لشکر اسی امریکی نظام ڈیموکریسی کے محافظ ہیں امریکی فوج اور سی آئی اے کے چوکیدار ہیں اسامہ اور ان جیسے دوسرے مجاہدین کی شہادت اور حوالگی میں ان کے ساتھ مکمل تعاون کررہے ہیں اور اس پر فخر محسوس کررہے ہیں جیسا کہ آپ ان کے ترجمان شیطان ملک، اطہر عباس اور میاں افتخار کے منہ سے سن رہے ہیں۔

انسانی ڈرون

(فدائی جوان فیصل شہزاد فک اللہ اسرہ)

میرا اصل نام فیصل شہزاد ہے اور دوسرا نام ابوز لاند ہے میں ایک امریکی شہری ہوں، اور میرا اصل تعلق نوشہرہ پاکستان سے ہے۔ میں جنوری ۱۹۹۹ء کو امریکہ پڑھنے کے خاطر گیا۔

اس ویڈیوں کو بنانے کا مقصد ریا کاری ہرگز نہیں ہیں بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ میں ان لوگوں کا توجہ حاصل کرسکوں جن کے دل صاف ہیں۔ اور لوگوں کو اس سچے اور پاکیزہ دین کی دعوت دے سکوں، اور مسلمان اس بات پر ابھار سکوں کہ اسلام کے دشمنوں کے خلاف جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہو، انشاء اللہ یہاں تک کہ کفر کو مکمل شکست ہو جائے اور دنیا میں صرف اللہ کا حکم نافذ ہو جائے۔ میں آپ کو مختصرً ابتاؤں گا کہ میں کیسے اپنے دین اسلام کی طرف واپس آیا، میں نے ماڈرن مسلم گھرانے میں پرورش پائی، اور عام طور پر ماڈرن گھرانوں میں قرآن کی تعلیم نہیں دی جاتی، یا پھر قرآن کو عربی زبان میں پڑھایا تو جاتا ہے لیکن اس کا مطلب نہیں سمجھایا جاتا جو کہ افسوس ناک بات ہے میرا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ مسلمان ہے اور دین کی پیروی چاہتے ہو تو آپ کو شروع سے آخر قرآن کا مطلب اور ترجمہ کا پتہ ہونا چاہیئے۔ میں نے عام مسلمان بچے کی طرح ماڈرن معاشرے میں بچپن گزارا، اور مجھے بہتر جاب حاصل کرنے اور دنیا میں موجود بہتر مواقع سے مستفید ہونے کا سبق ملا، لیکن میں نے گریجوکیشن کرلی اور ایک امریکی ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب شروع کردی اور وہ سب کچھ حاصل کیا، جن کی کوئی انسان خواہش کرتا ہے جیسا کہ اچھی گاڑی اچھا گھر اور بہترین نوکری، لیکن میرے دل کے گہرائیوں میں ایک بات تھی کہ زندگی کا اس کے علاوہ اور بھی کوئی بڑا مقصد ہے صرف کھانا پینا، ۹ سے ۵ بجے تک جاب کرنا سو جانا اور پھر اگلی صبح دوبارہ آفس جانا ہی کافی نہیں ہیں، زندگی کو کوئی بڑا مقصد ہونا چاہیئے، اسی دوران ۹/۱۱ کا واقعہ ہوا، چونکہ میں مغربی طرز ثقافت کا حامل تھا تو میں نے یہ سوچنا شروع کردیا، کہ اس آدمی اُسامہ بن لادن کیساتھ کیا مسئلہ ہے، چنانچہ میں یہ سمجھنا چاہتا تھا کہ اسامہ بن لادن اور انتہا پسند کہلائے جانے والے لوگ آخر کون ہیں، چنانچہ میں نے قرآن پڑھنا شروع کیا، تا کہ پتہ چل سکے کہ وہ کس کی پیروی کررہے ہیں، اور الحمد اللہ جب میں نے قرآن پڑھا تو مجھے اپنے تمام سوالات کے جواب مل گئے اور میرا دل اس دین اسلام سے روشن ہوگیا، جو کہ اس وقت ہمارے دور کا سچا دین ہے۔ اس کے علاوہ مسلم ممالک کی تذلیل نے مجھے سوچنے پر مجبور کردیا، اور میں اس نتیجے پر

پہنچا کہ کہیں نہ کہیں کچھ غلطی ضرور ہے، کیونکہ سپین اور اندلس سے لیکر انڈونیشیا تک کوئی بھی ایسا کوئی مسلم ملک نہیں ہے جس کی عزت ہو، اور یہ تمام ممالک ہر وقت مغرب کی مدد کیلئے منتظر رہتے ہیں، ان کی عزت نفس باقی نہیں رہی، اور بلا شبہ اس کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہے۔ اور جب میں دین اسلام کو سمجھا تو مجھے اس میں جہاد سب سے نمایا لگا، میرا مطلب یہ ہے کہ لوگ نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں زکوۃ دیتے ہیں اور حج کرنے جاتے ہیں، وہ اسلام کی ایک حصے پر عمل کرتے ہیں لیکن دوسرے حصے پر نہیں کرتے ، جو کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔

میں آپ کو جہاد کی اہمیت کے بارے میں بتاتا ہوں جہاد اللہ کی راہ میں پوری طاقت اور ہتھیاروں کے ساتھ لڑنے کا نام ہے، اور اسے اسلام میں بہت اہمیت دی گئی ہے، اور یہ اسلام کا اہم ستون ہے جس پر اس کی بنیاد رکھی گئی ہے ، جہاد کی وجہ سے اسلام نافذ ہوتا ہے، اور اس کی وجہ سے اللہ کا کلمہ بلند تر ہو جاتا ہے جو کہ لا الہٰ الا اللہ ہے، اسی سے دین کی نشر و اشاعت ہوتی ہے، جہاد کے چھوڑنے سے اسلام تباہی سے دو چار ہو جاتا ہے اور مسلمان انتہائی پستی میں گر جاتا ہیں، ان کی عزت و وقار کا خاتمہ ہو جاتا ہے، اور ان کی زمینوں پر قبضہ کیا جاتا ہے اور ان کی حکمرانی کا خاتمہ ہو جاتا ہے جہاد سب پر فرض ہے اور جو اس فرض سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے، یا اس فرض کی ادائیگی کی خواہش دل میں رکھے بغیر مر جاتا ہے تو نفاق کی ایک حالت پر مر جاتا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہاد اہمیت کا حامل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَن تَكْرَهُواْ شَيْئاً وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَن تُحِبُّواْ شَيْئاً وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ'' سورة البقره(٢١٦) ترجمہ: (مسلمانو) تم پر (اللہ کے رستے میں) لڑنا فرض کر دیا گیا ہے وہ تمہیں ناگوار تو ہوگا مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تمہیں بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگی اور وہ تمہارے لئے مضر ہو اور (ان باتوں کو) اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اسی طرح ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کہ تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ لوگ اللہ کے ایک حکم پر تو عمل کرتے ہیں، لیکن دوسرے حکم پر نہیں کرتے، حالانکہ دونوں احکامات پر عمل کرنا ہم پر لازم ہے۔

اور مسلمانوں کی تذلیل کے متعلق بھی ایک حدیث کا تذکرہ کروں گا جو کہ ابن عمرؓ سے روایت ہے، ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم بیع عینہ کا کاروبار شروع کرو گے، اور بیلوں کے دُموں

کو پکڑ کر کھیتی باڑی پر راضی ہو جاؤ گے اور جہاد چھوڑ و گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اور اس کو تم سے اس وقت تک نہیں ہٹائے گا، جب تک تم اپنے دین یعنی جہاد کی لوٹ کر نہیں آ ؤ گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاد کو اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ اس کے لئے حدیث میں دین کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اگر آپ مسلم دنیا پر نظر دوڑائے تو آپ دیکھیں گے کہ مسلمان کتنے ظلم وستم کا شکار ہے، اگر آپ فلسطین اور اسرائیل کا تنازعہ دیکھیں تو یہ صرف عرب مما لک کا تنازعہ نہیں ، بلکہ یہ تمام مسلم دنیا کا تنازعہ ہے۔ اس طرح روس چیچنیا تنازعہ اور امریکہ کی افغانستان ،عراق، صومالیہ، اوریمن میں موجودگی کی وجہ سے مسلمانوں کا قتل عام ہورہا ہے، اوران کی زمینوں پر غاصبانہ قبضہ کیا جارہا ہے، اور میں آپ کو بتا تا ہوں کہ جہاد کب فرض عین ہوجاتا ہے، پہلی صورت یہ کہ اگر دشمن مسلم سرزمین کی سرحد پر آجائے تو جہاد فرض عین ہوجاتا ہے، دوسری صورت یہ کہ اگر مسلم سرزمین کا چھوٹا سا ٹکڑا بھی دشمن اسلام کے قبضے میں چلا جائے تو جہاد فرض عین ہوجاتا ہے، اور یا پھر مسلمانوں کا امیر جہاد کا اعلان کردیں، اور یا مسلمانوں کی کوئی ایک خاتون بھی کفار کی قید میں چلی جائے تو جہاد درجہ بدرجہ فرض عین ہوجاتا ہے، جہاد کی فرضیت سے متعلق یہ شرائط شیخ عبداللہ عزامؒ کی کتاب (ان دی ڈیفنس آف مسلم لینڈ) میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں، اور مسلمانوں کے فقہاء کے چاروں اماموں کا نقطہ نظر بھی یہی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيّاً وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيْراً۔ الَّذِيْنَ آمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيْفاً۔ (سورة النساء ۷۵،۷۶) ترجمہ: اور تم کو کیا ہوا کہ تم اللہ کی راہ میں اور اُن بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں اس شہر سے، جس کے رہنے والے ظالم ہیں، نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما۔ جو مومن ہیں وہ تو اللہ کیلئے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ بتوں کیلئے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو (اور ڈرو مت) کیونکہ شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم اللہ کی راہ میں لڑ رہے ہیں، امریکہ اور اس کے اتحادی شیطان کی راہ میں لڑرہے ہیں۔ افغانستان میں جنگ کی آٹھ سال گزر چکے ہیں اور انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ یہ تو جنگ کی ابتداء ہے ہماری یہ جنگ کفر کے خاتمے تک جاری رہے گی۔ سورۃ النساء

آیت نمبر۸۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ترجمہ: تو (اے محمد!) تم اللہ کی راہ میں لڑو تم اپنے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں ہو اور مومنوں کو بھی ترغیب دو قریب ہے کہ اللہ کافروں کی لڑائی کو بند کردے اور اللہ لڑائی کے اعتبار سے بہت سخت ہے اور سزا کے لحاظ سے بھی بہت سخت ہے۔ ہمارا راستہ یہ نہیں کہ ہم سڑکوں پر آکر احتجاج کریں اور نہ ہمارے رسول ﷺ کا یہ طریقہ کار تھا، ہمارا راستہ تلوار کے ساتھ جنگ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِيْنُونَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ۔(سورۃ توبہ ۲۹) ترجمہ: جو لوگ اہلِ کتاب میں سے اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ روزِ آخرت پر (یقین رکھتے ہیں) اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کی ہیں اور نہ دینِ حق کو قبول کرتے ہیں ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ ذلیل ہوکر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔ اسی طرح سورۃ توبہ آیت نمبر۵۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ترجمہ: کہہ دو کہ ہمیں کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی بجز اس کے جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہو وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسا رکھنا چاہئیے۔

میرا دنیا میں موجود یہود اور انصاریٰ کو پیغام ہے، بالخصوص امریکہ اور یورپ میں رہنے والوں کے لئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْآنُ أَن يُفْتَرٰى مِن دُونِ اللّٰهِ وَلٰكِن تَصْدِيْقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِن رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ'' ترجمہ: اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اس کو اپنی طرف سے بنا لائے ہاں (یہ اللہ کا کلام ہے) جو (کتابیں) اس سے پہلے (کی) ہیں اُن کی تصدیق کرتا ہے اور اُنہی کتابوں کی (اس میں) تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں (کہ) یہ رب العالمین کی طرف سے (نازل ہوا) ہے۔ چنانچہ یہ اس کائنات کے مالک کی طرف سے واضح بیان ہے، اور یہ کتاب تورات اور انجیل کی بھی تصدیق کرتی ہے اور مستقبل کے لئے یہ بہترین کتاب ہے، جس میں بنی نوع انسان کے لئے بہترین قوانین موجود ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلَامِ دِيْناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ'' ترجمہ: اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ چنانچہ آج کل کے یہودی اور عیسائیوں کے لئے واضح پیغام ہے کہ تم لوگوں کو بطور مذہب اسلام قبول کرنا ہوگا اگر تم ایسا نہیں کروگے، تو پھر جہنم ہی تمہارا راستہ ہے، جیسا کہ سورہ النساء آیت نمبر۴۷ میں ان کے لئے سخت تنبیہ ہے ''يَا أَيُّهَا

الَّذِیْنَ أُوتُواْ الْکِتَابَ آمِنُواْ بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقاً لِّمَا مَعَکُم مِّن قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوهاً فَنَرُدَّهَا عَلَی أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ کَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ وَکَانَ أَمْرُ اللّهِ مَفْعُولاً(۴۷) ''ترجمہ:اے کتاب والو!قبل اس کے کہ ہم لوگوں کے مونہوں کو بگاڑ کر اُن کو پیٹھ کی طرف پھیر دیں یا اُن پر اس طرح لعنت کریں جس طرح ہفتے والوں پر کی تھی ہماری نازل کی ہوئی کتاب پر جو تمہاری کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے ایمان لے آؤ اور اللہ نے جو حکم فرمایا سو (سمجھ لو کہ) ہو چکا۔اور یاد رکھو کہ اللہ کا حکم اٹل ہے،اور یہودی یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ سبت والے کون تھے،انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا صرف ایک حکم نہیں مانا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی تھی ۔اس طرح سورہ النساء آیت نمبر ۱۷۱میں فرماتے ہیں،اور یہ عیسائیوں کے لئے ہے''یَا أَهْلَ الْکِتَابِ لاَ تَغْلُواْ فِیْ دِیْنِکُمْ وَلاَ تَقُولُواْ عَلَی اللّهِ إِلاَّ الْحَقِّ إِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُولُ اللّهِ وَکَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَی مَرْیَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ فَآمِنُواْ بِاللّهِ وَرُسُلِهِ وَلاَ تَقُولُواْ ثَلاَثَةٌ انتَهُواْ خَیْراً لَّکُمْ إِنَّمَا اللّهُ إِلَـهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَن یَکُونَ لَهُ وَلَدٌ لَّهُ مَا فِی السَّمَاوَات وَمَا فِی الأَرْضِ وَکَفَی بِاللّهِ وَکِیْلاً''ترجمہ:اے اہلِ کتاب!اپنے دین (کی بات) میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہو مسیح (یعنی) مریم کے بیٹے عیسیٰ (نہ اللہ تھے اور نہ اس کے بیٹے بلکہ) اللہ کے رسول اللہ اس کا کلمۂ (بشارت) تھے جو اُس نے مریم کی طرف بھیجا تھا اور اس کی طرف سے ایک روح تھے تو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور (یہ) نہ کہو (کہ اللہ) تین (ہیں اس اعتقاد سے) باز آؤ کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔اللہ ہی اکیلا معبود ہے اور اس سے پاک ہے کہ اس کے اولاد ہو جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور اللہ ہی کارساز کافی ہے۔

چنانچہ تم عیسائی یہ مت کہو، کہ خدا تین ہیں نعوذ باللہ، یہ شرک ہے، اللہ تعالیٰ صرف ایک ہے جس پر ہم ایمان رکھتے ہے،اور یہی حضرت عیسیٰؑ کا پیغام تھا جو کہ ماضی میں ہمارے بھی رسول تھے۔قرآن کے بارے میں سب سے اچھی بات یہ ہے کہ یہ چودہ سو سال پہلے نازل ہوا،اور آج تک اس کا ایک لفظ بھی تبدیل نہیں ہوا، جو کہ قرآن کا ایک معجزہ ہے،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس قرآن کی حفاظت کرنے والا ہوں جیسا کہ سورۃ الحجر آیت نمبر ۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں''إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ''ترجمہ: بیشک یہ (کتاب) ہم ہی نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں''اگر امریکہ کی دنیا میں نام نہاد دہشتگردی کی جنگ کو دیکھتا ہوں اور امریکہ کے لوگوں پر جمہوریت مسلط کر کے دیکھتا

ہوں تو میں جو چاہتا ہوں کہ یہ جمہوریت کیا چیز ہے، جمہوریت وہ قوانین اور آئین ہیں، جو کہ انسان کا بنایا ہوا ہے، اور بعض اوقات انسان شیطان نما بھی ہوتا ہے چنانچہ انسان کے بنائے ہوئے قوانین کو انسان پر نافذ نہیں کیا جا سکتا ، دوسری طرف ہم مسلمانوں کے ساتھ قرآن ہے، جو کہ اللہ کی طرف سے وحی کیا گیا ہے، اور یہ وحی قرآن ہے جس کی ہم پیروی کرتے ہیں، اور یہ وہی ہے جیسے ہم شریعہ لاء کہتے ہیں۔ یہ وہی قانون ہے جو اللہ کی طرف سے دیا گیا ہے، یہ قانون انسان کا بنایا ہوا نہیں ہے۔

چنانچہ مغرب کو میرا یہ پیغام ہے کہ میں کبھی بھی کسی صورت میں انسان کے بنائے ہوئے قانون جمہوریت کی پیروی نہیں کروں گا شریعت اور قرآن کی پیروی کروں گا، جو کہ اللہ کی طرف سے دیا گیا ہے اور میرا امریکہ کی فوجیوں کے لئے بھی ایک پیغام ہے، مجھے ان کی حالت پر ترس آتا ہے، گو کہ وہ آزادی اور جمہوریت کے فروغ کے لئے جنگ لڑ رہے ہیں، کیا انہوں نے کبھی یہ سوچا ہے کہ آزادی اور جمہوریت کا کیا مطلب ہے، وہ آزادی جو کہ ہمیں جنس پرستی کا سبق دیتی ہے، وہ آزادی جو کہ مردوں کی مردوں کے ساتھ شادی کی اجازت دیتی ہے ایسا تو جانور بھی نہیں سوچ سکتی، یہ تو ایک پاگل پن ہے، یہ انسان کی ایک شیطانی فطرت ہے جس کو پوری دنیا میں پھیلانے کے لئے امریکی فوجی کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۰۴ میں فرماتے ہیں ''وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّهِ مَا لَا يَرْجُونَ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيما'' ترجمہ: اور کفار کے پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنا اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو جس طرح تم بے آرام ہوتے ہو اسی طرح وہ بھی بے آرام ہوتے ہیں اور تم اللہ سے ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھ سکتے اور اللہ سب کچھ جانتا (اور) بڑی حکمت والا ہے ۔ چنانچہ ہم مسلمان اس لئے اپنے جانیں دیتے ہیں کیونکہ ہم آخرت میں جنت کی امید رکھتے ہیں، لیکن تم شیطان امریکی فوجی جمہوریت کے فروغ کے لئے لڑتے ہو، اور تم جہنم میں جاؤ گے، لیکن ہم جنت میں جائیں گے کیونکہ ہم اللہ کا حکم زمین پر نافذ کرنے کے لئے لڑتے ہیں۔

میرا اُن مسلمان لوگوں کیلئے ایک پیغام ہے، جو کہ یہودیوں، عیسائیوں یا پھر ہندوؤں کی سرزمین میں رہتے ہیں یا پھر ان لوگوں کی سرزمین میں جو ایک خدا پر یقین نہیں رکھتے، بہت سے ماڈرن مسلمان سمجھ نہیں رکھتے، اور وہ مشرکوں ، یہودیوں اور عیسائیوں کیساتھ جا کر رہتے ہیں، میں انکوں ایک حدیث سنانا چاہتا ہوں گا جس میں ایک واضح پیغام ہے

کہ تم لوگوں کو اس بات کی اجازت نہیں ہے، کہ تم کافروں کے ساتھ رہو۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے، جو کوئی بھی مشرک کے ساتھ اکھٹا ہو، اور اس کے ساتھ سکونت اختیار کرے وہ مشرک جیسا ہے، یہ حدیث یہ بات واضح کرتی ہے کہ کسی مسلمان کو غیر مسلم ملک میں سکونت اختیار نہیں کرنا چاہیئے، اسے مسلم سرزمینوں کی طرف ہجرت کرنا چاہیئے، تا کہ اسلام کے اصولوں پر عمل کر سکے، اسی طرح قرآن میں اس بات کی واضح دلیل موجود ہے کہ مسلمانوں کو غیر مسلم سرزمین میں رہنے کی اجازت نہیں ہے، اور یہ کہ اسے فوراً مسلم سرزمین کی طرف ہجرت کرنی چاہیئے اور مجاہدین کی جماعت میں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے، سورۃ النساء آیت نمبر ۹۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلآئِكَةُ ظَالِمِيْ أَنْفُسِهِمْ قَالُواْ فِيمَ كُنتُمْ قَالُواْ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الأَرْضِ قَالْوَاْ أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُواْ فِيهَا فَأُوْلَـئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءتْ مَصِيراً'' (۹۷) ترجمہ: جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم ملک میں عاجز و ناتواں تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ کیا اللہ کا ملک فراخ نہیں تھا کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بُری جگہ ہے۔ چنانچہ میں اپنے تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو جو غیر مسلم ممالک میں رہ رہے ہیں، پرزور دعوت دیتا ہوں کہ جلدی ممکن ہو سکے مسلم سرزمین کی طرف ہجرت کرے، ورنہ آپ کفر کی حالت میں مر جائیں گے۔

میں ان علماء اور مشائخ کو جو انگریزی زبان میں غیر مسلم ممالک میں دعوت دے رہے ہیں، اور بلند آواز میں جہاد کی بات کر رہے ہیں اور ان کو جیلوں میں قید بھی کیا گیا ہے، اور وہ جانتے ہیں کہ میں بالخصوص کن علماء کی بات کر رہا ہوں ان سب کو میں خوشخبری دینا چاہوں گا کہ آج اللہ کے فضل سے میں یہاں ہوں تو یہ انکی دعوت کی وجہ سے ہے، میں انکو یہ پیغام دینا چاہوں گا کہ وہ دعوت جہاد کو پرزور انداز میں جاری رکھے، اور جہاد سے متعلق ہر بات کی تبلیغ کریں میری یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان کافروں پر بطور سزا بھیجے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں '' قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ'' (سورة التوبه ١٤) ترجمہ: ان سے (خوب) لڑو اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا اور رسوا کرے گا اور تم کو ان پر غلبہ دے گا اور مومن لوگوں کے سینوں کو شفا بخشے گا۔ انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان امریکی کافروں پر بطور سزا ضرور بھیجے گا، اور امریکہ پر یہ حملہ تمام مجاہدین و مہاجرین اور کمزور مسلمان لوگوں پر ظلم و ستم کے بدلے میں ایک انتقامی کاروائی ہے

،بالخصوص بیت اللہ شہید رحمہ اللہ، ابومعصب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ اور تمام عرب مسلمانوں کی شہادت کا انتقام ہے ،اور میری خواہش ہے کہ اس حملے کے نتیجے میں تمام مسلمانوں کے سینوں کو ٹھنڈک ملے انشاء اللہ۔ اسلام اس پوری دنیا میں غالب آکر رہے گا جمہوریت کو شکست ہوگی ،جس طرح کمیونزم کو دی گئی تھی اور انشاء اللہ اللہ کا قانون ہی بلند و بالا ہوگا،اور یہ کام مسلمان ہی کریں گے،جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْراً لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ"(سورۃآل عمران ١١٠) ترجمہ:(مومنو!) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم اُن سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو اُن کیلئے بہت اچھا ہوتا۔اُن میں ایمان لانے والے بھی ہیں (لیکن تھوڑے) اور اکثر نافرمان ہیں۔

مسلمانوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سورۃ الانفال آیت نمبر ٣٩ میں فرماتے ہیں،ترجمہ: اور اُن لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب اللہ ہی کا ہو جائے اور اگر باز آجائیں تو اللہ اُن کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ سورۃ الصّف آیت نمبر ٨ میں فرماتے ہیں"يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُون" ترجمہ: یہ چاہتے ہیں کہ اللہ (کے چراغ) کی روشنی کو منہ سے (پھونک مارکر) بجھا دیں حالانکہ اللہ اپنی روشنی کو مکمل کر کے رہے گا خواہ کافر ناخوش ہی ہوں۔تو کافرو! ایک بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ اللہ اس کائنات میں موجود ہر چیز کا خالق ہے،اور اگر وہ کہتا ہے کہ وہ اس دین اسلام کو غالب کرے گا تو بیشک وہ ہو کر ہی رہے گا کہ دین کسی نہ کسی طرح تمہیں پہنچ کر رہے گا اور تم لوگ اس سے جان نہیں چھڑا سکتے ،اور اسلئے یہ تمہارے حق میں بہتر ہے کہ تم اسلام قبول کرلو،اور اللہ کی اطاعت قبول کرلو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"هُوَ الَّذِيَ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُون"(سورۃ الصف ٩) ترجمہ: وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اسے اور سب دینوں پر غالب کرے خواہ مشرکوں کو بُرا ہی لگے۔یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دین تمہیں پہنچ کر ہی رہے گا بیشک تم اس سے سب سے زیادہ نفرت ہی کیوں نہ کرتے ہو۔انشاء اللہ اسلام پوری دنیا میں پھیل کر ہی رہے گا،اور مسلمانوں کو اس حقیقت کا ادراک ہو چکا ہے

، کہ ہماری تذلیل کی جارہی ہے،اور یہ کہ ہمیں ہتھیار اٹھانے چاہئے اور جنگ لڑنی چاہئے یہاں تک کہ ہمیں شہادت مل جائے ،اور یا فتح نصیب ہوجائے۔ پوری دنیا میں موجود مسلمانوں پر امریکی ظلم وستم نے مجھے اس بات پر مجبور کیا کہ مسلمانوں کےخون کا بدلہ لیا جائے۔

۹/۱۱ سے لیکراب تک مجاہدین کے ملنے کی کوشش کرتا رہا، الحمد اللہ آج میں ان کے درمیان ہوں، اور امریکہ کے اندر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرر ہا ہوں، اگر تم امریکیوں نے ہماری زمین پر قبضہ کیا ہے، اور ہمارا خون بہایا ہے، عورتوں کی تذلیل کی ہے اور انہیں پابند سلاسل کیا ہے، ہمارے بچوں کو قتل کیا ہے اور انہیں اپنے طرز زندگی اختیار کرنے پر مجبور کیا ہے جو کہ جمہوریت اور آزادی ہے تو کیوں نہ ہم اپنی سرزمین کی آزادی اور تمہارے غاصبانہ قبضے اور نظام کے خلاف تم سے جنگ کرے ،اور ہمارے پاس قرآن کی شکل میں قوانین موجود ہیں،ہمیں تمہارے قوانین کی کوئی ضرورت نہیں ہے ،اگر تم ہمارے سرزمین پر ہمیں قتل کرنے کے لئے ڈرون استعمال کرتے ہو،تو ہمارے پاس بھی انسانی ڈرون موجود ہے ، جوکہ تمھیں تمہارے سرزمین پر قتل کریں گے ،اور ہمارے یہ حملے اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک ہم آپ کو ظلم کرنے سے نہیں روک لیتے ،اور تمہیں مکمل طور پر شکست دے کر اپنے علاقوں کو آزاد نہیں کروا لیتے انشاء اللہ۔ آج امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے زیر قیادت اور تحریک طالبان کے امیر حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ کے ہمراہ ہم تمہارے اوپر حملوں کی منصوبہ بندی کرر ہے ہیں، ہم اپنی بہن عافیہ صدیقی اور گوانتا نا موبے میں موجود اپنے بھائیوں کو کبھی نہیں بھولیں گے، یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے کہ تم ڈاکٹر عافیہ اور تمام قیدیوں کو رہا کرو،ہم تب تک چین سے نہیں بیٹھے گے جب تک کہ تم ہمارے سب قیدیوں کو رہا نہیں کرتے ، میں مغرب میں موجود تمام مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ مغرب پر حملہ کرنا بالکل مشکل نہیں ہیں ، بالخصوص امریکہ میں اٹھ جائے اور مجھ سے سبق حاصل کرے کوئی بھی چیز ناممکن نہیں ہے اگر آپ اپنے ذہن میں صرف یہ خیال رکھے کہ اللہ آپ کیساتھ ہے میں ایک جنرل کا بیٹا ہوں لیکن میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں یہ کرسکتا ہوں ،اور کوئی چیز بھی ناممکن نہیں ہیں، اس لئے یہ مت سوچئے کہ کوئی بھی کام ناممکن ہے،صرف کوشش کیجئے اور اللہ پر مکمل بھروسہ رکھے۔

(واخر دعواناان الحمد الله رب العالمین)

آسمانی قوانین سے اعراض

(الشیخ ابوعبدالرحمٰن عبداللہ عمر الاثری حفظہ اللہ)

''انسانوں کے بنائے ہوئے شیطانی ،جمہوری طاغوتی قوانین کی اتباع کفر اور ارتداد ہے''

بعد البسملۃ والحمدلۃ والصلوٰۃ۔۔۔موجودہ دور فتنوں کا دور ہے شہروں اور دیہاتوں میں جہالت پھیل چکی ہے، کتاب اللہ وسنت رسول ﷺ کا وہ علم جو ہر قسم کے شر سے پاک ہے جو ہدایت کا ذریعہ ہے اسے پس پشت ڈال دیا گیا ہے اور لوگوں نے جہالت، کفر، شرک اور جمہوریت کی راہ اختیار کر لی ہے، قوانین الہٰی کو ترک کر دیا گیا ہے، اور انگریز اور کفار کے قوانین مسلمانوں کے ہاں رائج ہیں، نام نہاد مسلمانوں نے شریعت محمدی کو بے فائدہ سمجھ کر پیٹھ پیچھے پھینک دیا ہے ،اسے ضائع کر دیا ہے، اب صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔

قرآن وحدیث کے علوم کی جگہ انہوں نے سیاسی منطقی علوم اپنا لئے ہیں، سکول اور یونیورسٹیاں قرآن وسنت کے مقابل آ کھڑی ہے، اور پھر بھی ان لوگوں کو خوش فہمی ہے کہ یہ اچھے اعمال کر رہے ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بہت بڑے خسارے سے دوچار ہیں، ان کے اعمال دنیا ہی میں برباد اور ضائع ہو گئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے دل اب طاغوتی اندھیروں میں اندھے ہو گئے ہیں، ہمارے علماء اور عوام سب جمہوری طاغوتی بن گئے ہیں۔

عوام الناس بھی طاغوت اور جمہوریت کے سیلاب میں بہہ گئے ہیں، ان پر بشری شیطانی قوانین مسلط ہیں اور انہوں نے وحی آسمانی اور قانون الٰہی کو ترک کر دیا ہے اور نام نہاد کلمہ گو اس پھر بھی ترقی کا نام دیتے ہیں، حالانکہ یہ بربادی اور رسوائی کے سوا کچھ نہیں، اللہ اور رسول ﷺ کے قانون کو چھوڑنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ نے مسلمانوں پر صلیبی کفار یا انکے حمایت یافتہ مرتد حکمران مسلط کر دئے ہیں، آج ہر مسلمان کفریہ قانون کا محتاج ہے، ہر کوئی اپنا فیصلہ انکے پاس لے جاتا ہے، کوئی اس کی تعریفیں کرتا ہے، اس کے لئے مختلف نام رکھ دئے گئے ہیں کوئی اسے اسلامی جمہوریہ کہتے ہیں، کوئی اسے شرعی عدالت کہتے ہیں، کبھی اسے حقوق کا محافظ خیال کرتا ہے۔اس طرح کے جتنے نام رکھے جائیں سب دھوکہ اور فریب ہیں، یہ شرعی منہج سے الگ راستہ جس میں اسلامی حقوق ضائع ہوتے ہیں، ہم مسلمان بھائیوں کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں اس بات کی طرف کہ ہم نے قرآن پاک کو پس پشت ڈال دیا ہے اور کفار کے ان قوانین پر عمل پیرا ہو چکے ہیں جو انہوں نے اللہ کی شریعت کے مقابل بنا رکھے ہیں، ہم سب کلمہ گو مسلمان ہیں مگر ہم اللہ ورسول ﷺ کے احکام کی

بجائے کفار کے قوانین کو پسند کرتے ہیں، اگر ہماری اس طرح کی عقلیں ہیں تو یہ کسی کام کی نہیں اس لئے کہ جو عقل اللہ احکم الحاکمین کے قوانین کو چھوڑ کر ظالم اور جاہل انسانوں کے قوانین کو اپنائے ایسی عقلوں پر ماتم کیا جانا چاہیئے، ہماری مثال اس زنبور کی سی ہے جو مشک وعنبر کی خوشبو سے تکلیف و کراہیت محسوس کرتا ہے۔ اور گندگی اور غلاظت میں خوش وخرم رہتا ہے، افسوس ہے اس طرح کی عقل پر، جب ہم نے سالہا سال یہ دیکھا کہ لوگوں کی یہ حالت ہے اور علماء ومشائخ نے خاموشی اختیار کی ہے، بلکہ بعض علماء تو خود جمہوریت کے سیلاب میں بہہ گئے ہیں، جن کی وجہ سے عوام الناس بھی اضطراب اور تردد میں مبتلا ہیں۔ لہٰذا میں نے سوچا کہ لوگوں کے سامنے جمہوریت، طاغوت اور پارلیمان (اسمبلی) میں جانے کے کفر کو واضح کروں، تاکہ میں اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوسکوں اور عوام الناس بھی بشری شیطانی قوانین سے خود کو محفوظ رکھ سکیں۔

فصل: انسان کی پیدائش کا سبب

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿افحسبتم انما خلقنکم عبثا وانکم الینا لاترجعون﴾ (المومنون، ۱۱۵) ترجمہ: کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟۔ دوسری جگہ فرمایا ﴿ایحسب الانسانُ ان یترکَ سدی﴾ (القیامہ، ۳۶) "کیا انسان خیال کرتا ہے کہ یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا؟" امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ کیا اسے ثواب وعذاب نہیں دیا جائے گا؟۔ معلوم یہ ہوا کہ اللہ نے انسان کو امر ونہی کے لیے پیدا کیا ہے، دنیا میں اس کا پابند رہے گا اور آخرت میں جزا وسزا پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون" (الزاریات، ۵۶) "اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ جبکہ عبادت میں یہ بھی داخل ہے کہ قرآن وسنت کے مطابق فیصلے کیے جائے، صرف روزہ ونماز تک عبادت کو محدود کرنا صحیح نہیں ہے۔

لوگوں کو شریعتِ الٰہی کی ضرورت ہر چیز سے زیادہ ہے

جب یہ ثابت ہوا کہ لوگوں (مسلمانوں) کی کمزوری کا سبب اللہ کی شریعت کو چھوڑنا اور کفار کے قوانین کو اپنانا ہے تو معلوم ہوا کہ لوگوں کو شریعت الٰہی کی ضرورت دیگر تمام چیزوں کی بنسبت زیادہ ہے بلکہ علم طب سے بھی زیادہ ہے اس لئے کہ اکثر لوگ بغیر طبیب اور ڈاکٹر کے بھی زندہ رہتے ہیں، بعض گاؤں اور دیہاتوں میں ڈاکٹر وطبیب نہیں ہوتے

مگر شریعت ہر جگہ ضروری اور لازمی ہے، اس لئے کہ اسی پر اللہ کی رضامندی اور ناراضگی کا دارومدار ہے اور خاص کر انسانوں کے اختیاری حرکات کی بنیاد وحی پر ہے، جبکہ ڈاکٹر اور طبیب کے نہ ہونے سے جسمانی زندگی کو نقصان پہنچتا ہے، مگر شریعت الٰہی کے نہ ہونے سے روح اور دل میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے جو ابدی ہلاکت کا سبب ہے۔

دین اسلام

دین اسلام اول سے آخر تک انبیاء علیہم السلام کا دین ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ'' (آل عمران، ۸۵) ترجمہ اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ یہ آیت کریمہ عام ہے، ہر زمانے اور ہر جگہ کے لئے نوح، ابراہیم، یعقوب، اسباط، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام اور انکے حوارین وغیرہ سب کا ایک ہی دین ہے جو کہ اسلام ہے، جس سے مراد اللہ کی عبادت ظاہری اور باطنی طور پر بجالانا اور غیر کی کوئی بات بطور شریعت قبول نہ کرنا۔ دین سب کا ایک ہے البتہ شرائع مختلف ہیں، اللہ اپنے رسول ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں

''وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاء الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (18) إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ'' (الجاثیہ، ۱۷ تا ۱۹) ترجمہ:۔ ''اور ان کو دین کے بارے میں دلیلیں عطا کیں تو انہوں نے جو اختلاف کیا تو علم آچکنے کے بعد آپس کی ضد سے کیا بیشک تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے فیصلہ کرے گا۔ ۱۷۔ پھر ہم نے تم کو دین کے کھلے رستے پر (قائم) کر دیا تو اسی (رستے) پر چلو اور نادانوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا۔ ۱۸۔ یہ اللہ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں ا ور اللہ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ایمان کے حقائق اور اسلامی شریعت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ نے ہمارے سامنے اس کی تشریح کر دی۔ اب ان آسمانی قوانین سے اعراض کرنا اور انسانوں کے بنائے ہوئے شیطانی، جمہوری، طاغوتی قوانین کی اتباع کرنا کفر اور ارتداد ہے۔ اس لئے کہ آسمانی دین بشری قوانین کی خاطر چھوڑ دینا اللہ کے قوانین سے استہزاء کرنا ہے۔ جو کہ رسوائی اور ذلت کا سبب ہے، بلکہ نعمت کی

بڑی ناشکری ہے، کفار کے وضع کردہ قوانین کو پسند کرنا، اپنا نا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی شریعت سے دشمنی اور خیانت کرنا ہے اور اس کے بہت سے نقصانات بھی ہیں جن کا ذکر آگے آئے گا انشاءاللہ۔

اللہ تعالیٰ کے قوانین کو بدلنا اور کفریہ قوانین کو پسند کرنا کفر ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُواْ دِينَهُمْ لَعِباً وَلَهْواً وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهِ أَن تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللّهِ وَلِيٌّ وَلاَ شَفِيعٌ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لاَّ يُؤْخَذْ مِنْهَا أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُواْ بِمَا كَسَبُواْ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُواْ يَكْفُرُونَ﴾ (آل عمران ، ۷۰) ترجمہ: ''اور جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے اُن کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے اُن سے کچھ کام نہ رکھو ہاں اس (قرآن) کے ذریعے سے نصیحت کرتے رہوتا کہ (قیامت کے دن) کوئی اپنے اعمال کی سزا میں ہلاکت میں نہ ڈالا جائے (اس روز) اللہ کے سوا نہ تو کوئی اُس کا دوست ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا۔ اور اگر وہ ہر چیز (جو روئے زمین پر ہے بطور) معاوضہ دینا چاہے تو وہ اُس سے قبول نہ ہو۔ یہی لوگ ہیں کہ اپنے اعمال کے وبال میں ہلاکت میں ڈالے گئے اُن کیلئے پینے کو کھولتا ہوا پانی اور دکھ دینے والا عذاب ہے اس لئے کہ کفر کرتے تھے'' (۲) ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُواْ نِعْمَةَ اللّهِ كُفْراً وَأَحَلُّواْ قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ () جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ﴾ (ابراھیم ،۲۸، ۲۹) ترجمہ: کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کے احسان کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا۔ (وہ گھر) دوزخ ہے (سب ناشکرے) اس میں داخل ہوں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔

(۳) أَمْ لَهُمْ شُرَكَاء شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ (شوریٰ، ۲۱) ترجمہ: کیا ان کے ایسے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایک ایسا دین بنایا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا ہے۔ (۴) ﴿وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءتْ مَصِيراً﴾ ترجمہ: اور جو شخص سیدھا رستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اور مومنوں کے رستے کے سوا اور رستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اُسے اُدھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بُری جگہ ہے (۵)

﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَآقُّواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَمَن يُشَاقِقِ اللّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (انفال ۱۳)

ترجمہ: یہ (سزا) اسلئے دی گئی کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول

کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔(٦)ان الذین یحادون اللہ و رسولہ أولئك فی الاذلین(المجادلہ، ٢٠) ترجمہ: جولوگ اللہ اوراس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل ہونگے۔

(۷)﴿أَلَمْ يَعْلَمُواْ أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِداً فِيهَا ذَلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ﴾ ترجمہ: کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ جو شخص اللہ اوراس کے رسول سے مقابلہ کرتا ہے تو اس کے لئے جہنم کی آگ (تیار) ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا یہ بڑی رسوائی ہے۔(۸)﴿إِنَّمَا جَزَاء الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَاداً أَن يُقَتَّلُواْ أَوْ يُصَلَّبُواْ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلافٍ أَوْ يُنفَوْاْ مِنَ الأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ ترجمہ: جولوگ اللہ اوراُس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کردیئے جائیں یا سولی چڑھادیئے جائیں یاان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں یہ تو دنیا میں اُن کی رسوائی ہے اور آخرت میں اُن کیلئے بڑا (بھاری) عذاب (تیار) ہے۔

جب یہ سزا ان لوگوں کے لئے ہے جو باغی ہوں اور امام کی اطاعت سے خارج ہوں تو ان مرتد حکام اور ان کے تابعداروں کا کیا حکم ہوگا جو اپنے خودساختہ دستور اور رسم ورواج کے تابع ہیں، یا جو یہود ونصارٰی کے بنائے ہوئے قوانین کے تابع ہیں، کیا یہ اللہ اوراس کے رسول ﷺ سے بغاوت نہیں ہے؟

(۹)یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَخُونُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُواْ أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ(انفال ۲۷) ترجمہ: اے ایمان والو! نہ تو اللہ اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو

(۱۰)﴿وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَاناً فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ()وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ﴾(زخرف، ٣٦، ٣٧) ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کی یاد سے آنکھیں بند کرلے (یعنی تغافل کرے) ہم اس پر ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی ہوجاتا ہے اور یہ شیطان ان کو رستے سے روکتے رہتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ سیدھے راستے پر ہیں۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتلایا ہے کہ جس کا ساتھی شیطان ہو وہ اسے گمراہ کردیتا ہے۔اس لئے کہ اس نے قانون الٰہی سے روگردانی کی ہے اور بشری قوانین کو اپنایا ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک عذاب ہے کہ اسے رحمٰن کے راستے سے روک کر شیطان کا ساتھی بنادیا ہے۔ یہ بعد میں افسوس کرے

گا کہ یٰلیت بینی و بینك بعد المشرقین فبئس القرین(الزحرف ۳۸)کاش میرے اور تمہارے درمیان مشرق اور مغرب جتنی دوری ہوتی یہ بہت برا ساتھی ہے۔ یہ آیت اس بات پر صریح دلیل ہے کہ جس نے اللہ کی وحی سے روگردانی کی وہ قیامت کے دن اسی طرح افسوس کرتا رہے گا۔

(۱۱) و من یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسه(الطلاق،۱)''اور جو شخص اللہ کی حدود سے تجاوز کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔''(۱۲)تِلْكَ حُدُودُ اللّهِ فَلاَ تَعْتَدُوهَا وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّهِ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ(البقرہ،۲۲۹)ترجمہ: یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں ان سے باہر نہ نکلنا اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے باہر نکل جائیں گے وہ گنہگار ہوں گے۔(۱۳)و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الکافرون (المائدہ،٤٤) ترجمہ: اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔(۱۴)و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الظالمون(المائدہ ،٤٥)اور جو اللہ کے فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں(۱۵)و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الفاسقون(المائدہ ،٤٧)اور جو اللہ کے فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔(۱۶)﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُواْ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُواْ إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُواْ أَن يَكْفُرُواْ بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلاَلاً بَعِيدًا﴾(النساء ،٦٠)ترجمہ: کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں اُن سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ ایک سرکش کے پاس لیجا کر فیصلہ کرائیں حالانکہ اُن کو حکم دیا گیا تھا کہ اُس سے اعتقاد نہ رکھیں اور شیطان (تو یہ) چاہتا ہے کہ اُن کو بہکا کر رستے سے دُور ڈال دے۔

اس آیت کے ذیل میں محققین نے لکھا ہے کہ طاغوت ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کی وجہ سے بندہ اپنی حد تجاوز کر جائے ، چاہے وہ چیز معبود ہو یا متبوع یا جس کی اطاعت کی جاتی ہو یا اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت کرتے ہو یا آنکھیں بند کر کے اس کی پیروی کرتے ہوں یا اس کی اطاعت کرتے ہوں ایسے امور میں کہ انہیں معلوم نہیں کہ یہ اللہ کی اطاعت ہے۔

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ ہم اگر دنیا کی طاقتوں پر غور کریں اور لوگوں کی حالت دیکھیں تو ہمیں نظر آئے گا کہ اکثر لوگ اللہ کی عبادت سے منحرف اور طاغوت کی عبادت میں منہمک ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی

اطاعت سے نکلے ہوئے ہیں اور طاغوت کی اطاعت میں مبتلا ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے صحابہ کرام کی مخالفت کی ہے۔(اعلام المو قعین) ہم سمجھتے ہیں کہ مذکورہ آیت کے علاوہ اور کوئی زجر وتوبیخ کی آیت نہ بھی ہوتی تو کفریہ قوانین کی اتباع کرنے والوں کے لئے یہی کافی تھی، بلکہ پورا قرآن ہی اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ دین کے مطابق فیصلے کرو اور حکومت کرو اور غیر اللہ کے دین کو مت اپناؤ۔ یہ دعوت کہیں صراحۃً ہے اور کہیں اشارۃً ،اسی قانون الٰہی کے نفاذ کے لئے مجاہدین جہاد میں مصروف ہیں تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو۔

کفریہ قوانین، آئین یا جرگے سے فیصلے کا شرعی حکم

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيباً مِّنَ الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ الضَّلَالَةَ وَيُرِيدُونَ أَن تَضِلُّوا السَّبِيلَ“(النساء، ٤٤) بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب سے حصہ دیا گیا تھا کہ وہ گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راستے سے بھٹک جاؤ۔اس آیت میں اللہ کتاب اللہ سے مخالفت کو گمراہی قرار دیا گیا ہے۔لہٰذا معلوم ہوا کہ غیر اللہ کے پاس فیصلے لے جانا کفر اور گمراہی ہے۔

(۲)﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيباً مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ﴾ ترجمہ: کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا اور وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے، پھر ان میں سے ایک فریق منہ موڑتا ہے اور وہ اعراض کرنے والے ہیں۔

(۳)﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيباً مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلاءِ أَهْدَى مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلاً﴾(النساء، ٥١) ترجمہ: بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب سے حصہ دیا گیا ہے کہ بتوں اور شیطان کو مانتے ہیں اور کفار کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ مومنوں کی نسبت سیدھے راستے پر ہیں۔

آیت اس بات پر دلیل ہے کہ غیر اللہ کے پاس فیصلے لیجانا اس پر ایمان لانا ہے اور یہ اللہ کیساتھ کفر ہے۔

(۴)﴿أَفَغَيْرَ اللّهِ أَبْتَغِي حَكَماً وَهُوَ الَّذِي أَنَزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلاً وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ﴾(الانعام، ١١٤) ” کہو میں اللہ کے سوا اور منصف تلاش کروں

حالانکہ اسی نے تمہاری طرف واضح المطالب کتاب بھیجی ہے اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب (تورات) دی ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ تمہارے رب کی طرف سے برحق نازل ہوئی ہے تو تم ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔

(۵)﴿وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾ (سبا،٦) ترجمہ: اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے وہ حق ہے اور اللہ غالب اور لائق تعریف کا راستہ بتاتا ہے۔

استدلال ان دو آیتوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کو ''حق'' کہا گیا ہے اور فیصلے بھی اسی کی طرف لیجائے جائیں گے۔ لہٰذا اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ یقینی طور پر باطل ہے۔

(٦)﴿فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾(القصص، ٥٠) ترجمہ: پھر اگر یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

استدلال

اس آیت میں دو ہی چیزوں کا ذکر ہے (۱) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے قوانین کو قبول کرنا (۲) اپنی خواہشات کی پیروی کرنا، لہٰذا جو قانون بھی رسول ﷺ نہیں لائے اس کی اتباع خواہش کی پیروی ہے اور بے دینی ہے۔

(۷)﴿ يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ﴾ (ص، ٢٦)

ترجمہ: اے داؤد! ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں کے مابین انصاف کیساتھ فیصلے کیا کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں اللہ کے رستے سے بھٹکا دے گی جو لوگ اللہ کے رستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب (تیار) ہے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا۔

استدلال

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ لوگوں کے درمیان حق (قران وسنت) کے مطابق فیصلہ کیا جائے جو وحی ہے اور رسول پر نازل ہوئی ہے، دوسری طرف خواہشات ہیں جو وحی کے مخالف ہیں۔

(۸)وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِناً عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ عَمَّا جَاءكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً وَلَوْ شَاء اللّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَـكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُم فَاسْتَبِقُوا الخَيْرَاتِ إِلَى الله مَرْجِعُكُمْ جَمِيعاً فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (المائدہ، ۴۸) ترجمہ: اور (اے پیغمبر!) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اوران (سب) پر شامل ہے۔ تو جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کے مطابق ان کا فیصلہ کرنا اور حق جو تمہارے پاس آ چکا ہے اس کو چھوڑ کر اُن کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا ہم نے تم میں سے ہر ایک (فرقے) کیلئے ایک دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی شریعت پر کر دیتا مگر جو حکم اس نے تمہیں دیئے ہیں ان میں تمہاری آزمائش کرنی چاہتا ہے سو نیک کاموں میں جلدی کرو، تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر جن باتوں میں تمہیں اختلاف تھا وہ تمہیں بتا دے گا۔

(۹)﴿وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللّهُ إِلَيْكَ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ﴾

(ال مائدہ، ۴۹) ترجمہ: اور (ہم پھر تاکید کرتے ہیں کہ) جو (حکم) اللہ نے نازل فرمایا ہے اُسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اوران کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اوران سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو اللہ نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تمہیں بہکا نہ دیں اگر یہ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے اور اکثر لوگ تو نافرمان ہیں۔

تنبیہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا ہے کہ اہل کتاب کے درمیان فیصلہ قانون الٰہی کے مطابق کیا کریں اوران کی خواہشات کی پیروی نہ کریں، اس لئے کہ خواہشات کی پیروی میں اللہ کے نازل کردہ دین کی مخالفت ہے، پھر رسول اللہ ﷺ کو خبردار کیا گیا ہے کہ محتاط رہیں کہیں یہ لوگ آپ ﷺ کو اپنے خودساختہ احکام کے فتنے میں مبتلا نہ کر دیں، پھر فرماتا ہے کہ اگر یہ لوگ ما انزل اللہ سے روگردانی کریں اور کفریہ قانون، دستور وآئین کو پسند کریں تو اللہ انہیں مصائب میں گرفتار کرے گا جیسا کہ آج کے دور میں نام نہاد کلمہ گو مسلمان مصائب کا شکار ہیں اس لئے انہوں نے بھی ما انزل اللہ کو پسِ پشت ڈال دیا ہے اور کفریہ خودساختہ قانون پر چل رہے ہیں۔

(جاری)

جہاد پاکستان کے بارے میں علماء کرام کا فتویٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے پاکستان کے فوجی وانا (قبائلی علاقوں) میں مجاہدین اور دیگر عوام کے خلاف دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر آپریشن کررہے ہیں۔اور مزاحمت کرنیوالے معصوم مسلمانوں کو گرفتار اور قتل کررہے ہیں۔دریں حالات علمائے کرام درج ذیل سوالات کے جوابات قرآن وسنت کی روشنی میں عنایت فرمائیں۔

سوال (۱) یہ کہ پاکستانی افواج کا اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف کاروائی کرکے ان کو گرفتار کرنا یا ان کو قتل کرنا یا کرانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال (۲) کیا حاکم وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا حکم اپنی رعایا یا اپنی فوج کو دے تو کیا اس حکم کی تعمیل ضروری ہے یا نہیں؟ کیا ایسی صورت میں پاکستانی فوج کے لئے اس قسم کی کاروائیوں میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال (۳) مذکورہ صورت میں جو فوجی آپریشن میں موجود ہیں تو ان کی موت کیسی موت ہے؟ آیا شہید ہیں یا حرام موت مارے جائیں گے؟ ایسی موت کی صورت میں ان کا نماز جنازہ پڑھانا یا اس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال (۴) ان مجاہدین اور دیگر معصوم مسلمانوں جن پر زبردستی جنگ مسلط کی گئی ہے، کے مارے جانے کا کیا حکم ہے؟

منجانب کرنل (ریٹائرڈ) محمود الحسن

الجواب باسم ملہم الصواب

موجودہ حالات میں پاکستانی فوج کا وانا (قبائلی علاقوں) میں مجاہدین اوران کے حامی مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر کاروائی کرکے ان کو گرفتار کرنا یا ان کو قتل کرنا، کرانا قرآن وسنت کی صریح نصوص کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناجائز وحرام اور سخت گناہ ہے۔خواہ یہ کاروائی امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے ہو یا بغیر دباؤ کے ہو۔دونوں صورتوں میں کافروں کو خوش کرنے کے لئے مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی کاروائی، خواہ وہ ان کو شہید کرنے کی صورت میں ہو یا ان کو گرفتار کرکے کسی کافر کے حوالے کرنے کی صورت میں۔متعدد آیات اور آحادیث مبارکہ اور عبارات کی روشنی میں ناجائز اور حرام ہے۔ان صریح آیات کے پیش نظر شریعت نے کسی مسلمان کے لئے کسی دوسرے مسلمان کے خلاف کاروائی کو ناجائز قرار دیا ہے۔ نیز اگر مسلمانوں کو یہ اندیشہ بھی ہو کہ اگر ہم نے غیر مسلموں کا

یہ مطالبہ نہیں مانا تو غیر مسلم خود ہمیں قتل کرڈالیں گے۔ یا کسی شدید نقصان کے اندر مبتلا کر دیں گے، تب بھی ان کا مطالبہ ماننا مسلمانوں کے لئے جائز نہیں ہے۔

(۲) حاکم وقت کے کسی ایسے حکم کو ماننا اور اس کی اطاعت کرنا جو شریعت کے خلاف ہو ہرگز جائز نہیں، حرام ہے۔ لہٰذا حاکم وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا اپنی رعایا یا اپنی فوج کو حکم دے تو اس حکم کی تعمیل ہرگز جائز نہیں ہے۔ قبائلی علاقوں میں مسلمانوں کے خلاف حکومتی کاروائی چونکہ شریعت کے خلاف ہے، اس لئے فوج کے لئے اس کاروائی میں شریک ہونا جائز نہیں، لہٰذا مسلمان فوجیوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف کسی قسم کی کسی بھی کاروائی میں شریک ہونے سے انکار کردیں ورنہ وہ بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہونگے۔

(۳) مذکورہ صورت میں حاکم وقت یا کمانڈر کے خلاف شرع حکم پر عمل کرتے ہوئے جو فوجی اس کاروائی میں شریک ہوگا وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا اور اگر اس کی موت واقع ہوجائے تو وہ ہرگز شہید نہیں کہلائے گا۔ جہاں تک ایسے لوگوں کی موت واقع ہونے کی صورت میں نماز جنازہ پڑھانے اور اس میں شریک ہونے کا تعلق ہے تو ایک مسلمان کی غیرت وحمیت اور دینی جذبے کا تقاضہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا نماز جنازہ میں بھی کوئی شریک نہ ہو اور نہ کوئی ان کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے آگے ہو۔

(۴) ایسے تمام افراد جو ان ظالمانہ فوجی کاروائیوں میں مارے جائے چونکہ وہ شرعاً معذور اور بے گناہ ہیں لہٰذا وہ شرعاً بے گناہ ہوں گے۔

(ا) ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا وَغَضِبَ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيماً﴾ (النساء، ۹۳)

ترجمہ: اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا اور اللہ اس پر غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کے لئے اس نے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۲) ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاء تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَاداً فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاء مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاء

السَّبِیْـــــل﴾ ترجمہ: مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لئے (مکہ سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ تم تو ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ (دینِ) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں اور اس باعث سے کہ تم اپنے پروردگار اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو پیغمبر کو اور تم کو جلاوطن کرتے ہیں تم ان کی طرف پوشیدہ پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو جو کچھ تم مخفی طور پر اور جو علی الاعلان کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔

(۳)﴿بَشِّرِ الْمُنَافِقِیْنَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَاباً أَلِیماً ()الَّذِیْنَ یَتَّخِذُونَ الْکَافِرِیْنَ أَوْلِیَاءِ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِیْنَ أَیَبْتَغُونَ عِـنـدَهُـمُ الْـعِـزَّةَ فَـإِنَّ الـعِزَّةَ لِلّهِ جَمِیْعاً﴾(النساء،۱۳۸،۱۳۹) ترجمہ: (اے پیغمبر) منافقوں (یعنی دورخے لوگوں) کو بشارت سنادو کہ اُن کے لئے دردناک عذاب (تیار) ہے جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا یہ ان کے ہاں عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو عزت تو سب اللہ ہی کی ہے۔

(٤)وفـی الـحـدیـث عن البراء بن عازب ان النبی ﷺ قال "لزوال الدنیا ومافیها اهون عندا لله من قتل مـومـن ولـو ان اهـل السمـوٰت واهـل الارض اشترکو افی دم مومن لادخلهم الله النار (روح المعانی ،جـلـد۳،٦ ۱۱) ترجمہ: حدیث میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کا تباہ ہونا اللہ کے نزدیک ایک مومن کے قتل سے کم درجہ اور ہلکا ہے، اگر زمین وآسمان والے کسی مومن کے قتل میں شریک ہو جائیں تو اللہ ان سب کو جہنم میں پھینک دے گا۔

(٥)عن بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال"المسلمُ اخو المسلم لا یظلمهُ ولا یسلمهُ (الی عـدوه) (متفق علیہ) ترجمہ: حضرت بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ وہ اسے اس کے دشمن کے حوالہ کرتا ہے۔

(٦)فـی احکام لقرآن للجصاص وهذا یدل علی انهُ غیرُ جائزٌ للمومنین الاستنصار بالکفار علی غیرهم مـن الـکـفار اذا کانو امتی غلبو کان حکم الکافر هو الغالب۔(جلد۲،صفحه ٦ ٠ ٤) ترجمہ: جصاصؒ کے احکام القرآن میں درج ہے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ مومنوں کے لئے کافر دشمنوں کے مقابلے میں دیگر کافروں کی مدد طلب کرنا جائز نہیں، جب (یہ معلوم ہو کہ) فتح یاب ہونے کی صورت میں کافروں کی حکومت غالب آجائیگی۔

(۷)عن بن عمر قال قال رسول الله ﷺ السمعُ والطاعةُ علی المرء المسلم فیما احب و کره حق مالم یومر باالمعصیة فان امر بمعصیة فلاسمع ولا طاعة(بخاری جلد ۱،۴۱۵)

ترجمہ:حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کے لئے امیر کی بات سننا اور ماننا ضروری ہے خواہ اس کی بات اسے پسند ہو یا ناپسند بشرطیکہ وہ کسی نافرمانی کا حکم نہ دے پس اگر وہ معصیت کا حکم دے تو نہ بات سنی جائے اور نہ مانی جائے۔

(۸)وفی شرح السیر وان قالو الهم قاتلو معناالمسلمین والا قتلناکم لم یسعهم القتالُ مع المسلمین لان ذالك حرامُ لعینه فلا یجوز الاقدام علیه بسبب تحدید بالقتل کما لو قال له أُقتل هذا المسلمَ والا قتلتُك۔(۲۴۲،۳) ترجمہ:شرح السیر میں عبارت اس طرح ہے کہ جب کفار کہے کہ ہمارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑو ورنہ ہم تمہیں قتل کر دینگے'' تو مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ کفار سے مل کر مسلمانوں کو قتل کریں اس لئے کہ یہ حرام لعینہ ہے (بالذات حرام ہے) چنانچہ قتل کی دھمکی کے باوجود اس قسم کا اقدام حرام ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے یہ جائز نہیں کہ اگر کسی مسلمان فرد کو دھمکی دی جائے کہ ''فلاں مسلمان کو قتل کرو، ورنہ میں تمہیں قتل کر دونگا۔ اور وہ عملاً ایسا کر گزرے۔

(۹)وکذالك من عدا علی قومٍ ظلماً فقتلوهُ لایکونُ شهیداًلانه ظلم نفسهُ(بدائع الصنائع جلد ۲ ،۶۶)ترجمہ:اسی طرح وہ شخص جس نے کسی گروہ کے خلاف ظالمانہ طور پر چڑھائی کی اور ان لوگوں نے اسے قتل کیا تو مقتول شہید نہیں کہلائے گا۔ کیونکہ اس نے اپنے آپ پر ظلم کر کے مرا۔

(۱۰)ومن قتل مدافعاً عن نفسه او ماله او عن المسلمین او اهل الذمةبای آلةقتل بحدید او حجرٍ او خشبٍ کذا فی محیط السرخسی (الهندیه جلد،۱ ،۱۶۸) ترجمہ:جو شخص اپنی جان، مال اور مسلمانوں اور اہل ذمہ کا دفاع کرتے ہوئے قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے خواہ وہ کسی بھی آلہ قتل، لوہے، پتھر لکڑی وغیرہ سے قتل ہوا ہو۔

واللہ اعلمُ بالصواب

مفتی عبدالدیان عفی اللہ عنہ

دارالافتاء مرکزی جامع مسجد لال مسجد (اسلام آباد)

اس فتویٰ پر پاکستان بھر سے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے ۵۰۰ سے زائد مفتیان عظام، علمائے کرام اور شیوخ الحدیث کے دستخط ثبت ہیں۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے صرف چند علماء کرام کے نام و دستخط ذیل میں دیے جا رہے ہیں۔

(۱) مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ، شیخ الحدیث جامعہ بنوری ٹاون۔

(۲) مولانا ظہور الحق صاحب، مدیر دار العلوم معارف القرآن مدنی مسجد حسن ابدال۔

(۳) مولانا عبد السلام صاحب، شیخ الحدیث اشاعت القرآن اٹک۔

(۴) قاری چن محمد صاحب، مدرس اشاعت القرآن حضرو اٹک۔

(۵) مفتی سیف اللہ حقانی صاحب، رئیس دار الافتاء دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ۔

(۶) مولانا عبد الرحیم صاحب، خطیب جامع مسجد ۳۳ جنوبی سرگودھا۔

(۷) قاری فتح محمد صاحب، مدیر جامعہ صدیقیہ واہ کینٹ۔

(۸) مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب، مہتمم جامعہ بنوری ٹاون کراچی۔

(۹) مفتی حمید اللہ جان صاحب، جامعہ اشرفیہ لاہور۔

(۱۰) مفتی شیر محمد صاحب

(۱۱) مفتی زکریا صاحب، دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور۔

(۱۲) مولانا محمد اسحاق، مہتمم مدرسہ تدریس القرآن و خطیب مرکزی جامع مسجد لالہ رخ واہ کینٹ۔

(۱۳) مولانا عبد القیوم حقانی صاحب، عظیم سکالر و مہتمم جامعہ ابو ہریرہ زڑہ مینہ نوشہرہ۔

(۱۴) مفتی حبیب اللہ صاحب، دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی۔

(۱۵) مولانا محمد صدیق صاحب، مہتمم جامعہ تعلیم القرآن مدنی مسجد لائق علی چوک واہ کینٹ۔

(۱۶) مولانا عبد المعبود صاحب، جامع مسجد پھولوں والی رحمان پورہ راولپنڈی۔

(۱۷) قاری سعید الرحمان صاحب، مدیر جامعہ اسلامیہ صدر راولپنڈی۔

(۱۸) قاضی عبد الرشید صاحب، مہتمم جامعہ فاروقیہ دھمیال کیمپ راولپنڈی۔

(۱۹) مولانا محمد صدیق، اخونزادہ صاحب ایم این اے۔

(۲۰)مفتی ریاض احمد صاحب، دارالافتاء دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی۔

(۲۱)مولانا محمد عبدالکریم صاحب، مدیر جامعہ قاسمیہ ایف سیون فور اسلام آباد۔

(۲۲)مفتی محمد اسماعیل طورو صاحب، دارافتاء جامعہ اسلامیہ صدر راولپنڈی۔

(۲۳)مولانا محمد شریف ہزاروی صاحب، خطیب جامع مسجد دارالاسلام جی سکس ٹو اسلام آباد۔

(۲۴)مولانا فیض الرحمان عثمانی صاحب، رئیس ادارہ علوم اسلامیہ سترہ میل بہارہ کہو اسلام آباد۔

(۲۵)مولانا عبداللہ حقانی صاحب، شیخ الحدیث مدرسہ و جامعہ خدیجۃ الکبریٰ اسلام آباد۔

(۲۶)مولانا محمود الحسن طیب صاحب، مفتی مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ۔

(۲۷)مولانا محمد بشیر سیالکوٹی صاحب، مدیر معہد اللغۃ العربیہ و مدیر بیت العلم اسلام آباد۔

(۲۸)مولانا وحید قاسمی صاحب، جنرل سیکرٹری علامی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

(۲۹)مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب، شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ۔

(۳۰)مولانا مفتی مختار الدین صاحب، کربوغہ شریف خلیفہ مجاز شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی۔

(۳۱)مولانا فضل محمد صاحب، استاذ الحدیث جامعہ بنوری ٹاون کراچی۔

(۳۲)مولانا سعید اللہ شاہ صاحب، استاد الحدیث جامعہ بنوری ٹاون کراچی۔

(۳۳)مولانا سبحان اللہ صاحب مفتی امداد العلوم صدر پشاور۔

(۳۴)مولانا محمد قاسم بن مولانا محمد امیر بجلی گھر پشاور۔

(۳۵)مفتی غلام الرحمان صاحب، رئیس دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور صدر۔

(۳۶)مولانا محمد امین اورکزئی شاہو وام ہنگو۔

(۳۷)شیخ الحدیث مولانا عبداللہ صاحب۔

(۳۸)مفتی دین اظہر صاحب۔

(۳۹)مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری صاحب۔

(۴۰)مفتی ابوبکر سعید الرحمان صاحب۔

(۴۱) مفتی محمد شفیق عارف صاحب۔

(۴۲) مفتی انعام الحق صاحب۔

(۴۳) مولانا مفتی سید قمر صاحب، دارالافتاء دارالعلوم سرحد آسیا گیٹ۔

(۴۴) مفتی عبدالقادر صاحب، جامعہ بنوری ٹاون کراچی۔

(۴۵) مولانا مفتی سید سلیمان بنوری صاحب، جامعہ بنوری ٹاون کراچی۔

(۴۶) مفتی جمال احمد صاحب، دارالعلوم فیصل آباد۔

(۴۷) مولانا محمد زاہد صاحب، جامعہ امدادیہ فیصل آباد۔

(۴۸) پیر سیف اللہ خالد صاحب مدیر جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور۔

(۴۹) مولانا احمد علی صاحب، مدرسہ الحسنین گرین ایریا فیصل آباد۔

(۵۰) مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، مفتی جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور۔

(۵۱) مفتی محمد عیسیٰ صاحب، دارالعلوم الاسلامیہ کامران بلاک لاہور۔

(۵۲) مولانا رشید احمد علوی صاحب، مدیر دارالعلوم الاسلامیہ کامران بلاک لاہور۔

(۵۳) قاضی حمید اللہ صاحب (سابقہ ایم این اے) مرکزی جامع مسجد شیراں والا باغ گوجرانوالہ۔

(۵۴) مولانا فخر الدین صاحب، جامعہ اشرف العلوم گوجرانوالہ۔

(۵۵) مفتی عبدالدیان صاحب، مرکزی جامع مسجد اسلام آباد۔

(۵۶) مفتی محمد طارق صاحب، رئیس دارالافتاء جامعہ فریدیہ اسلام آباد۔

(۵۷) مولانا عبدالعزیز صاحب، خطیب مرکزی جامع مسجد لال مسجد اسلام آباد۔

(۵۸) مفتی سیف الدین صاحب، جامعہ محمدیہ ایف سکس فور اسلام آباد۔

کوہاٹ کے مفتیان کرام کا فتویٰ

''شریعت کی رو سے مسلمانوں کے خلاف لڑنے والے فوجی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے باغی ہیں۔اور ان کا مرنا حرام موت ہے۔ان کا حکم قطاع الطریق یعنی راہزن اور ڈاکو کا ہے۔اور نماز جنازہ کا جو حکم راہزن اور ڈاکو کے لئے ہے وہی ان کا بھی ہے۔''

مفتی نظام الدین شامزئی شہید کا فتویٰ

''اگر کسی فوجی کو ایک مسلمان کے قتل اور پھانسی یا کورٹ مارشل کے درمیان فیصلہ کرنا پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ کے قانون میں اس کے لئے اخروی لحاظ سے آسان،سہولت دہ اور جائز یہی ہے کہ وہ اپنے لئے کورٹ مارشل اور تختہ دار کا راستہ اختیار کرے۔''

دارالعلوم اکوڑہ خٹک کے مفتیان کرام کا فتویٰ

فقہ کی معتبر اور مشہور کتاب درمختار اور ردالمحتار میں ہے ''عصبی پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائیگی''۔

بقیہ از: صفحہ ۹۰

تاکہ اس کو پڑھے،ابوموسیٰ ؓ نے کہا وہ مسجد میں داخل ہونے کی استطاعت نہیں رکھتا،تو عمرؓ نے کہا کہ کیا وہ اجنبی ہے تو ابوموسیٰ نے کہا بلکہ وہ نصرانی ہے تو انھوں نے کہا کہ عمرؓ نے مجھے خوب ڈانٹا اور کہا کہ اس کو نکال دو،پھر یہ آیات پڑھی'' يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ''(سورۃ المائدہ ۵۱) ترجمہ:اے ایمان والو یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے انہیں دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ابوموسیٰ ؓ نے کہا،کہ میں نے اس کو دلی نہیں بنایا تھا بلکہ کاتب مقرر کیا تھا،تو عمرؓ نے کہا کہ کیا تجھے مسلمانوں میں کوئی لکھنے والا نہیں ملا تھا،جب اللہ نے ان سے دور رہنے کا کہا ہے تو ان کے قریب مت کرو،اور جب اللہ نے ان کو خائن کہا ہے،تو ان کو امانت مت سپرد کرو اور اللہ نے انھیں ذلیل قرار دیا ہے،تو انھیں عزت مت دو۔(اخرجه البيهقى)

حکومت پاکستان اوراس کی افواج کے ساتھ قتال کرنے کی شرعی دلائل

(فضیلۃ الشیخ ابو یحیٰ اللیبی حفظہ اللہ)

جن اسلامی ممالک پر دین داری کے ختم ہونے کی نحوست طاری ہوچکی ہے،ان ممالک میں ایک پاکستان بھی ہے ،جس کے بنانے والوں کا یہ نظریہ تھا کہ ہم اس کولا الہ الا اللہ کی بنیاد پر قائم کررہے ہیں اور یہاں اللہ کا کلمہ بلند اور کفر کا کلمہ پست ہوگا لیکن جب سے یہ ملک وجود میں آیا ہے لوگ اس وقت سے اس کا انتظار کررہے ہیں مگر وہ بنیادی نظریہ لوگوں کی جھوٹی خواہشات ،دھوکہ بازی،گندی اور دھوکہ پر مبنی سیاست اور فسادی حکومتوں کے کھیل تماشے کے نیچے دفن ہوکر رہ گیا اور اصلاح کرنے والوں کی عمریں ختم ہوگئی ،مگر وہ اپنے دل میں حسرت لئے اس دنیا سے رخصت ہوگئے اورانہیں اپنے عزائم میں ذرہ برابر بھی کامیابی نصیب نہیں ہوسکی؛ بلکہ انہیں خوفناک حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ایسی تخریبی سرگرمیاں ان کے آڑے آئیں جو اسلام کے نشان کو مٹانے کے لئے سرگرم عمل ہوچکی تھیں۔آج پاکستان کا معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ ہر شخص اصلاح سے نا اُمید ہو چکا ہے۔آج اس کی میڈیا،فوج اور پولیس امت اسلامیہ کے جسم کو کاٹنے کے لئے کافروں کے شانہ بشانہ جنگ میں مصروف عمل ہیں۔اس کے باوجود ہم ایسے لوگ بھی پاتے ہیں جو اس تردد میں مبتلا ہیں کہ اس ملک کے خلاف اس طرح قتال واجب ہے یا نہیں جس طرح ان دیگر ممالک کے خلاف واجب ہے جو شریعت کے خلاف سرکشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔اور دین سے اعراض اور کافروں سے دوستیاں کررہے ہیں اوران کی ہر طرح سے مدد کررہے ہیں،مشورے،افرادی قوت اورانہیں فوجی اڈے،راہداریاں فراہم کرکے مومنین کے لئے جیل کے دروازے کھولے ہوئے ہیں،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿وما نقموا منهم االا ان يؤ منوا باالله العـزيـر الـحـميـد()الـذى لـهُ مـلك السـمـوٰت و الارض والـلـه علىٰ كل شىءٍ شهيد﴾(البروج ۹،۸) ترجمہ:ان کومومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ اللہ پر ایمان لائے ہوئے تھے جو غالب (اور) قابل ستائش ہے،وہی جس کی آسمانوں اورزمین کی بادشاہت ہے اوراللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

یہ جرائم جو گنوائے گئے ہیں ان میں صرف ایک جرم بھی انکے اورانکی معاونت کرنے والوں کے خلاف قتال کو جائز قرار دینے کے لئے کافی ہے مگر بعض لوگوں کی طرف سے اس نظام کے خلاف قتال کرنے کو ناجائز قرار دیا جاتا ہے تو لوگ حیران ومتردد ہوجاتے ہیں اوروہ انتہائی حیرانی کے عالم میں یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر اتنے شروفساد کے

حاملین کے خلاف قتال فرض نہیں تو کن لوگوں کے خلاف فرض ہے؟ حالانکہ بنی قینقاع کے یہود کا قصہ ہر شخص جانتا ہے کہ انھیں آپ ﷺ نے جلاوطن کر دیا تھا اور آپ ﷺ انکا قلع قمع کرنا چاہتے تھے مگر عبداللہ بن ابی منافق نے آپ ﷺ سے یہ التجاء کی کہ انھیں معاف کر دیا جائے۔

سیرت کی کتابوں میں یوں منقول ہے کہ عرب کی ایک خاتون اپنا کچھ سامان لیکر آئی اور اسے قینقاع کے بازار میں رکھ کر بیٹھ گئی، لوگوں نے خواہش ظاہر کی کہ وہ اپنا منہ کھول دے مگر اس نے انکار کر دیا پھر ایک شخص نے اس کے کپڑے کا ایک حصہ اس کے کمر سے باندھ دیا جب وہ اُٹھی تو اس کے جسم کا کچھ حصہ ننگا ہو گیا، جس پر لوگ ہنسنا شروع ہو گئے، اس پر وہ چیخی چلائی چنانچہ ایک مسلمان نے اس سنار کو جس نے اس کا کپڑا باندھا تھا قتل کر دیا، یہودیوں نے اس مسلمان کو قتل کر دیا، جس پر مسلمانوں اور یہودیوں میں جنگ پھیل گئی۔ (سیرۃ ابن کثیر،۳،۵)

اگر ایک عورت کی بے حرمتی پر ایک یہودی کو قتل کیا جاتا ہے تو جس نے پورے ملک کو یہودی سٹیٹ بنا دیا ہے اور اس کی اقتصادیات، معاشیات، فوج اور تمام ادارے یہودیوں کی پالیسیوں کے تابع کر دی، انسانی عقلیں مسخ کر دیں، اخلاقیات تباہ کر دیے، عقائد برباد کر دیے، شرم وحیا کا خاتمہ کیا اور مسلمانوں میں دین کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کر دیے، جیلیں رکوع اور سجدہ کرنے والے مردوں اور عورتوں سے بھر دیے، اور ان کا قصور صرف یہ ہے کہ وہ ایمان والے حق کا اعلان کرنے والے لوگ ہیں۔ اور وہ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ حاکمیت صرف ایک اللہ کی قائم ہونی چاہیے، آپ اندازہ کریں کہ کہاں ایک عورت کو ننگا کرنے کا جرم اور کہاں یہ جرائم کی فہرست!

کہاں یہ جرم کہ یہود آج ایک پروگرام کے تحت پوری امت مسلمہ کے قتل عام میں مصروف ہے اور کہاں ایک مسلمان کا یہودیوں کے ہاتھوں جاہلی تعصب کی بنیاد پر قتل کر دینا، جنھوں نے مسلمان کو صرف تعصب ہی کی بناء پر قتل کیا تھا ، آج یہود سینکڑوں مسلمانوں کو قتل کر رہے ہے، جیلوں میں ڈال رہے ہیں، ان کے گھروں کو مسمار کر رہے ہیں اور ان صلیبی لوگوں کو خوش کرنے والے بھی یہی حرکتیں کر رہے ہیں، جس کا مقصد صرف شیطان کو خوش کرنا ہے انہی وجوہات کی بناء پر یہ چند اوراق سامنے پیش کئے جارہے ہیں۔ تاکہ اس بات کو واضح کیا جائے کہ جو ملک اس قسم کی سرگرمیوں میں ملوث ہوا سکے خلاف قتال واجب ہو جاتا ہے اور اس قتال کے لئے جدوجہد کرنا ایک عظیم جہاد فی سبیل اللہ ہے کیونکہ اس جہاد سے ہی امت مسلمہ اور اس کے عقائد کی بقاء ممکن ہے اور ہماری یہی دعوت پاکستان کے بڑے علماء کو بھی

ہے کہ وہ اپنی اس ذمہ داری کو سمجھیں۔ جوان کے کندوں پر پڑی ہوئی ہے اور وہ لوگوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی رغبت دلائیں، انہیں جان لینا چاہئے کہ مسلمانوں اور کفار میں گھمسان کی جنگ قریب آچکی ہے (جس کی پیشگوئی نبی ﷺ نے کی ہے) جس کو اللہ اس جنگ کا رہنما بنائے گا وہ انتہائی سعادت مند شخص ہوگا اور وہ ہی سیرت رسول ﷺ پر گامزن کہلائے گا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا" (سورۃ الاحزاب ۲۱) ترجمہ: تم کو پیغمبر الٰہی کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اُس شخص کو جسے اللہ (سے ملنے) اور روزِ قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور وہ اللہ کا کثرت سے ذکر کرتا ہو۔

اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ کافر حاکم وقت سے پہلے اپنے آپ کو آزاد سمجھو، کیونکہ اس بات پر علماء کا اتفاق ہو چکا ہے، کہ کافر کے لئے ولایت جائز نہیں اور اگر وہ کافر زبردستی کفر مسلط کریں تو اس سے براءت ضروری ہے، کیونکہ ولایت کے لئے اسلام شرط اول ہے جس کا ابتداء اور انتہاء میں ہونا ضروری ہے جیسا کہ یہ ثابت ہے کہ کافر کے لئے مسلمان کی ولایت جائز نہیں، نہ عام ولایت اور نہ خاص ولایت لہذا کوئی کافر مسلمانوں کا امام نہیں بن سکتا نہ قاضی نہ گواہ نہ کافر کی کسی مسلمان لڑکی کے نکاح میں ولایت معتبر ہے، اور نہ کسی مسلمان کی کفالت کرسکتا ہے اور نہ کافر کسی مسلمان کا ولی بن سکتا ہے اور نہ مسلمان کسی کافر کے لئے وصیت کرسکتا ہے کیونکہ ولایت ایک اعزاز ہے اور یہ کفر کی ذلت کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتا۔

امام ابن المنذرؒ فرماتے ہیں "تمام اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ کافر مسلمان کا ولی نہیں بن سکتا کسی بھی حال میں" (احکام اہل ذمۃ ۴۱۱) کیونکہ ولایت ایک شرف کا، دیانت کا مقام ہے یہ ایک اہم ترین ذمہ داری ہے امامت کے بارے میں۔

امام الحرمین الجویتیؒ نے کہا ہے کہ مکمل ریاست عام امیدوں کا مرکز اور تعلق رکھتا ہو عام وخاص سے اور دین اور دنیا کے معاملات طے کرتا ہو، اور ملک وقوم کی حفاظت اس کے ذمے ہو، اور عوام الناس کا خیال رکھتا ہو، اور دین کی دعوت، حجت اور تلوار سے قائم کرتا ہو، مظلوم کو ظالموں کے ظلم سے نجات دلا کر انصاف فراہم کرتا ہو، اور ان کے حقوق ادا کرتا ہو، (غیاث الامم۔۱۰)

کیا اب یہ انتظار کیا جا رہا ہے، کہ یہ اتنے عظیم امور، یہ فاجر قسم کے حکمران انجام دیں گے؟؟

کفار خواہ اصلی ہو یا مرتد اس کا مقدر ذلت اور رسوائی ہے، اور انہیں یہ سزا دینے چاہئے کہ ان کے اعمال برباد ہے سراب کی طرح ہے جیسے ہوا راکھ کو اڑا کر رکھ دیتی ہے اسی طرح ان کے اعمال ہے لہذا اس قسم کے لوگوں کو اتنے اہم منصب پر کس طرح فائز کیا جا سکتا ہے، حالانکہ کفار کو اللہ نے ذلیل قرار دیا ہے: جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔" وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيراً مِّنَ الْجِنِّ وَالإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُوْلَـئِكَ كَالأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُوْلَـئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ"(سورة اعراف ۱۷۹) ترجمہ: اور ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کیلئے پیدا کئے ہیں، اُن کے دل ہیں لیکن اُن سے سمجھتے نہیں اور اُن کی آنکھیں ہیں مگر اُن سے دیکھتے نہیں اور اُن کے کان ہیں پر اُن سے سنتے نہیں یہ لوگ (بالکل) چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی بھٹکے ہوئے، یہی وہ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔(ان شر الدواب عند الله الصم البكم الذين لا يعقلون) ترجمہ: کچھ شک نہیں کہ اللہ کے نزدیک تمام جانداروں سے بدتر وہ بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔

مزید فرمایا" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلاَ يَقْرَبُواْ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَـذَا وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ إِن شَاء إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ"(سورة توبه ۲۸) ترجمہ: مومنو! مشرک تو پلید ہیں تو اس برس کے بعد وہ خانہ کعبہ کے پاس نہ جانے پائیں اور اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہو تو اللہ چاہے گا تو تمہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا بیشک اللہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے۔

"ام تحسبُ ان اكثرهم يسمعون او يعقلون ان هم الا كاالانعام بل هم اضلُ سبيلا (سوره الانفال) ترجمہ: یا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان میں اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں؟ (نہیں) یہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ چنانچہ جو لوگ بدترین جانور نجس اور منحوس لوگ ہیں، وہ مسلمانوں کے کس طرح والی، سرپرست اور حکمران بن سکتے ہیں۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا" الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِن كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّهِ قَالُواْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ وَإِن كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُواْ أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُم مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ فَاللّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَن يَجْعَلَ اللّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً" ترجمہ: جو تم کو دیکھتے رہتے ہیں اگر اللہ کی طرف سے تمہیں فتح ملے تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر کافروں کو (فتح) نصیب ہو تو (اُن سے) کہتے ہیں کہ کیا ہم تم پر غالب نہیں تھے اور تم کو مسلمانوں (کے ہاتھ) سے بچایا نہیں؟ تو اللہ تم میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا اور

اللہ کافروں کو مومنوں پر ہرگز غلبہ نہیں دے گا۔

اس آیت میں ظاہراً تو خبر ہے مگر اکثر علماء نے اس سے یہ استنباط کیا ہے کہ کافر مسلمانوں کے چھوٹے بڑے معاملات میں سرپرست نہیں بن سکتے۔امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں" آیات سے اکثر علماء نے استدلال کیا ہے کہ مسلمان غلام کافر پر نہیں بیچا جاسکتا کیونکہ وہ کافر اس مسلمان پر مسلط ہوجائے گا اور اس کو رسوا کرے گا۔ جو لوگ اس کو صحیح قرار دیتے ہیں وہ یہ حکم بھی دیتے ہیں کہ اس کی ملکیت زائل کی جائے گی۔(تفسیر ابن کثیر ۴۳۷)

علامہ ابوبکر جصاص الحنفیؒ فرماتے ہیں ان آیات سے یہ استدلال کیا جارہا ہے کہ شوہر کے مرتد ہونے کی صورت میں میاں بیوی میں تفریق کی جائیگی کیونکہ نکاح کو برقرار رکھنے کی صورت میں شوہر کے لئے گھر میں روکنے کی راہ نکلتی ہے ،اسی طرح وہ اسے اپنے احکامات کا پابند کرتا ہے اور یہ اس کے احکامات کی اطاعت کی پابند ہوگی۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "الرجالُ قوامون علی النساء"ترجمہ: مرد عورتوں کے نگہبان ہیں،جبکہ اللہ کا حکم یہ ہے "لن یجعل اللہُ للکفرین علی المومنین سبیلا " کا تقاضہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان جدائی کرائی جائے جب شوہر مرتد ہوجائے کیونکہ جب نکاح باقی ہوگا تو اس کے حقوق برقرار رہیں گے۔(احکام القرآن۔ج ۳ ص ۲۷۹) جب ان مخصوص امور میں کافر کی ولایت جائز نہیں تو امامت عامہ کس طرح صحیح ہوسکتی ہے۔کیونکہ یہ ایک دین کا معاملہ ہے، نبی ﷺ نے فرمایا"الاسلام یعلو و لا یعلیٰ علیہ"اسلام بلندی چاہتا ہے اس پر کوئی چیز بلند نہیں ہوسکتی۔(رواہ الدار قطنی)

وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تقولو اللمنافق سید فانہ ان یك سیدافقد اسخطتم ربکم عزو جل" منافق کو سردار مت کہو کیونکہ اگر وہ سردار ہوگیا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کردیا۔(رواہ احمد وابو داؤد ،النسائی ،البخاری فی ادب المفرد) نبی ﷺ تو منافق کو سردار قرار دینے پر اللہ کی ناراضگی بتارہے ہیں ،حالانکہ وہ ظاہراً تو مسلمان ہوسکتا ہے تو جو کھلم کھلا کافر ہو تو وہ کس طرح مسلمانوں کا حاکم بن سکتا ہے۔لہٰذا ان کفار حکمران کی تعظیم کرنا ،اسلام کے اموران کے سپرد کرنا اور ان کو اپنا قائد و رہنما قرار دینا ،کیا یہ اللہ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف نہیں ہے؟؟

امام ابوجعفر الطحاویؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث پر غور کیا تو پتہ چلا کہ سرداری کا مستحق وہی ہوسکتا ہے جس کے پاس اعلیٰ اسباب ہوں جبکہ منافق میں تو اسکے خلاف صفات ہوتی ہیں۔اور وہ اللہ کے غضب کا مستحق ہوتا ہے،لہٰذا

اس کو یہ منصب نہیں دیا جا سکتا (مشکل الاثار ج ۱۳ص ۲۰۱)۔

سلف کفار کو مختلف مناصب دینے میں بہت اجتناب اور بچاؤ سے کام لیتے تھے تا کہ وہ ہم پر مسلط نہ ہو جائے اور مسلمانوں میں فساد پیدا نہ کردیں اور مسلمانوں کے دین کو عبث نہ کردیں ۔قرآن کریم کی اس آیت کو مدنظر رکھتے تھے۔جس میں کہا گیا ہے''یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لاَ یَأْلُونَكُمْ خَبَالاً وَدُّواْ مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاء مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِی صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الآیَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ'' ترجمہ: مومنو! کسی غیر (مذہب کے آدمی) کو اپنا رازداں نہ بنانا یہ لوگ تمہاری خرابی (اور فتنہ انگیزی کرنے) میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ (جس طرح ہو) تمہیں تکلیف پہنچے، اُن کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو (کینے) اُن کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں۔ اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تمہیں اپنی آیتیں کھول کھول کر سنا دی ہیں۔

امام ابوبکر الجصاصؒ فرماتے ہیں بطانہ اسکو کہا جاتا ہے جس پر انسان اپنے تمام معاملات میں رجوع و اعتماد کرتا ہو اللہ نے اہل کفر کو مومنین کے مقابلے میں بطانہ بنانے سے منع کیا ہے اور اس بات سے بھی کہ اپنے خاص معاملات میں ان سے مشاورت طلب کی جائے اور اللہ نے ان کے دلوں کی بات اُن الفاظ سے ظاہر کی ''لا یالونکم خبالاً'' یعنی تمہارے درمیان فساد پھیلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینگے۔ کیونکہ خبال فساد ہی ہے پھر فرمایا''ودو ما عنتم'' السدی فرماتے ہیں وہ تمہیں گمراہ کرنا چاہتے ہیں، ابن جریر طبریؒ فرماتے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کہ تم دین میں مشقت کا شکار ہو جاؤ کیونکہ ''العنت'' کا معنیٰ مشقت ہے۔ اللہ نے انکی چاہت واضح کردی اور مزید فرمایا ''ولو شاء اللہ لاعنتکم'' اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں مبتلا کر دیتا اس آیات میں اس بات کی دلیل ہے کہ اہل ذمہ سے مسلمانوں کے معاملات میں مدد حاصل کرنا جائز نہیں کہ انکو کام وغیرہ دے (احکام القرآن ۴۷/۲) جب ابو موسیٰ اشعریؓ نے ایک نصرانی کو کاتب مقرر کردیا تو عمرؓ نے ان کو شدید ڈانٹا، چنانچہ مروی ہے، کہ عمرؓ نے انکو حکم دیا کہ انھوں نے جو ایک شخص کے ہاتھ یہ ذمہ داری دی ہے اس سے واپس لے لیں عمرؓ کو اس بات پر بڑا تعجب ہوا کہ انھوں نے ایک نصرانی کو مقرر کر رکھا ہے، آپ نے فرمایا یہ ذمہ داری تو بڑی حفاظت کی ذمہ داری ہے، تو انھوں نے کہا ہماری ایک کتاب ہے مسجد میں (شام سے واپس آئے تھے) اس کو بلاؤ، (بقیہ صفحہ ۸۴ پر)

مجھے بھی پڑھئے

(مولانا فقیر محمد صاحب)

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم وقا ل سبحانه وتعالىٰ فى كتابه المجيد " إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّواْ عَن سَبِيلِ اللّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِيْنَ كَفَرُواْ إِلَى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ(سورةالانفال ٣٦)

ترجمہ: جولوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں) کو اللہ کے رستے سے روکیں سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) اُن کیلئے (موجبِ) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔ وقال تعالىٰ فى مقامِ آخر"ولا يحيق المكر السيءُ الا باهله"(الفاطر ٤٢،) ترجمہ: اور بری چال کا وبال اس کے چلنے والے پر ہی پڑتا ہے۔

میں عمومی انداز میں (عام مسلمانوں) کو چند تجویزات پیش کرنا چاہتا ہوں:

اول

جب امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے افغانستان پر حملہ کیا تو بش نے اپنی تکبرانہ تقریر میں کہا کہ یہ صلیبی جنگ ہے یعنی کفر اور اسلام کی جنگ ہے لیکن جب اس کے ردعمل سے خطرہ محسوس کیا تو فوراً اس کو القاعدہ اور طالبان کی جنگ کا نام دیا اور قریب کے دنوں میں جب اوبامہ انتظامیہ نے بشمول نیٹو لیبیا پر حملہ کیا تو اوبامہ نے امریکی عوام کو اعتماد میں لینے کے لئے کہا کہ امریکہ عالمی انقلاب کی خاطر وجود میں آیا ہے یعنی مقصد یہ کہ امریکہ ہر ملک میں مداخلت اور ہاتھ مارنے کا اختیار رکھتا ہے۔

دوم

تمام ممالک کو درپیش مسائل امریکہ کی طرف سے ہیں تو تمام ممالک کو امریکہ کی پالیسی سے قولاً وعملاً بائیکاٹ کرنا چاہئے کیونکہ امریکی پالیسی ماننا اس کی غلامی کرنے کے مترادف ہے اور اسی پالیسی کے ماننے کی وجہ سے خودمختار مجاہدین کی طرف سے پالیسی ماننے والوں کو خطرہ بھی لاحق ہوگا اور امریکہ کی جنگی صلاحیت روز بروز روبہ زوال ہے لہٰذا عقل مندی یہ ہے کہ امریکی پالیسی سے اجتناب کیا جائے۔

سوم

دنیا کے تمام باشندے اسلامی مذہب کا مطالعہ انابت کی نیت سے کریں اور پھر خود فیصلہ کریں کہ کیا اسلام حقیقت پر مبنی دین ہے یا باقی خودساختہ مذاہب؟

چہارم

اقوام متحدہ خودساختہ قوانین کے ماتحت چلنے والا ادارہ تو ہے ہی لیکن یہ بھی خودمختار نہیں ہے، اور نہ اس میں شریعت کی تنفیذ کے لئے کوشش کی جاتی ہے اور نہ اس میں ایسا کوئی اسلامی نمائندہ موجود ہے جو اسلام کی بات کرے، وہاں جو نام نہاد مسلمان موجود ہیں وہ بھی جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں جو کہ خود اسلام سے ایک متصادم نظام ہے، بلکہ ایک مستقل متقابل اور متضاد دین کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ لہٰذا یہ مسلمانوں کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ ایک ایسا ادارہ بنائیں جو صرف اور صرف مسلمانوں کی مفاد اور انکی عزت اور ترقی کی لئے کوشش کرتا ہو۔

پنجم

پاکستان کی امریکہ کیساتھ دوستی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک امریکی بدمعاش ریمنڈ ڈیوس نے لاہور میں قتل کیے اور پھر وہ باعزت طور پر بری ہو گیا، اسی طرح اس ملک کے خفیہ اداروں کے سربراہ شجاع پاشا کو ممبئی حملوں کیس میں امریکہ طلب کیا گیا، تاکہ وہ اپنے آقا کے سامنے جوابدہی کر سکے، یہ ہیں پاکستان کے حقیقی دوست۔

ششم

عراق سے انخلاء کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ امریکہ اب جنگ کی مزید سکت نہیں رکھتا اور باقی ممالک میں بھی دہلیز کے بھاری ہونے کا یقین کر کے جنگ جیتنے کا نعرہ ببانگ دہل بلند کر کے بھاگ جائیگا۔

ہفتم

امریکہ اور اس کے اتحادی نیٹو اسی جنگ کی وجہ سے آخر کار ذلیل ہو کر اسلامی دنیا سے نکلیں گے۔

افغانستان پاکستان اور باقی اسلامی دنیا کے بارے میں چند گزارشات

اولاً یہ کہ اسلامی دنیا آپس میں اعتماد کی فضا قائم کرے اور تمام عسکری اور انٹیلی جنس صلاحیتیں اسلامی دنیا کی حفاظت کے خاطر کفر کے خلاف شریک کریں اور مجاہدین کیساتھ مل کر اسلامی اور شرعی خلافت کی بنیاد ڈالدیں۔

پاکستان میں جاری جنگ عقیدوی اور نظریاتی جنگ ہے،لہٰذا ہر وہ شخص جو مذہبی اور نظریاتی حدود ڈالر اور خوف کی وجہ سے نظر انداز کر دیں تو وہ انشاءاللہ ایک دن مجاہدین کے شکار بن کر رہینگے۔علماء کرام سے یہ درخواست ہے کہ وہ اپنی وعظ وخطاب اور فتاوٰی کے ذریعے منکرات کا سد باب کریں۔

اسامہ بن لادنؒ کی شہادت کے حوالے سے

ارشاد باری تعالیٰ ہے﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللّهَ شَيْئاً وَسَيَجْزِي اللّهُ الشَّاكِرِينَ ()وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ الله كِتَاباً مُّؤَجَّلاً﴾(آل عمران، ١٤٤، ١٤٥) ترجمہ:اور محمد(ﷺ) تو صرف (اللہ کے) پیغمبر ہیں اُن سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ(یعنی مرتد ہو جاؤ) گے؟اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا اور اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو(بڑا) ثواب دے گا۔۱۴۴۔اور کسی شخص میں طاقت نہیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر مر جائے (اُس نے موت کا) وقت مقرر کر کے لکھ رکھا ہے۔

اول یہ کہ شیخ اسامہؒ اور اس جیسے دوسرے جہادی قائدین کا اپنی موت مرنا مزہ ہی نہیں کرتا،شہادت ہر مجاہد کی دلی تمنا ہے

دوم یہ کہ شیخ اسامہ بن لادن، ملا محمد عمر مجاہد، ایمن الظواہری اور حکیم اللہ محسود حفظہم اللہ وغیرہ آج صرف افراد کے نام نہیں ہے بلکہ یہ اب ایک نظریے اور فکر کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔

سوم یہ کہ مجاہدین کی قیادت کے شہید ہونے کی وجہ سے امریکہ مشکلات سے نہیں نکل سکتا، بلکہ اسے اپنی بے نتیجہ پالیسی کو تبدیل کرنا چاہیئے۔

چہارم یہ کہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اسامہ پہلے سے وفات پا چکے ہو اور اوبامہ انتظامیہ اور پاکستان کو اب اطلاع ملی ہو اور اپنی حیثیت منانے کی خاطر ایک فرضی عملیات کو ترتیب دے چکے ہو،لیکن پھر بھی یہ دعوٰی کرنا ان سے انتقام لینے کا سبب بن سکتا ہے۔

تمام مجاہدین کو میری وصیت

اول یہ کہ تمام مجاہدین تقویٰ، اصلاح ذات البین اور اطیعو اللہ و اطیعو الرسول پر عمل کریں۔

دوم یہ کہ مجاہدین اپنے ذات میں وحدت، اخلاص، صبر علی المصائب، ذکر اللہ اور استقامت پیدا کریں۔

چہارم یہ کہ آسمان کی طرح فائدہ مند، زمین کی طرح عاجز، اونٹ جیسا تابعدار اور پہاڑ جیسا استقلال پیدا کرنے کی کوشش کرو۔

پنجم یہ کہ مجاہدین کفار کی ظاہری شان وشوکت اور مادی وسائل سے کبھی بھی متاثر نہ ہوجائیں اور جس طرح اللہ کا فرمان ہے "سنلقی فی قلوب الذین کفرو الرعب" پر یقین رکھیں اور ان کے اتحاد سے بھی تاثر نہیں لینا چاہئے، کیونکہ اللہ کا فرمان ہے "تحسبھم جمیعا و قلوبھم شتی "تم شاید خیال کرتے ہو کہ یہ اکھٹے (اور ایک جان) ہیں مگر ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔

ششم یہ کہ آخر میں تمہیں یہ کہنا چاہتا ہو کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی دعوت کا خلاصہ ہمارے اور تمہارے ذہن میں ہو کہ ہر چیز پر عالم ایک ہے اور ہر چیز پر قادر بھی وہی ایک اللہ ہے۔

جنوبی اور شمالی وزیرستان میں ۲۰۰۴ء سے مئی ۲۰۱۱ء تک ٹوٹل ڈرون حملے

(۱) ۲۰۰۴ء میں ایک ڈرون حملہ ہوا جس میں ۵ افراد شہید ہوگئے۔ (۲) ۲۰۰۵ء میں ۲ ڈرون حملوں میں سات افراد شہید ہوگئے۔ (۳) ۲۰۰۶ء میں ۲ ڈرون حملوں میں ۱۲۳ افراد شہید ہوگئے۔ (۴) ۲۰۰۷ء میں ۴ ڈرون حملوں میں ۷۷ افراد شہید ہوگئے۔ (۵) ۲۰۰۸ء میں ۳۳ ڈرون حملوں میں ۳۱۳ افراد شہید ہوگئے۔ (۶) ۲۰۰۹ء میں ۵۳ ڈرون حملوں میں ۲۴۷ افراد شہید ہوگئے۔ (۷) ۲۰۱۰ء میں ۱۱۸ ڈرون حملوں میں ۱۹۹۳ افراد شہید ہوگئے۔ (۸) مئی ۲۰۱۱ء تک ۲۷ ڈرون حملوں میں ۱۲۱۰ افراد شہید ہوگئے۔

کل حملے ۲۴۰ ٹوٹل شہداء ۲۳۵۲۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تحریک طالبان پاکستان کی ماہ جنوری سے لیکر جون ۲۰۱۱ء تک کاروائیوں کی تفصیل

۴جنوری کراچی امبارکی امن کمیٹی کے رضا کاروں کو گولیوں کا نشانہ بنایا جس میں رشید، طہماش، عثمان اور مدو زخمی ہوگئے۔

۴ مہمند ایجنسی ناوگئی کیمپ پر راکٹوں سے حملہ میں دو اہلکار ہلاک اور ایک گاڑی جل کر راکھ ۔

چارسدہ عمرزئی میں آٹھ سی ڈیز دکانوں کو دھماکہ سے اڑایا گیا جس سے دکانیں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں اور دھماکے کی جگہ آنے والے پولیس موبائل پر ریموٹ کنٹرول کا دھماکہ کیا گیا جس میں دو اہلکار ہلاک اور گاڑی تباہ ہوگئی۔

۸ مہمند ایجنسی تحصیل صافی کے علاقہ قندھار وطور کورونو میں دو بم دھماکے کئے گئے جس میں تین اہلکار ہلاک ہوگئے۔

۱۲جنوری کنڑ نواب آباد میں افغانستان کے استخبارات کا تیسرا معاون صاحب زادہ کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم سے اڑایا جس میں صاحب زادہ ڈرائیور سمیت ہلاک اور دو اہلکار شدید زخمی ہوئے۔

۱۳جنوری پشاور پچکی روڈ پر مہمند ایجنسی علاقہ میچنی کی امن کمیٹی کے سربراہ ملک سلام ترکزئی کو قتل کردیا۔

۱۳ کنڑ نرنگ میں امریکیوں کے قافلے پر حملے میں دو گاڑیاں تباہ اور گاڑیوں میں بیٹھے ہوئے اہلکار ہلاک ہوئے۔

۱۴جنوری مہمند ایجنسی بخئی ڈاگ کیمپ پر مارٹر سے حملہ کیا گیا، اور ایک پرائمری سکول کو بموں سے اڑادیا گیا۔

۱۵جنوری مہمند ایجنسی تحصیل صافی مسعود کی امن کمیٹی کے سربراہ ملک صوبیدار کے بھائی ملک سید رحمٰن کو پشاور میں دلہ زاک روڈ پر قتل کیا گیا۔

۱۶جنوری مہمند ایجنسی علاقہ خویزی بائیزی کی امن کمیٹی کی گاڑی بم دھماکہ سے اڑادی گئی۔

۱۷جنوری مہمند ایجنسی تحصیل خوئزی میں سکول کو بم دھماکہ سے اڑایا گیا۔

۱۸جنوری مہمند ایجنسی تحصیل صافی علاقہ باؤتہ میں ایک بم دھماکہ دو فورسز اہلکار ہلاک جبکہ ایک زخمی ہوا۔

۱۹ جنوری کنڑ دونائی سے محکمہ زراعت اور PRT کے ایک ایک اہلکار کو اغوا کیا گیا۔

۲۱ جنوری مہمند ایجنسی تحصیل خوئزی کے علاقہ بخئی ڈاگ کیمپ پر مارٹر کے حملے میں کئی اہلکار زخمی ہوئے اور فوج کیلئے پانی لے جانے والے ٹینکر پر حملہ کرنے سے پانی کا راستہ بند کر دیا گیا۔

۲۲ جنوری مہمند ایجنسی تحصیل خوئزی میں ملک اجمل کی امن کمیٹی کے پوسٹ پر حملے میں جانی نقصان کی خبر نہیں ملی۔

نوشہرہ رسالپور میں ناواگئی سے تعلق رکھنے والے دو جاسوسوں حلیم زئی اور ایبنز رقتل کر دئے گئے۔

۲۴ جنوری مہمند ایجنسی میچنئی میں نیٹو کے لئے سامان لے جانے والے قائم پل کو بارودی مواد سے اڑایا گیا۔

کنڑ گنج گل میں امریکیوں کے قافلے پر حملہ کیا گیا ایک گھنٹے کی لڑائی کے بعد فوجی فرار ہو گئے۔

۲۵ جنوری کنڑ ناواپاس میں سرحدی لیویز کا قومندان باور قتل کر دیا گیا۔

مہمند ایجنسی جیٹ طیاروں کی بمباری سے شمشاہ میں خان زمان بیوی اور چار بچوں سمیت شہید کر دیا گیا۔

۲۶ جنوری کنڑ نرنگ میں امریکیوں کی گاڑی پر حملہ ہوا جس میں گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوئی اور گاڑی میں سوار پانچ اہلکار ہلاک ہو گئے۔

مہمند ایجنسی لکڑو پوسٹ پر مارٹر حملہ، جس میں ایک لیویز اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہو گئے۔

مہمند ایجنسی قندہارو کے قیوم آباد میں بم دھماکہ دو فوجی زخمی ہو گئے۔

مہمند ایجنسی جیٹ طیاروں کی بمباری سے سوران میں ایک عورت شہید اور چھ افراد زخمی ہو گئے۔

۲۷ جنوری مہمند ایجنسی علینگار میں فورسز کے قائم کردہ پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس سے وہ پوسٹ چھوڑ کر فرار ہو گئے۔

مہمند ایجنسی دویزی اور ساگی میں شروع آپریشن میں فورسز کی پیش قدمی کے جواب میں مجاہدین آگے بڑھ کر مورچہ زن ہو گئے، جس میں کمانڈر محمد ایازؒ عرف عمر مختار شہید ہو گئے۔

مہمند ایجنسی مرتد فوج کی گولہ باری سے ساگی میں دو اور دویزی زاؤ میں پانچ افراد شہید ہو گئے۔

مہمند ایجنسی مامد گٹ کیمپ پر میزائل حملہ ہوا جس میں کئی اہلکار کی ہلاکت کی اطلاع ملی۔

۲۹ جنوری پشاور سنٹر جیل کے اسسٹنٹ سپرڈنٹ جیل میں ساتھیوں کو تنگ کرتا تھا جس کی وجہ سے اس کا گھر دھماکے سے اڑا دیا گیا۔

مہمند ایجنسی شبقدر پولیس چیک پوسٹ پر حملے میں پانچ پولیس ہلاک ہو گئے۔

مہمند ایجنسی دویزی آپریشن میں زاؤ کے مقام پر جھڑپ میں ساتھ سیکورٹی اہلکار ہلاک اور پانچ شدید زخمی کر دے گئے۔

۳۰ جنوری مہمند ایجنسی تحصیل پنڈیالی کے علاقہ دویزی اور ساگی سے تمام مجاہدین سلامتی کے ساتھ تحصیل صافی سوران درہ کو ہجرت کر گئے۔

۱ فروری کنڑ گنج گل میں سڑک پر جاری کام کے دفاع میں ملی اردو کی مرتد فوج ڈیوٹی پر تھی کہ جن پر مجاہدین نے حملہ کر کے تین اہلکار ہلاک کر دئے۔

۲ مہمند ایجنسی تحصیل بائزئی میں انارگی پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں میڈیا رپوٹ کے مطابق چار سیکورٹی اہلکار ہلاک اور کئی لاپتہ ہیں لڑائی میں سات مجاہدین بھی شہید ہو گئے۔

مہمند ایجنسی ملا گل داد خان کے ساتھی شہزاد کو لاہور میں قتل کر دیا گیا۔

۳ فروری کنڑ وٹہ پور میں صلیبی لشکر پر حملہ ہوا جس میں چار کافر ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔

۴ فروری مہمند ایجنسی قندارو میں مرتد افواج پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں خاصہ دار فورس کے چھ اہلکار ہلاک جبکہ پانچ زخمی ہو گئے۔

۸ فروری مہمند ایجنسی انارگی پوسٹ پر لڑائی کے بعد ہیلی کاپٹر امدادی سامان لے کر آ گئے جن پر مجاہدین نے مارٹر اور دیگر بڑے اسلحے سے حملہ کیا جس سے وہ لینڈ نہ کر پائے اور بھاگ چلے گئے۔

۱۰ فروری شمالی وزیرستان میرعلی میں مجاہدین نے چار جاسوسوں کو ہلاک کر دیا جن میں دو سگے بھائی بھی تھے اور ان پر امریکہ کے لئے جاسوسی کرنے کا الزام تھا۔

مردان پنجاب رجمنٹ پر فدائی حملے میں ۴۰ ریکروٹس واصل جہنم ہو گئے اور ۴۰ فوجی شدید زخمی ہو گئے۔
مہمند ایجنسی تحصیل امبار میں درہ وؤ بازار سے تھوڑے فاصلے پر لشکر کی گاڑی بارودی مواد سے ٹکرا گئی جس میں کمیٹی کے تین سربراہان ملک صاحب خان، کشر خان، اور ملک بولا زخمی ہو گئے۔
۱۱فروری مہمند ایجنسی قندارو میں سیکیورٹی فورسز کی گاڑی بارودی مواد سے ٹکرا گئی جس سے تین اہلکار ہلاک ہو گئے۔
کنڑ پَشت میں امریکیوں پر حملے میں دو گاڑیاں تباہ اور اس میں موجود اہلکار ہلاک ہو گئے۔
۱۲فروری قندہار میں پولیس ہیڈ کواٹر پر مجاہدین نے استشہادی حملہ کیا جس کے نتیجے میں ۲۱ ملی پولیس ہلاک اور ۵۵ شدید زخمی کر دئے گئے۔
۱۳فروری مہمند ایجنسی تحصیل بائزی میں امن کمیٹی کی گاڑی بارودی مواد سے ٹکرا گئی جس سے ایک مرتد زخمی ہوا
مہمند ایجنسی تحصیل بائزی میں بیدمنئی کے مقام پر فورسز کی گاڑی بارودی مواد سے ٹکرا گئی جس کے نتیجے میں دو مرتد فوجی شدید زخمی ہو گئے۔
۱۵فروری کنڑ سرکانڑوں میں امریکیوں کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ ہوا جس سے گاڑی تباہ ہو گئی، اور اس میں سوار کافر واصل جہنم ہو گئے۔
۱۷فروری مہمند ایجنسی میچنئی میں آخیر زادہ نامی شخص کو مجاہدین نے گھر سے نکال کر قتل کیا، یہ وہ شخص تھا جو پہلے طالبان میں شامل تھا، موت کے ڈر کی وجہ سے مرتد ہو کر فوج میں بھرتی ہوا مگر موت سے بچ نہ سکا
مہمند ایجنسی تحصیل صافی میں غنم شاہ پوسٹ پر حملے میں آئی ایس پی آر کے مطابق ایک مرتد ہلاک اور چار زخمی ہو گئے۔
کنڑ نرنگ میں امریکی پوسٹ پر حملہ ہوا نقصان کی اطلاع نہ ملی۔
۱۸فروری ایک ملی اردو کے اہلکار نے ایک نیٹو اہلکار کو ہلاک اور آٹھ کو زخمی کر دیا۔
کنڑ مرہ ورہ میں ملی اردو سے تعلق رکھنے والے ایک اہلکار کو مجاہدین نے گاڑی سمیت اغواء کیا۔
۲۰فروری جنوبی وزیرستان اعظم ورسک میں ڈرون حملے میں دس افراد شہید ہو گئے۔

شمالی وزیرستان غلام خان روڈ پر امریکہ کے لئے جاسوسی کرنے کے الزام میں دو جاسوسوں کو ہلاک کر دیا۔

مہمند ایجنسی تحصیل بائزی میں زیارت پوسٹ پر حملہ کیا گیا جس میں چھ اہلکار ہلاک ہوئے، جب کہ اس لڑائی میں تین ساتھی شہید اور دس ساتھی زخمی ہو گئے۔

۲۱فروری مہمند ایجنسی میچنئی میں مجاہدین نے قلعہ شابیگ تھانے پر حملہ کیا میڈیا رپوٹ کے مطابق تین پولیس اہلکار ہلاک جبکہ چار شدید زخمی ہو گئے۔

شمالی وزیرستان سپلگہ کے مقام پر ڈرون حملے میں چھ افراد شہید ہو گئے۔

مہمند ایجنسی تحصیل بائزی میں انارگی پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں دو مرتد شدید زخمی ہو گئے۔

۲۲فروری مہمند ایجنسی تحصیل بائزی میں انارگی پوسٹ پر مارٹر فائر کئے گئے مگر جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہ ملی۔

جنوبی وزیرستان وانا میں دو خاصہ دار کو ہلاک اور دو کو شدید زخمی کر دیا۔

۲۵فروری شمالی وزیرستان دل خیل میں ڈرون حملے میں چھ افراد شہید ہو گئے۔

مہمند ایجنسی شبقدر میں مجاہدین نے گرلز پرائمری سکول کو بارودی مواد سے اڑا دیا۔

۲۶فروری مہمند ایجنسی انارگی پوسٹ پر مارٹر کا حملہ جس میں کئی اہلکار زخمی ہونے کی اطلاع ملی۔

۲۷فروری کنڑ منا گی بیس پر حملے میں چار اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۸فروری مہمند ایجنسی تحصیل امبار میں بم دھماکے میں ایک امن کمیٹی کا رضا کار ہلاک اور دو سیکیورٹی اہلکار زخمی ہو گئے۔

مہمند ایجنسی تحصیل خوئزی میں خاصہ دار فورس پر دھماکے میں ایک اہلکار شدید زخمی ہو گیا۔

کنڑ ثوکئی میں چناری روڈ پر امریکیوں کے قافلے پر حملے میں چھ کافر ہلاک ہو گئے۔

کنڑ مانڑوگی میں سردار نامی جاسوس کو نیکلام بازار میں قتل کیا گیا۔

شمالی وزیرستان مجاہدین نے دتہ خیل میں چار جاسوسوں کو قتل کر دیا۔

۲ اسلام آباد پاکستان کے وفاقی وزیر مذہبی امور شہباز بھٹی جو ناموس رسالت کے قانون میں تبدیلی لانا چاہتا تھا کو مجاہدین نے قتل کیا گیا۔

۳ ہنگو پولیس اہلکار پر فدائی حملے میں نو پولیس اہلکار واصل جہنم اور چھ شدید زخمی ہو گئے۔

خیبر ایجنسی خاصہ دار فورسز کے چھ اہلکار ہلاک کر دئے۔

۵ مارچ مہمند ایجنسی تحصیل بائزی میں منزری چینہ کے مقام پر امن لشکر کے قائم کردہ پوسٹوں پر مجاہدین کے حملے میں امن لشکر کے سات رضا کار ہلاک جبکہ کئی زخمی ہو گئے اور دو رضا کاروں کو مجاہدین زندہ پکڑ کر لے آئے اور پانچ عدد کلاشنکوف ایک راکٹ لانچر اور دیگر اسلحہ وغیرہ قبضہ کر کے لے آئے۔

۸ مارچ شمالی، جنوبی وزیرستان جنوبی اور شمالی وزیرستان میں ڈبل ڈرون حملوں میں گیارہ افراد شہید ہو گئے۔

۱۰ مارچ مہمند ایجنسی بیدمنئی میں فورسز کے قائم کردہ پوسٹ پر مجاہدین نے سنائپر اور دیگر بڑے ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس میں دو سیکیورٹی اہلکار ہلاک ہو گئے۔

جنوبی وزیرستان سروا گئی میں مجاہدین نے مرتدین پر حملہ کر کے دو مرتدین کو واصل جہنم اور آٹھ کو شدید زخمی کر دیا۔

۱۱ مارچ شمالی وزیرستان میر علی میں تین ڈرون حملوں اٹھارہ افراد شہید ہو گئے۔

۱۳ مارچ جنوبی وزیرستان اعظم ورسک میں ڈرون حملے میں نو افراد شہید ہو گئے، اور دوسرے ڈرون حملے میں عیسیٰ خان روڈ پر دو گاڑیوں کو نشانا بنایا جس میں پانچ افراد شہید ہو گئے۔

مہمند ایجنسی تحصیل بائزی میں منزری چینہ میں فورسز کی قافلے پر حملے میں کئی اہلکاروں کی زخمی ہونے کی اطلاع ملی۔

۱۴ مارچ شمالی وزیرستان رزمک شوال رائفل پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ایک اہلکار کو واصل جہنم کر دیا۔

۱۴ مارچ شمالی وزیرستان تپی میں ڈرون حملے میں چار افراد شہید ہو گئے۔

کنڑ سرکانڑو میں امریکی قافلے پر حملے میں ایک گاڑی تباہ اور تین اہلکار ہلاک ہو گئے۔

۱۵ مارچ شمالی وزیرستان دتہ خیل میں ڈرون حملے کے نتیجے میں پانچ افراد شہید ہو گئے۔

۱۶ مارچ مہمند ایجنسی تحصیل صافی کے علاقہ چناری میں امن کمیٹی کے سربراہ غفار خان کے گھر پر چھاپہ مار کر ہلاک

کر دیا۔

۱۷مارچ شمالی وزیرستان دتہ خیل میں جرگے پر ڈرون حملے میں کئی گاڑیاں تباہ اور اکتالیس افراد شہید اور درجنوں زخمی ہو گئے۔

۱۸مارچ کنڑ منا گی بیس کے قریب قافلے پر حملے میں دو گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔

مہمند ایجنسی ناواگئی میں قائم پوسٹ پر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہو گیا۔

۲۱مارچ شمالی وزیرستان دتہ خیل میں چار جاسوسوں کو قتل کر دیا گیا۔

مہمند ایجنسی تحصیل بائزی میں امن کمیٹی کے قائم کردہ پوسٹوں پر مجاہدین نے مارٹر سے حملہ کیا۔

۲۳مارچ کنڑ سرکانڑو میں ملی اردو کے لئے کام کرنے والے سہ منصب کو مجاہدین نے اغواء کیا۔

۲۴مارچ جنوبی وزیرستان مکین میں فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکوں کے بعد مجاہدین نے قافلے پر حملہ کیا جس میں ۲۴ اہلکار مردار ہو گئے۔

۲۵مارچ کنڑ وٹہ پور میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکے اور لڑائی میں ۱۸ اہلکار ہلاک اور ۳ زخمی ہو گئے۔

۲۷مارچ کنڑ مانڑوگی ولسوالی میں امریکن فورسز کی گاڑی پر حملے میں ہلاکتوں کی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔

۲۸مارچ خیبر ایجنسی اکاخیل میرا میں مجاہدین نے گھات لگا کر فوجی قافلے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایک کرنل (شیراز) اور ایک کیپٹن سمیت چودہ امریکی غلام واصل جہنم اور درجنوں فوجی زخمی بھی ہو گئے ،مجاہدین اسلحہ سمیت واپس لوٹے۔ الحمداللہ

کنڑ منا گی بیس پر راکٹوں سے حملے میں جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہ ملی۔

۲۹مارچ کنڑ مانڑوگی میں مشہور زمانہ جاسوس عبدالحمید ولد منور کو مجاہدین نے قتل کر دیا۔

کنڑ گنجگل آپریشن میں چار امریکی فوجی ہلاک ہوئے، اور ہمارا ایک ساتھی (وفادار) شہید ہوا۔

۳۰مارچ صوابی پولیس پر فدائی حملے میں دس پولیس اہلکار واصل جہنم ہو گئے۔

۱اپریل ننگرہار خیبر ایجنسی کے سرحد پر ملی اردو کے پوسٹ پر حملے میں ملی اردو کے لئے کام کرنے والے چار مزدور اور ملی اردو کے گیارہ اہلکار ہلاک، اور ایک گاڑی بھی تباہ ہو گئی۔

خیبرایجنسی لنڈی کوتل میں تین نیٹو ٹینکر کے چوکیدار اور نو (۹) گاڑیاں نذر آتش کردی گئیں۔

۱۲اپریل کنڑ گنجگل پر حملہ کرنے والے امریکیوں پر سپرے کے مقام پر مجاہدین کے حملے میں ساتھ امریکیوں کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی جبکہ ہمارے بھی تین ساتھی شہید ہوگئے۔

۱۳اپریل درہ آدم خیل طورچھپر میں مجاہدین گھات لگا کر ۵ S.S.G کمانڈو مرتدین کو واصل جہنم کیا اور ایک مجاہد بھی شہید ہوگیا۔

۱۴اپریل مہمند ایجنسی تحصیل کمالے حلیمزئی میں ملک ریحان کا پرائمری سکول اور ملک مومن کا ایک پرائمری سکول کو بم دھماکوں اڑا دئے گئے۔

۱۵اپریل خیبرایجنسی طالبان کے نام رقم وصول کرنے والے چھ ڈاکوؤں کو زندہ گرفتار کیا، جبکہ ایک مزاحمت کرنے پر قتل کردیا گیا۔

مہمند ایجنسی شبقدر ڈھیری میں غیر اسلامی فعل کرنے والی عورتوں کے اڈے پر حملے میں تین عورتیں اور دو لڑکے قتل کردئے گئے۔

۱۷اپریل مہمند ایجنسی تحصیل صافی میں بریخنا نامی آپریشن شروع کیا گیا مرتد فوج نے بیک وقت ولی داد (پانی پت)، میٹھی، سوران درہ، چمرکنڈ، اور علینگار پر حملہ کیا پہلے دن سے انہیں منہ کھانی پڑی سب سے شدید لڑائی پانی پت کے مقام پر ہوئی، اس پورے دن کے لڑائی میں چالیس کے لگ بھگ اہلکار ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے مرتد فوج اپنے پچیس اہلکاروں کے لاشیں اور بھاری تعداد میں سامان اسلحہ کئی ایل ایم جی، جی تھری دوربین اور ضروریات زندگی چھوڑ کر فرار ہوگئے ، چیناری روڈ پر بم دھماکہ اور قندارو کے حملے میں دو اہلکار ہلاک اور چار زخمی ہوگئے، پوری لڑائی میں ایک سواتی مہاجر ساتھی شہید جبکہ تین زخمی ہوگئے۔

۱۸اپریل شمالی وزیرستان امریکہ کے لئے جاسوسی کرنے کے الزام میں چار جاسوس ہلاک کردئے گئے۔

مہمند ایجنسی ایک بار پھر بھاری وسائل کی مدد سے فوج کی پیش قدمی کی کوشش مگر علینگار کے مقام پر روک دیا گیا جس میں سات اہلکار ہلاک اور پانچ زخمی ہوگئے، بھاری توپ خانے، کئی ٹینک، ہیلی

کاپٹر اور جیٹ طیاروں کی بمباری کے باوجود مجاہدین محفوظ رہے۔الحمد اللہ۔

۹اپریل مہمند ایجنسی اسلام کی دشمن پاکستانی فوجی پوری طاقت کے ساتھ سوران درہ میں داخل ہونا چاہتی تھی مگر اللہ کی مدد اور مجاہدین کی بھرپور مزاحمت کی وجہ سے ایک بھار پھر انہیں رکنا پڑا پورے دن کی لڑائی میں جس میں چمر کنڈ کی جھڑپیں بھی شامل ہیں اٹھارہ مرتدین مردار اور گیارہ زخمی ہو گئے ایک مرتد کی بدبودار لاش کو مجاہدین نے اپنے ساتھ لایا اور مجاہدین سلامتی کے ساتھ واپس ہوئے۔الحمد اللہ۔

۱۰اپریل کنڑ وٹہ پور میں امریکی بیس پر مجاہدین نے راکٹ اور مارٹر سے حملہ کیا۔

۱۱اپریل مہمند ایجنسی مجاہدین نے سنائپر کی کاروائی میں دو اہلکار ہلاک کئے۔

۱۲اپریل مہمند ایجنسی سنائپر کی کاروائی میں ایک مرتد کو جہنم بھیج دیا گیا۔

۱۳اپریل شمالی وزیرستان دتہ خیل میں دو ڈرون حملے ہوئے جس میں ایک موٹر سائیکل اور ایک گاڑی کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں چھ افراد شہید ہو گئے۔

۱۴اپریل مہمند ایجنسی سوران چوک کے قریب پہاڑی چوٹی پر مرتد فوج نے حملہ کیا جس کا مجاہدین نے بھرپور جواب دیا اور قبضہ کی گئی چوٹی کو ان سے خالی کرا دیا، گھمسان کی اس لڑائی میں بارہ مرتدین ہلاک اور درجن سے زیادہ زخمی ہو گئے آخر کار فوج سات لاشے چھوڑ کر بھاگنے میں کامیاب ہو گئی، پانچ مہاجر سوات سے تعلق رکھنے والے ساتھی شہید جبکہ چھ زخمی بھی ہو گئے۔

۱۵اپریل مہمند ایجنسی تحصیل صافی کے زیارت گاؤں میں صوبیدار امن کمیٹی کے اہلکار پر حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا۔

۱۷اپریل مہمند اجنسی تحصیل بائزی میں مارٹر حملے میں دو اہلکار زخمی ہو گئے۔

مہمند ایجنسی ناواپاس میں قائم پوسٹوں پر حملے میں تین اہلکار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

مہمند ایجنسی چمر کنڈ میں قائم پوسٹوں پر حملے میں کئی اہلکار ہلاک اور دو گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔

مہمند ایجنسی سپیرہ غر سوران درہ میں فوج پر سنائپر کی کاروائی میں ایک اہلکار ہلاک ہو گیا، جبکہ مجاہدین اپنے

ساتھی کی لاش لانے کے لئے گئے راستے میں مارٹر گولے کی ضد میں آ گئے جس سے دو مجاہدین شہید ہو گئے۔

۱۹اپریل مہمند ایجنسی فوج نے بھاری توپ خانے کا استعمال کیا جس سے ایک مجاہد اسرائیل شہید اور ایک زخمی ہو گیا

۲۰اپریل مہمند ایجنسی رات کے اندھیرے میں مرتد فوج نے بھاری توپ خانے کی مدد سے حملہ کیا مجاہدین نے بھر پور مزاحمت کی لیکن اللہ کو ایسا منظور تھا کہ انہیں پہاڑی چوٹی چھوڑنا پڑا اس طویل جنگ میں دس اہلکار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے، جبکہ ایک مجاہد معمولی نوعیت کا زخمی ہو گیا۔

۲۱اپریل شمالی وزیرستان حسن خیل میں ڈرون حملہ ہوا جس میں چار افراد شہید ہو گئے۔

مہمند ایجنسی مجاہدین نے افغانستان سرحد پر لال پورہ میں خلاف ورزی کرنے والی تین گاڑی نذر آتش کر دی ،جبکہ سوران درہ میں توپ خانہ کی بمباری سے ایک مجاہد شہید ہو گئے، جبکہ چار زخمی ہو گئے۔

۲۲اپریل شمالی وزیرستان ڈرون حملے میں ۲۵افراد شہید ہو گئے جان بحق ہونے والوں میں پانچ بچے اور تین عورتیں بھی شامل ہیں۔

ملاکنڈ ڈویژن لوئر دیر میں مجاہدین کا بڑا حملہ جس میں ۲۵امریکی غلام ہلاک ہو گئے۔

مہمند ایجنسی تحصیل صافی کے علاقہ لکڑو میں امن کمیٹی کے سربراہ اور ملک صوبیدار کا خاص ساتھی ملک شیرے کو گھر سے نکال کر کے قتل کر دیا گیا۔

۲۳اپریل مہمند ایجنسی یکہ غونڈ میں بجلی ٹاور کو اڑا دیا گیا۔

مہمند ایجنسی میچنئی میں طالبان کے نام سے غلط کام کرنے والے ایک شخص کو قتل کر دیا گیا۔

مہمند ایجنسی سوران درہ اور سپیرہ غر میں الگ الگ بارودی سرنگ کے دھماکوں میں دو اہلکار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے ،جبکہ سنائپر کی کاروائی میں ایک اہلکار ہلاک ہو گیا۔

۲۵اپریل مہمند ایجنسی سپیرہ غر میں بارودی سرنگ اور سنائپر کی کاروائی میں دو اہلکار ہلاک ہو گئے۔

۲۶اپریل کنڑ سرکانڑو میں امریکن این، جی، اوز کی چار فاحشہ عورتیں قتل کر دی گئیں۔

۲۷اپریل مہمند ایجنسی سپیرہ غر میں قائم پوائنٹ پر مرتدین نے حملہ کیا جس سے مجاہدین کو اپنی جگہ سے پیچھے ہٹنا پڑا

جاری مزاحمت میں کئی اہلکار ہلاک اور زخمی ہو گئے مگر تعداد معلوم نہ ہوسکی، اور ایک مجاہد زخمی ہو گیا۔

مہمند ایجنسی فرنٹیئر کور کا صوبیدار اسلام زادہ کو گھر سے نکال کر کے مجاہدین نے قتل کر دیا۔

۲۸ اپریل مہمند ایجنسی میڈیا رپورٹ کے مطابق علینگار میں بارودی سرنگ کے دھماکے میں ایک اہلکار ہلاک اور پانچ زخمی ہو گئے جس میں دو کی حالات تشویشناک بتایا۔

۳۰ اپریل پنجاب گجر خان میں دو یزی امن لشکر کے سربراہ رضا خان کا بیٹا مومن قتل کر دیا گیا۔

یکم مئی مہمند ایجنسی سپیرہ غر اور سوران درہ میں مرتد فوج نے پیش قدمی شروع کر دی، جس کا مجاہدین نے بھرپور مقابلہ کیا پورے دن کی لڑائی میں میڈیا رپورٹ کے مطابق ۲۱ مرتدین ہلاک اور گیارہ زخمی ہو گئے، جبکہ ایک مہاجر مجاہد شہید اور دو زخمی ہو گئے۔

جنوبی وزیرستان سرہ روغہ میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکے میں ایک مرتد فوجی جہنم رسید اور کئی ایک زخمی ہو گئے۔

۲ مئی مہمند ایجنسی سوران درہ میں فوج کی پیش قدمی کے دوران بارودی سرنگ کا دھماکہ ہوا جس میں دس مرتدین ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

حکایت ۲ مئی قائد المجاہدین شیخ اسامہ بن لادن کو پاکستان کے شہر ایبٹ آباد میں شہید کر دیا گیا۔

۳ مئی مہمند ایجنسی شیخ بابا میں مرتد فوج پر دو بم دھماکے ہوئے جس میں چھ اہلکار ہلاک ہو گئے۔

۴ مئی مہمند ایجنسی سپیر غر میں مرتد فوج بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی جس میں ہلاکتوں کی صحیح تعداد معلوم نہ ہوسکی۔

۵ مئی شمالی وزیرستان دتہ خیل میں ڈرون حملے میں پانچ افراد شہید ہو گئے۔

۶ مئی کنڑ پشت میں مجاہدین نے ملی اردو کا ایک سپاہی کو گھر سے اغواء کیا۔

۷ مئی جنوبی وزیرستان ریموٹ کنٹرول بم دھماکے میں دو امریکی غلام واصل جہنم ہو گئے۔

۸ مئی مہمند ایجنسی مرتدین نے شیخ بابا اور خراسان کے قریب پہاڑ پر صبح چار بجے حملہ کیا لڑائی دن کے چار بجے تک جاری رہی، اس لڑائی میں ایک ٹینک کو جزوی نقصان پہنچا جبکہ پچیس کے لگ بھگ اہلکار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ لڑائی میں تین مجاہدین شہید ہو گئے، اور گیارہ زخمی ہو گئے۔

۹مئی　کراچی　　دو یزی امن لشکر کے سربراہ سرتاج کے بھائی شہباز کو مجاہدین نے زخمی کر دیا۔

۱۰مئی　جنوبی وزیرستان　انگوراڈہ میں ڈرون طیارے نے ایک گاڑی کو نشانہ بنایا جس میں تین افراد شہید اور چار زخمی ہو گئے۔

۱۲مئی　راولپنڈی　ترنول میں مجاہدین نے چمرکنڈ امن کمیٹی کے سربراہ ملک آئین خان کو قتل کر دیا۔

۱۳مئی　دتہ خیل میں ڈرون طیارے نے ایک گاڑی کو نشانہ بنایا جس میں تین افراد شہید ہو گئے۔

چارسدہ　شبقدر میں ایف سی فورٹ پر فدائی حملے میں ستاسی FC رنگوٹ اہلکار ہلاک اور ایک سو پینتالیس زخمی ہو گئے

۱۴مئی　مہمند ایجنسی　سوران درہ میں مرتد فوج پر بم دھماکے میں ایک اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔

کراچی　　دو یزی امن کمیٹی کے سربراہ ملک سرتاج کا بھتیجا عبدالرحمٰن کو مجاہدین نے زخمی کر دیا۔

۱۵مئی　شمالی وزیرستان　جاسوسی کرنے کی الزام میں چار جاسوس قتل کر دئے گئے۔

مہمند ایجنسی　　سوران درہ میں مرتد فوج کی پیش قدمی کی وجہ سے لڑائی شروع ہوگئی، تین گھنٹے کی اس لڑائی میں دو درجن سے زیادہ مرتدین ہلاک اور اور اتنی مقدار میں زخمی ہو گئے، تین مجاہدین بھی شہید ہو گئے۔

۱۶مئی　شمالی وزیرستان　خوشحالی طوری خیل میں ایک سکول پر ڈرون حملے میں دس افراد شہید ہو گئے۔

مہمند ایجنسی　سوران درہ میں بم دھماکے میں پانچ مرتدین زخمی ہو گئے۔

مہمند ایجنسی　تحصیل بائزی میں رابطہ پل کو بارودی مواد سے اڑا دیا گیا۔

صوابی　　دو یزی امن کمیٹی کے سربراہ ملک اعتبار خان اور اس کے دو محافظین کو قتل کر دئے گئے۔

۱۷مئی　شمالی وزیرستان　درپہ خیل میں ایک جاسوس کو واصل جہنم کر دیا گیا۔

مہمند ایجنسی　　میچنئی سے متصل علاقہ شین پوخ میں پاکستانی استخبارات کے لئے کام کرنے والے دو افراد کو اغواء کر کے تفشیش کے ذبح کر دئے گئے۔

۱۸مئی　مہمند ایجنسی　سوران درہ میں مرتد فوج سنائپر اور بم دھماکے کی ضد میں رہی جس میں دو مرتدین ہلاک ہو گئے

کنڑ　نرنگ میں نیٹو فوج کے قافلے پر حملے میں دو گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں، جس میں ایک اہلکار ہلاک ہوا، کاروائی

میں دو مجاہدین گرفتار ہو گئے، جن میں ایک زخمی حالت میں تھا۔

۱۹مئی مہمند ایجنسی سوران میں بم دھماکے میں دو مرتد ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔

۲۲مئی شمالی وزیرستان سپلگہ میں ڈرون حملے میں ایک گاڑی کو نشانہ بنایا گیا جس میں چھ افراد شہید ہو گئے۔

مہمند ایجنسی سوران درہ میں مرتد فوج نے مجاہدین کے مرکز پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے اس کا بھرپور جواب دیا جس سے وہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئی۔

۲۳مئی مہمند ایجنسی تحصیل خویزی گنگا ڈاگ سے مجاہدین نے مرتد فوج کے لئے سامان لے جانے والی گاڑی کا ڈرائیور دو مزدوروں سمیت گرفتار کر لیا۔

شمالی وزیرستان میرعلی میں ڈرون حملے میں سات افراد شہید ہو گئے۔

مہمند ایجنسی خراسان میں توپ کا گولہ گرنے سے دو مہاجر ساتھی شہید ہو گئے۔

۲۴مئی مہمند ایجنسی مرتد فوج نے ولی داد (پانی پت) پر حملہ کیا شام تک جاری لڑائی میں ۳۵ سے زیادہ مرتدین ہلاک ہو گئے اور کئی زخمی بھی ہو گئے مگر فوج آگے نہ جا سکی، لڑائی میں دو مجاہدین بھی شہید اور چھ زخمی ہو گئے۔

۲۵مئی مہمند ایجنسی مرتد فوج کی ایک مرتبہ پھر پانی پت کی طرف پیش قدمی کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکی۔

۲۶مئی مہمند ایجنسی پانی پت کے نیچے مورچے بنانے والی فوج پر حملے میں جوابی توپ کا گولہ گرنے سے دو مہاجر اور ایک انصار ساتھی زخمی ہو گئے۔

۲۹مئی مہمند ایجنسی شامیہ پوائنٹ میں بارودی سرنگ نصب کرتے ہوئے پھٹ جانے سے دو مہاجر مجاہد شہید ہو گئے، جبکہ پانی پت پر توپ کا گولہ گرنے سے ایک انصار ساتھی زخمی ہو گیا۔ قندارو اور سوران درہ میں الگ الگ بم دھماکوں میں تین اہلکار ہلاک ہو گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آیات الحرب

ہوائی بمباری (ڈرون، جیٹ، ہیلی کاپٹر، توپ وہاوان)

اور ہر قسم کے ضرررساں دشمن سے جان، مال اور اہل عیال کی حفاظت کیلئے (سونے سے پہلے پڑھے)

(۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ نبی الملاحم ﷺ نے فرمایا ''جس نے رات کو تیس آیتیں پڑھی، تو صبح تک سلامت رہے گا، اس کا نفس، اس کا مال اہل وعیال ہر اڑنے والے چور سے اور ضرر رساں درندے سے محفوظ رہیں گے۔

(۲) علامہ ابن سیرینؒ نے حضرت شعیبؒ سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے فرمایا کہ ہم اسے جنگ کی آیتیں کہتے تھے۔

(۳) علامہ ابن سیرینؒ نے بسیرا نامی مقام پر رات گزارنے کا ارادہ کیا، لوگوں نے خطرہ کے پیش نظر اسے منع کیا مگر ابن سیرینؒ نے مذکورہ آیتیں پڑھ کر رات گزارنے کا تہیہ کرلیا، جب رات ہوئی تو تیس مسلح افراد آئے اور سامنے رُک گئے صبح تک یہ لوگ اسی طرح آتے رہے اور سامنے ہی رکتے رہے جب صبح ہوئی تو ڈاکوؤں میں سے ایک شخص نے آکر پوچھا کہ آپ جن ہے یا انسان؟ ابن سیرین نے کہا انسان، تو ڈاکوؤں کے سردار نے کہا کہ ہم نے رات کو تمہارے اوپر ستر حملے کئے، لیکن ہمارے سامنے لوہے کا دیوار کھڑی ہو جاتی تھی، اس کے بعد ابن سیرین نے اسے یہ حدیث سنادی۔(تفسیر الدرالمنشور فی تفسیر القرآن بالمأثور)

(۱) سورة البقرة: الم oذَلِكَ الْكِتَابُ لاَ رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ oالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ oوالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ oأُوْلَـئِكَ عَلَى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُوْلَـئِكَ هُمُ

الْمُفْلِحُونَ.

(۲)اللّهُ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاء وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ٥لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىَ لاَ انفِصَامَ لَهَا وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ٥اللّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُواْ يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوُرِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ أَوْلِيَآؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ٥

(۳)لِّلَّهِ ما فِي السَّمَاوات وَمَا فِي الأَرْضِ وَإِن تُبْدُواْ مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللّهُ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ٥آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّهِ وَمَلآئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ وَقَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ٥لاَ يُكَلِّفُ اللّهُ نَفْساً إِلاَّ وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلاَنَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ٥

(٤)سورۃالاعراف:إِنَّ رَبَّكُمُ اللّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثاً وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلاَ لَهُ الْخَلْقُ وَالأَمْرُ تَبَارَكَ اللّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ oادْعُواْ رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَخُفْيَةً إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ oوَلاَ تُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفاً وَطَمَعاً إِنَّ رَحْمَتَ اللّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَo

(٥)سورۃبنی اسرائیل: قُلِ ادْعُواْ اللّهَ أَوِ ادْعُواْ الرَّحْمَنَ أَيّاً مَّا تَدْعُواْ فَلَهُ الأَسْمَاء الْحُسْنَى

وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلاًoوَقُلِ الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً وَلَم يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلَّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراًo

(٦)سورۃ الصافات:وَالصَّافَّاتِ صَفّاًoفَالزَّاجِرَاتِ زَجْراًoفَالتَّالِيَاتِ ذِكْراًoإِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ oرَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِoإِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِoوَحِفْظاً مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ oلَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَى وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍoدُحُوراً وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌoإِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ oفَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقاً أَم مَّنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍo

(٧)سورۃ الرحمٰن:يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ oفَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِoيُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِo

(۸)سورة الحشر:oهُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ oهُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَoهُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ o

(۹)سورة الجن:قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآناً عَجَباًo يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَداًoوَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداًoوَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطاً

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

احیائے خلافت کے قارئین سے گزارش

تمام اہل قلم حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے علمی، جہادی تحقیقی اور احیائے خلافت کے عظیم عنوان سے متعلق اپنے مضامین، تجزیے اور بے لاگ تبصرے احیائے خلافت کے پلیٹ فارم سے مسلمانان عالم تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجئے۔ مضامین اختلافاتی عناصر سے منزہ ہو، کسی خاص مسلک کی نمائندگی نہ ہو اور نہ کسی کے ذاتی اختلافات پر مبنی ہو۔ ہمارا برقی پتہ ہے: Email:ihyaekhilafat@gmail.com

احیائے خلافت کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لئے درج ذیل ویب سائٹس ملاحظہ کیجئے:

www.Ihyaekhilafat.blogspot.com

www.jhuf.com

www.bab-ul-Islam.net.com

www.ansarullah urdu .com

”ان اسلامی ممالک میں ایک ملک پاکستان ہے، جو امریکہ کی صف میں جا کر کھڑا ہوا، پاکستان نے امریکیوں کی اتنی خدمت کی جو کسی کافر ملک نے بھی نہیں کی ہے۔ افسواس بات پر ہے کہ پاکستانی حکومت اور فوج نے ان معزز مسلمان بہنوں کو بھی کفار کے حوالہ کیا جنہیں اپنے محارم کے علاوہ کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ یہ صرف ڈالروں کے عوض ہو رہا تھا۔ جو کہ آج ابو غریب، بگرام، کیوبا اور مرتد پاکستانی افواج کی جیلوں میں پڑی ہیں۔ جہاں انہیں جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا ہیں۔ اب بھی کچھ لوگ ہمیں صبر و تحمل کی دعوت دیتے ہیں۔

اے محترم مجاہدین! یہ بات جان لو کہ یہ صبر و تحمل نہیں ہے بلکہ یہ بزدلی اور بے غیرتی کے سوا کچھ نہیں ہے۔“

(امیر محترم حکیم اللہ محسود صاحب حفظہ اللہ ورعاہ)